2024

وحی کے سنگ

مدنی سورے

ترجمۂ قرآنِ کریم باترتیب نزولی- حصہ دوئم

پیش کش | کتابخانہ القائم(عج)

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّد وعَجِّل فَرَجَهُم

ترجمہ قرآن کریم

(مدنی سورے با ترتیب نزولی)

مترجم: آیت اللہ مُحسن علی نجفی

پیش کش: کتابخانہء القائم (عج)

کوشش: سید جہانزیب عابدی

فہرست

مقدمہ

(آیت اللہ استاد بہجت پور---سید جہانزیب عابدی)

قرآن کو ترتیبِ نزولی سے پڑھنے کا فائدہ

انسانی تہذیب طول تاریخ میں مختلف اقسام کے انقلابات اور تہذیبی تبدیلیوں سے گذری ہے جن میں سب سے زیادہ باقی رہ جانے والی تہذیبوں کے اثرات میں الٰی ادیان کی تہذیبیں ہیں۔ مشرقی اور مغربی تہذیبوں میں سب سے اہم اقدار ابراہیمی مثلاً اسلام، مسیحیت، یہودیت اور ان سے وابستہ گروہوں کی تہذیبیں ہیں۔

قرآن مجید ان الٰہی تہذیبوں میں سے آخری مینی فیسٹو ہے جس میں انسانی کمال اور سعادت کے کامل رموز شامل ہیں۔

ترتیب تنزیلی قرآن مجید کی آیات کو ان کی نزولی ترتیب کے مطابق سمجھنے اور سمجھانے کا ایک اہم طریقہ ہے، جس کے بے شمار فوائد ہیں۔ ایک اہم فائدہ یہ ہے کہ یہ انسان کو کامیابی کے مراحل کا شعور عطا کرتی ہے۔ تنزیلی ترتیب کے ذریعے قرآن مجید کی آیات کو ان کے نزول کے پس منظر میں دیکھنے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسانیت کی رہنمائی کے لیے آیات کو ایک خاص ترتیب سے نازل کیا ہے، جو کہ انسان کی ترقی اور کامیابی کے مراحل کو سمجھنے کے لیے نہایت ضروری ہے۔ جب کوئی فرد اس ترتیب کے مطابق قرآن کو پڑھتا ہے تو اسے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن نے کن مراحل میں کن مسائل کا سامنا کیا اور کس طرح اللہ تعالیٰ نے انسان کو مشکلات سے نکالنے کے لیے رہنمائی فراہم کی۔

اس ترتیب کا ایک اور بڑا فائدہ یہ ہے کہ یہ سماج میں انقلاب لانے کا تدریجی شعور پیدا کرتی ہے۔ ترتیب تنزیلی کے ذریعے قرآن مجید کی آیات کو ایک نظام کے تحت سمجھا جاسکتا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کس طرح اسلام نے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے معاشرتی، اخلاقی اور روحانی انقلاب کو تدریجاً وجود میں لایا۔ اس سے سماج میں تبدیلی اور اصلاح کے عمل کو بہتر طریقے سے سمجھا جاسکتا ہے کہ کس طرح ایک اسلامی معاشرت کی تعمیر مرحلہ وار ہوتی ہے اور قرآن کے اصولوں کو اپنانے سے کس طرح ایک پرامن اور متوازن معاشرتی نظام قائم کیا جاسکتا ہے۔

تنزیلی ترتیب کے ذریعے فرد کو یہ بھی شعور حاصل ہوتا ہے کہ کامیابی کا سفر یکدم نہیں بلکہ ایک تدریجی عمل ہے جس کے مختلف مراحل ہیں۔ اس عمل میں صبر، استقامت اور اللہ تعالیٰ پر توکل بنیادی حیثیت رکھتے ہیں، اور یہ سب باتیں تنزیلی ترتیب کے ذریعے بہتر طور پر سمجھ آتی ہیں۔

ترتیب تنزیلی کا ایک اور اہم فائدہ یہ ہے کہ یہ انسان کو مسائل کے تدریجی حل کی سمجھ عطا کرتی ہے۔ جب انسان قرآن کی آیات کو ان کے نزولی ترتیب میں سمجھتا ہے تو اسے یہ شعور حاصل ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مختلف ادوار اور حالات کے مطابق کیسے آیات نازل کیں، جو کہ مخصوص مسائل کے حل کے لیے رہنمائی فراہم کرتی ہیں۔ یہ تدریجی انداز انسان کو سکھاتا ہے کہ مسائل کو حل کرنے کے لئے فوری ردعمل کی بجائے حکمت اور صبر کے ساتھ، مرحلہ وار طریقہ اپنانا چاہیے۔ اس سے زندگی کے ہر مرحلے میں عملی بصیرت حاصل ہوتی ہے کہ ہر مشکل کے ساتھ آسانی ہے اور ہر آزمائش کے پیچھے اللہ کی حکمت پوشیدہ ہوتی ہے۔

اس کے علاوہ، تنزیلی ترتیب ایمان کی مضبوطی کا ذریعہ بنتی ہے۔ جب انسان دیکھتا ہے کہ قرآن مجید کی آیات کس طرح نازل ہوئیں اور ہر آیت کا مقصد کیا تھا، تو اس کا ایمان مزید مستحکم ہو جاتا ہے۔ اسے یقین ہو جاتا ہے کہ قرآن محض ایک مقدس کتاب نہیں، بلکہ

ایک زندہ معجزہ ہے جو ہر زمانے اور ہر حالت میں انسان کی رہنمائی کرتا ہے۔ یہ انسان کے دل میں ایک گہرا یقین پیدا کرتا ہے کہ قرآن ہر دور کے مسائل کا حل پیش کرتا ہے اور اس کی تعلیمات ہمیشہ عملی اور کارآمد ہیں۔

سماجی سطح پر، تنزیلی ترتیب معاشرتی انصاف اور فلاح کے قیام میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔ اس کے ذریعے ایک مسلمان فرد یہ سمجھ سکتا ہے کہ کس طرح قرآن نے ابتدائی اسلامی معاشرت کی بنیادیں استوار کیں اور کن اصولوں کے تحت اس معاشرت کو ترقی دی گئی۔ اس شعور کے ساتھ، وہ موجودہ دور میں بھی انہی اصولوں کو اپنا کر ایک بہتر اور انصاف پر مبنی معاشرت قائم کر سکتا ہے۔ یہ ترتیب انسان کو سماج میں برائیوں کے خاتمے اور خیر کی ترویج کا عملی طریقہ سکھاتی ہے۔

ترتیب تنزیلی انسان کو اس بات کا شعور دیتی ہے کہ اللہ کی مدد اور نصرت کس طرح حاصل کی جاسکتی ہے۔ جب انسان قرآن کی آیات کو ان کی نزولی ترتیب کے ساتھ پڑھتا ہے تو اسے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی اور مومنین کی کس طرح مختلف مواقع پر مدد فرمائی اور کس طرح مشکلات میں ان کے ساتھ رہا۔ یہ شعور انسان کو یہ یقین دلاتا ہے کہ جب تک وہ اللہ کے احکامات پر عمل پیرا رہے گا، اللہ کی مدد ہمیشہ اس کے ساتھ رہے گی، اور وہ قرآن جس تدریجی ترتیب کے ساتھ نازل ہوااس کو دریافت کرنے کیلئے ہوشیاری کے ساتھ کام کرنا پڑتا ہے اور یہ عمل اس نکتہ کو واضح کرتا ہے کہ خداوند عالم نے تبلیغ حق و حقیقت کیلئے کس روش کو مناسب اور درست سمجھااور خلقت کے اہداف کو پانے کیلئے کن طریقوں کو انسان کیلئے بہتر اور درست جانا۔

اگر نزول قرآن ایک دفعہ میں ہی ہوجاتا تو یہ عمل انسانی معاشرے کی تربیت کیلئے غیر معقول طریقہ ہوتا۔ قرآن کا تدریجی نزول یعنی مرحلہ بہ مرحلہ اس کا اترنا اس لئے ضروری تھا کہ انسان جیسے ایک نوالہ حلق سے اتارنے کے بعد ہی دوسرا اڈالتا ہے۔ اگر یکمشت پوری پلیٹ منہ میں بھرلے تو غذا ضائع بھی ہوگی اور حلق میں پھنسنے کے

باعث موت بھی واقع ہو سکتی ہے۔ چونکہ پروردگار عالم خالق ہے اس لئے وہ بہتر جانتا ہے کہ کیا چیز کب، کیوں، کیسے، کتنی ضروری و غیر ضروری ہے۔

قرآن ٹکڑوں کی صورت میں جو تدریجی اور مرحلہ بہ مرحلہ نازل ہوا اس کی وجہ یہ ہے تاکہ لوگوں کیلئے پڑھنے اور سمجھنے میں آسانی رہے اسی وجہ سے 23 سال کے عرصے میں رسول پر سوروں اور آیات کی صورت میں مختلف اوقات میں ضروری ہدایات، شرائط، لوگوں کے سوالات کی مناسبت سے نازل کیا گیا۔ انسان کو کمال اور کامیابی کی طرف لیجانے کیلئے تیار کیا جارہا تھا اور مرحلہ بہ مرحلہ ایک اسٹیج کے بعد دوسرے کیلئے تیار کیا گیا ہے۔ جیسے تعلیمی پروسس میں بچہ پہلی جماعت سے ڈاکٹریٹ تک کا سفر تدریجاً طے کرتا ہے اور ایک مرحلہ کو خوش اسلوبی سے طے کرکے خود کو اگلے کیلئے تیار کرتا ہے۔

آیات و سوروں کو معاشرے کی ظرفیت، ضرورت کے تحت خداوند حکیم نے جس خاص ترکیب و ترتیب سے نازل کیا ہے یہی روش ان مندرجہ ذیل آیات و سوروں کی ہے جو اِس موجودہ ترجمہ میں رکھی گئی ہے۔ چونکہ انسان کی نفسیات، ذہن اور قلبی احساسات اور کل کائنات میں جاری وساری نظام اور اس میں موجود علل و اسباب اسی طرح سے جاری و ساری ہیں جس طرح لاکھوں سال پہلے یعنی انسان کی موجودہ نسل سے بھی پہلے سے جاری و ساری تھے۔ لہٰذا آج جدید دور میں بھی جب ہمیں اپنے اور اپنے معاشرے کیلئے ترقی و کامیابی کیلئے طور طریقوں کی دریافت مطلوب ہو تو ہم اس ترتیب و ترکیب سے قرآن خوانی کریں جو فطری اور خود خالق کائنات کی خلق کردہ ہے۔

ہر کام کے انجام دہی اور نتیجہ خیز ہونے کیلئے ضروری ہے کہ اسے اُس عمل کی خاص روش اور طور طریقے پر انجام دیا جائے۔ جیسے ہم بچوں کی پیدائش پر کرتے ہیں، پودا لگاتے وقت کرتے ہیں، کھانا پکاتے وقت کرتے ہیں وغیرہ۔ اگر بچے کو ہمیں ڈاکٹر بنانا ہے اور ہم اُس کو پیدا ہوتے ہیں میڈیکل کالج بھیج دیں تو نہ بچہ رہے گا اور نہ ہمارا مقصد پورا ہوگا۔ اگر ہم پودے کا بیج ڈالتے ہیں چاہیں کہ اس میں کیڑے مار دوائیاں ڈال دیں جو

پتوں پر ڈالی جاتی ہیں اور پودا بڑے ہو کر اس کے سائڈ افیکٹ سے بچ جاتا ہے اور اپنی طاقت و قوت سے بچتا ہے اور صرف کیڑے ہی مرتے ہیں۔ یہ زہر پودے کا نقصان نہیں پہنچاتا ورنہ یہ بیج نابود ہو جائے گا۔ کھانے پکانے کیلئے اگر ہم مرحلہ وار عمل نہ کریں تو کھانا بھی نہیں پکا سکتے۔ وغیرہ

مکہ میں مسلمانوں کا ایک لائحہ عمل تھا اور مدینہ میں دوسرا۔ مکہ کا تیرا سالہ قیام مسلمانوں کے انسان سازی کا دور تھا۔ پیغمبر اکرم ﷺ نے شب و روز مسلسل کوشش کی کہ انہیں بت پرستی اور زمانہ جاہلیت کے بیہودہ عناصر سے نجات دلا کر اس قسم کا انسان بنائیں جو زندگی کے بڑے بڑے واقعات کا مقابلہ کرتے ہوئے استقامت و پامردی اور ایثار کا مظاہرہ کریں۔ اگر مکہ کے قیام کے زمانے میں یہ چیز موجود نہ ہوتی تو مدینہ کے مسلمانوں کو اتنی حیران کن اور پے در پے کامیابیاں نصیب نہ ہوتیں۔ مکہ کے قیام کا دور مسلمانوں کی تعلیم و تربیت اور شعور کو مستحکم کرنے کا دور تھا۔ اس بنیاد پر قرآن کی ایک سو چودہ سورتوں میں سے تقریباً نوے سورتیں مکہ میں نازل ہوئیں۔ ان میں زیادہ تر عقیدہ، مکتب اور نظریات کا منبع تھیں لیکن مدینہ کا زمانہ تشکیل حکومت اور نظام سازی اور نظریاتی بنیادوں پر معاشرے کی عمارت کھڑی کرنے کا تھا۔ اس لئے نہ تو مکہ میں جہاد واجب تھا اور نہ زکوۃ۔ کیونکہ جہاد اسلامی حکومت کے فرائض میں سے جیسا کہ بیت المال کیی تشکیل بھی حکومت کی ذمہ داری ہے۔

اس کائنات میں ہر عمل کیلئے خاص روش ہے، خاص طریقہ ہے، خاص ترتیب اور ترکیب ہے جو بھی اس پر عمل نہیں کرے گا وہ کامیاب و کامران نہیں ہو سکتا۔ قرآن مجید دنیا و آخرت میں کامیابی کی نوید دیتا ہے ان لوگوں کو جو ان طریقوں، روشوں پر اس عمل کی نتیجہ خیزی کیلئے ان کی مطلوبہ ترتیب اور ترکیب سے عمل کرتے ہیں۔ قرآن مجید وہ فارمولا ہے جس میں دنیا و آخرت کی کامیابی اور کمال کیلئے تمام مطلوبہ طریقہ کار موجود ہیں۔ ترتیب نزولی وہ اسٹریٹیجی ہے جو خدا نے معاشرہ کو منقلب اور تربیت کرنے کیلئے

استعمال کی ہے اور یہی ترتیب وہ زنجیری سلسلہ ہے جس میں تمام سوروں کے اسباب نزول یعنی واقعات تاریخی تسلسل کے ساتھ موجود ہیں اور آپس میں باہم ربط رکھتے ہیں۔ اس اسٹریٹیجی سے قرآن مجید کا مطالعہ ہمیں اس اصل ہدف و مقصد پر لا کھڑا کرے گا جہاں ہم اسی روش سے آشنا ہوں گے جو پروردگار عالم نے رسول اکرم ﷺ کیلئے معاشرے کی اصلاح و تربیت کیلئے استعمال کی۔ اس تناظر میں دیکھیں تو قرآن مجید رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت و کردار کا آئینہ دار ہے۔

.برائے مہربانی مکمل یکسوئی اور سمجھ کر غور کرکے تلاوت کیجیے تاکہ آپ کے قرآن کریم اور اللہ تعالیٰ کے درمیان نہ ٹوٹنے والا رابطہ برقرار ہوجائے لہٰذا آج سے یکسوئی کے ساتھ اس طرح تلاوت کریں کہ جیسے آپ اللہ تعالیٰ کے سامنے موجود ہیں اور اللہ تعالیٰ آپ سے ہم کلام ہے لہٰذا آپ کوشش کریں کہ اللہ تعالیٰ کو سن سکیں اور اس کے الفاظ پر دھیان دیں اور اپنے اخلاص اور وجود کو وقف کردیں کہ وہ آپ سے کیا کہہ رہا ہے. تو پھر انشاء اللہ آپ کو اس کا تجربہ ہوگا کہ آپ کی صلاحیتوں اور علمی ظرف میں اضافہ ہورہا ہے اور قرآن مجید سمجھنے کیلئے اللہ تعالیٰ آپ کی ظرفیت اور صلاحیت کے حساب سے آپ کی توفیقات میں اضافہ کر رہا ہے.

آپ اپنے ان مکاشفی تجربات کو ہفتگی اور ماہانہ بنیادوں پر لکھ بھی سکتے ہیں اور وقتاً " فوقتاً " اس تحریر کا مطالعہ کرتے رہیں۔

دعائے قبل از تلاوت قرآن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

خدایا تو نے اسے حق کیساتھ نازل کیا ہے اور یہ حق کیساتھ نازل بھی ہوا ہے۔ خدایا اسمیں میری رغبت کو زیادہ کردے اور اسے میری بصارت کیلئے نور میرے سینہ کیلئے شفاء اور میرے ہم و غم اور رنج کے زوال کا ذریعہ بنادے۔ خدایا اس قرآن کے ذریعہ میری زبان کو آراستہ کردے۔ میرے چہرہ کو جمیل بنادے میرے جسم کو قوت عطا فرما اور مجھے توفیق دے کہ میں شب و روز کے اوقات میں تیری اطاعت کے ساتھ اسکی تلاوت کرتا رہوں مجھے رسول اکرم ﷺ اور ان کی پسندیدہ آل اطہارؑ کے ساتھ محشور فرمانا۔

آمین یارب العالمین

۱-سورہ بقرہ ۔ مدنی۔ آیات ۲۸۶

بنام خدائے رحمن و رحیم

۱۔ الف لام میم۔

۲۔ یہ کتاب، جس میں کوئی شبہ نہیں، ہدایت ہے تقویٰ والوں کے لیے۔

۳۔ جو غیب پر ایمان رکھتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں نیز جو کچھ ہم نے انہیں عطا کیا ہے، اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

۴۔ اور جو کچھ آپ پر نازل کیا گیا نیز جو آپ سے پہلے نازل کیا گیا ہے، ان پر ایمان اور وہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں.

۵۔یہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر(قائم)ہیں اور یہی فلاح پانے والے ہیں۔

۶۔ جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ان کے لیے یکساں ہے کہ آپ انہیں متنبہ کریں یا نہ کریں وہ ایمان نہیں لائیں گے۔

۷۔اللہ نے ان کے دلوں اور ان کی سماعت پر مہر لگا دی ہے نیز ان کی نگاہوں پر پردہ پڑا ہوا ہے اور ان کے لیے بڑا عذاب ہے۔

۸۔ لوگوں میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں ہم اللہ اور روز آخرت پر ایمان لے آئے، حالانکہ وہ ایمان لانے والے نہیں ہیں۔

۹۔ وہ اللہ اور ایمان والوں کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں، جبکہ(حقیقت میں)وہ

صرف اپنی ذات کو ہی دھوکہ دے رہے ہوتے ہیں لیکن وہ اس بات کاشعور نہیں رکھتے ۔

۱۰۔ ان کے دلوں میں بیماری ہے، پس اللہ نے ان کی بیماری اور بڑھا دی اور ان کے لیے دردناک عذاب اس وجہ سے ہے کہ وہ جھوٹ بولا کرتے تھے۔

۱۱۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ زمین میں فساد برپا نہ کرو تو کہتے ہیں :ہم تو بس اصلاح کرنے والے ہیں۔

۱۲۔ یاد رہے !فسادی تو یہی لوگ ہیں، لیکن وہ اس کا شعور نہیں رکھتے۔

۱۳۔ اورجب ان سے کہا جاتا ہے کہ دیگر لوگوں کی طرح تم بھی ایمان لے آؤ تو وہ کہتے ہیں :کیا ہم(بھی ان) بیوقوفوں کی طرح ایمان لے آئیں؟ یاد رہے !بیوقوف تو خود یہی لوگ ہیں لیکن یہ اس کا(بھی)علم نہیں رکھتے۔

۱۴۔اور جب وہ ایمان والوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں :ہم ایمان لے آئے ہیں اور جب اپنے شیطانوں کے ساتھ تخلیے میں ہوتے ہیں تو کہتے ہیں :ہم تو تمہارے ساتھ ہیں،(ان مسلمانوں کا تو)ہم صرف مذاق اڑاتے ہیں۔

۱۵۔اللہ بھی ان کے ساتھ تمسخر کرتا ہے اور انہیں ڈھیل دیتا ہے کہ یہ اپنی سرکشی میں سرگرداں رہیں گے۔

۱۶۔یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے میں گمراہی خرید لی ہے، چنانچہ نہ تو ان کی تجارت سودمند رہی اور نہ ہی انہیں ہدایت حاصل ہوئی ۔

۱۷۔ان کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے(تلاش راہ کے لیے)آگ جلائی، پھر جب اس آگ نے گرد و پیش کو روشن کر دیا تو اللہ نے ان کی

روشنی سلب کرلی اور انہیں اندھیروں میں(سرگرداں)چھوڑ دیا کہ انہیں کچھ سجھائی نہیں دیتا۔

۱۸۔وہ بہرے، گونگے اور اندھے ہیں پس وہ(اس ضلالت سے)باز نہیں آئیں گے۔

۱۹۔ یا جیسے آسمان سے بارش ہو رہی ہو جس میں تاریکیاں اور گرج و چمک ہو، بجلی کی کڑک کی وجہ سے موت سے خائف ہو کر وہ اپنی انگلیاں کانوں میں دے لیتے ہیں، حالانکہ اللہ کافروں کو ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہے۔

۲۰۔ قریب ہے کہ بجلی ان کی آنکھیں سلب کر لے، جب وہ ان کے لیے چمک دکھاتی ہے تو وہ اس کی روشنی میں چل پڑتے ہیں اور جب تاریکی ان پر چھا جاتی ہے تو وہ رک جاتے ہیں اور اللہ اگر چاہتا تو ان کی سماعت اور بینائی (کی طاقت)سلب کر لیتا، بلاشبہ اللہ ہر چیز پر قادرہے۔

۲۱۔ اے لوگو!اپنے پروردگار کی عبادت کرو جس نے تمہیں اور تم سے پہلے والے لوگوں کو پیدا کیا تاکہ تم(خطرات سے)بچاؤ کرو۔

۲۲۔ جس نے تمہارے لیے زمین کو بچھونا اور آسمان کو چھت بنایا اور آسمان سے پانی برسایا پھر اس سے تمہاری غذا کے لیے پھل پیدا کیے ، پس تم جانتے بوجھتے ہوئے کسی کو اللہ کا مدمقابل نہ بناؤ۔

۲۳۔ اور اگر تم لوگوں کو اس(کتاب)کے بارے میں شبہ ہو جو ہم نے اپنے بندے پر نازل کی ہے تو اس جیسا کوئی سورہ بنا لاؤ اور اللہ کے علاوہ اپنے حامیوں کو بھی بلا لو، اگر تم سچے ہو۔

۲۴۔ اور اگر تم نے ایسا نہ کیا اور ہر گز تم ایسا نہ کر سکو گے تو اس آتش سے ڈرو جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں(یہ آگ)کافروں کے لیے تیار کی گئی ہے ۔

۲۵۔اور ان لوگوں کو خوشخبری سنا دیجیے جو ایمان لائے اور جنہوں نے نیک اعمال انجام دیے کہ ان کے لیے(بہشت کے)باغات ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی، اس میں سے جب بھی کوئی پھل کھانے کو ملے گا تو وہ کہیں گے :یہ تو وہی ہے جو اس سے پہلے بھی مل چکا ہے، حالانکہ انہیں ملتا جلتا دیا گیا ہے اور ان کے لیے جنت میں پاک بیویاں ہوں گی اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

۲۶۔اللہ کسی مثال کے پیش کرنے سے نہیں شرماتا خواہ مچھر کی ہو یا اس سے بھی بڑھ کر(چھوٹی چیز کی)، پس جو لوگ ایمان لا چکے ہیں وہ جانتے ہیں کہ یہ (مثال)ان کے پروردگار کی جانب سے برحق ہے، لیکن کفر اختیار کرنے والے کہتے رہیں گے کہ اس مثال سے اللہ کا کیا مقصد ہے، اللہ اس سے بہت سوں کو گمراہ کر دیتا ہے اور بہت سوں کو ہدایت کرتا ہے اور وہ اس کے ذریعے صرف بداعمال لوگوں کو گمراہی میں ڈالتا ہے۔

۲۷۔ جو(فاسقین)اللہ کے ساتھ محکم عہد باندھنے کے بعد اسے توڑ دیتے ہیں اور اللہ نے جس(رشتے)کو قائم رکھنے کا حکم دیا ہے اسے قطع کر دیتے ہیں اور زمین میں فساد پھیلاتے ہیں، یہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں۔

۲۸۔اللہ کے بارے میں تم کس طرح کفر اختیار کرتے ہو؟ حالانکہ تم بے جان

تھے تو اللہ نے تمہیں حیات دی، پھر وہی تمہیں موت دے گا، پھر (آخرکار) وہی تمہیں زندہ کرے گا، پھر تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

۲۹۔ وہ وہی اللہ ہے جس نے زمین میں موجود ہر چیز کو تمہارے لیے پیدا کیا، پھر آسمان کا رخ کیا تو انہیں سات آسمانوں کی شکل میں بنا دیا اور وہ ہر چیز کا خوب جاننے والا ہے۔

۳۰۔ اور جب تیرے رب نے فرشتوں سے کہا: میں زمین میں ایک خلیفہ (نائب) بنانے والا ہوں، فرشتوں نے کہا: کیا تو زمین میں ایسے کو خلیفہ بنائے گا جو اس میں فساد پھیلائے گا اور خون ریزی کرے گا؟ جب کہ ہم تیری ثنا کی تسبیح اور تیری پاکیزگی کا ورد کرتے رہتے ہیں، (اللہ نے) فرمایا: (اسرار خلقت بشر کے بارے میں) میں وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے.

۳۱۔ اور (اللہ نے) آدم کو تمام نام سکھا دیے، پھر انہیں فرشتوں کے سامنے پیش کیا پھر فرمایا: اگر تم سچے ہو تو مجھے ان کے نام بتاؤ۔

۳۲۔ فرشتوں نے کہا: تو پاک و منزہ ہے جو کچھ تو نے ہمیں بتا دیا ہے ہم اس کے سوا کچھ نہیں جانتے۔ یقینا تو ہی بہتر جاننے والا، حکمت والا ہے۔

۳۳۔ (اللہ نے) فرمایا: اے آدم! ان (فرشتوں) کو ان کے نام بتلا دو، پس جب آدم نے انہیں ان کے نام بتا دیے تو اللہ نے فرمایا: کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ میں آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ باتیں خوب جانتا ہوں نیز جس چیز کا تم اظہار کرتے ہو اور جو کچھ تم پوشیدہ رکھتے ہو، وہ سب جانتا ہوں۔

۳۴۔ اور (اس وقت کو یاد کرو) جب ہم نے فرشتوں سے کہا: آدم کو سجدہ کرو

تو ان سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے، اس نے انکار اور تکبر کیا اور وہ کافروں میں سے ہو گیا۔

۳۵۔ اور ہم نے کہا: اے آدم! تم اور تمہاری زوجہ جنت میں قیام کرو اور اس میں جہاں سے چاہو فراوانی سے کھاؤ اور اس درخت کے قریب نہ جانا ورنہ تم دونوں زیادتی کا ارتکاب کرنے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔

۳۶۔پس شیطان نے ان دونوں کو وہاں سے پھسلا دیا، پھر جس(نعمت)میں وہ دونوں قیام پذیر تھے اس سے ان دونوں کو نکلوا دیا اور ہم نے کہا(:اب)تم ایک دوسرے کے دشمن بن کر نیچے اتر جاؤ اور ایک مدت تک زمین میں تمہارا قیام اور سامان زیست ہو گا۔

۳۷۔ پھر آدم نے اپنے رب سے چند کلمات سیکھ لیے تو اللہ نے آدم کی توبہ قبول کر لی، بے شک وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا، مہربان ہے۔

۳۸۔ ہم نے کہا: تم سب یہاں سے نیچے اتر جاؤ، پھر اگر میری طرف سے کوئی ہدایت تم تک پہنچے تو جس جس نے میری ہدایت کی پیروی کی، پھر انہیں نہ تو کوئی خوف ہو گا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔

۳۹۔ اور جو لوگ کفر کریں اور ہماری آیات کو جھٹلائیں وہی دوزخ والے ہوں گے، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

۴۰۔ اے بنی اسرائیل ! میری وہ نعمت یاد کرو جس سے میں نے تمہیں نوازا ہے اور میرے عہد کو پورا کرو میں تمہارے عہد کو پورا کروں گا اور تم لوگ صرف مجھ ہی سے ڈرتے رہو۔

۴۱۔اور میری نازل کردہ(اس کتاب)پر ایمان لاؤ جو تمہارے پاس موجود کتاب کی تصدیق کرنے والی ہے اور سب سے پہلے تم ہی اس کے منکر مت بنو اور میری آیات کو تھوڑی قیمت پر فروخت نہ کرو اور صرف میرے(غضب) سے بچنے کی فکر کرو۔

۴۲۔ اور حق کو باطل کے ساتھ خلط نہ کرو اور جان بوجھ کر حق کو نہ چھپاؤ۔

۴۳۔اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور(اللہ کے سامنے۔)جھکنے والوں کے ساتھ جھکا کرو ۔

۴۴۔ کیا تم(دوسرے)لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہو اور خود کو بھول جاتے ہو؟ حالانکہ تم کتاب(اللہ)کی تلاوت کرتے ہو، کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے ؟

۴۵۔اور صبر اور نماز کا سہارا لو اور یہ(نماز)بارگراں ہے، مگر خشوع رکھنے والوں پر نہیں۔

۴۶۔ جنہیں اس بات کا خیال رہتا ہے کہ انہیں اپنے رب سے ملنا ہے اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے ۔

۴۷۔ اے بنی اسرائیل !میری وہ نعمت یاد کرو جس سے میں نے تمہیں نوازا اور تمہیں عالمین پر فضیلت دی۔

۴۸۔ اور اس دن سے بچنے کی فکر کرو جس دن نہ کوئی کسی کا بدلہ بن سکے گا اور نہ کسی کی سفارش قبول ہو گی اور نہ کسی سے کوئی معاوضہ لیاجائے گا اور نہ ان کی مدد کی جائے گی۔

۴۹۔ اور(وہ وقت یاد کرو)جب ہم نے تمہیں فرعونیوں سے نجات دی، جو تمہیں بری طرح اذیت دیتے تھے، تمہارے بیٹوں کو ذبح کرتے تھے اور تمہاری بیٹیوں کو زندہ رہنے دیتے تھے اور اس میں تمہارے رب کی طرف سے بڑا امتحان تھا۔

۵۰۔ اور(وہ وقت بھی یاد کرو) جب ہم نے تمہارے لیے سمندر کو شق کیاپھر تمہیں نجات دی اور تمہاری نگاہوں کے سامنے فرعونیوں کو غرق کر دیا۔

۵۱۔ اور(وہ وقت بھی یاد کرو) جب ہم نے موسیٰ سے چالیس راتوں کا وعدہ کیا تھا پھر اس کے بعد تم نے گوسالہ کو(بغرض پرستش)اختیار کیا اور تم ظالم بن گئے ۔

۵۲۔پھر اس کے بعد ہم نے تمہیں معاف کر دیا کہ شاید تم شکرگزار بن جاؤ۔

۵۳۔ اور(وہ وقت بھی یاد کرو) جب ہم نے موسیٰ کو(توریت)کتاب اور فرقان(حق و باطل میں امتیاز کرنے والا قانون)عطا کیا تاکہ تم ہدایت حاصل کرو ۔

۵۴۔ اور(وہ وقت بھی یاد کرو)جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا : اے میری قوم !تم نے گوسالہ اختیار کر کے یقینا اپنے آپ پر ظلم کیا ہے پس اپنے خالق کی بارگاہ میں توبہ کرو اور اپنے لوگوں کو قتل کرو، تمہارے خالق کے نزدیک تمہارے حق میں یہی بہتر ہے پھر اس نے تمہاری توبہ قبول کر لی، بے شک وہ خوب توبہ قبول کرنے والا، مہربان ہے۔

۵۵۔ اور(یاد کرو وہ وقت)جب تم نے کہا :اے موسیٰ !ہم آپ پر ہر گز یقین نہیں کریں گے جب تک ہم خدا کو علانیہ نہ دیکھ لیں، اس پر بجلی نے تمہیں گرفت میں لے لیا اور تم دیکھتے رہ گئے۔

۵۶۔ پھر تمہارے مرنے کے بعد ہم نے تمہیں اٹھایا کہ شاید تم شکرگزار بن جاؤ۔

۵۷۔ اور ہم نے تمہارے اوپر بادل کا سایہ کیا اور تم پر من و سلویٰ اتارا، ان پاکیزہ چیزوں میں سے کھاؤ جو ہم نے تمہیں عنایت کی ہیں اور وہ ہم پر نہیں بلکہ خود اپنی ہی جانوں پر ظلم کرتے تھے۔

۵۸۔اور(وہ وقت یاد کرو)جب ہم نے کہا تھا :اس بستی میں داخل ہو جاؤ اور فراوانی کے ساتھ جہاں سے چاہو کھاؤ اور(شہر کے)دروازے میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہو جاؤ اور کہو :گناہوں کو بخش دے تو ہم تمہارے گناہ بخش دیں گے اور ہم نیکوکاروں کو زیادہ ہی عطا کریں گے۔

۵۹۔ مگر ظالموں نے اس قول کو جس کا انہیں کہا گیا تھا دوسرے قول سے بدل دیا تو ہم نے ظالموں پر آسمان سے عذاب نازل کیا کیو نکہ وہ نافرمانی کرتے رہتے تھے۔

۶۰۔ اور (اس وقت کو یاد کرو)جب موسیٰ نے اپنی قوم کے لیے پانی طلب کیا تو ہم نے کہا :اپنا عصا پتھر پر ماریں۔ پس(پتھر پر عصا مارنے کے نتیجے میں)اس میں سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے، ہر گروہ کو اپنے گھاٹ کا علم ہو گیا، اللہ کے رزق سے کھاؤ اور پیو اور ملک میں فساد پھیلاتے مت پھرو۔

۶۱۔ اور (وہ وقت یاد کرو)جب تم نے کہا تھا : اے موسیٰ !ہم ایک ہی قسم کے طعام پر ہر گز صبر نہیں کر سکتے، پس آپ اپنے رب سے کہدیجیے کہ ہمارے لیے زمین سے اگنے والی چیزیں فراہم کرے، جیسے ساگ، ککڑی، گیہوں، مسور اور پیاز،(موسیٰ نے)کہا:کیا تم اعلیٰ کی جگہ ادنیٰ چیز لینا چاہتے ہو؟ ایسا ہے تو کسی شہر میں اتر جاؤ جو کچھ تم مانگتے ہو تمہیں مل جائے گا اور ان پر ذلت و محتاجی تھوپ دی گئی اور وہ اللہ کے غضب میں مبتلا ہو گئے، ایسا اس لیے ہوا کہ وہ اللہ کی آیات کا انکار کرتے رہتے تھے اور انبیاء کو ناحق قتل کرتے تھے اور یہ سب اس لیے ہوا کہ وہ نافرمانی اور حد سے تجاوز کیا کرتے تھے.

۶۲۔ بے شک جو لوگ ایمان لا چکے ہیں اور جو لوگ یہودی ہوئے اور نصاریٰ اور صابئین میں سے جو کوئی اللہ اور روز آخرت پر ایمان لائے اور نیک عمل بجا لائے تو ان کے رب کے پاس ان کا اجر ہے اور انہیں نہ کوئی خوف ہو گا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

۶۳۔اور (وہ وقت یاد کرو)جب ہم نے تم سے عہد لیا اور تمہارے اوپر (کوہ)طور کو بلند کیا(اور تمہیں حکم دیا کہ)جو(کتاب)ہم نے تمہیں دی ہے اسے پوری قوت سے پکڑ رکھو اور جو کچھ اس میں موجود ہے اسے یاد رکھو (اس طرح)شاید تم بچ سکو۔

۶۴۔پھر اس کے بعد تم پلٹ گئے۔ اگر اللہ کا فضل اوراس کی رحمت تمہارے شامل حال نہ ہوتی تو تم گھاٹے میں ہوتے۔

۶۵۔اور تم اپنے ان لوگوں کو خوب جانتے ہو جنہوں نے سبت(ہفتہ)کے بارے میں تجاوز کیا تھا تو ہم نے انہیں حکم دیا تھا :ذلیل بندر بن جاؤ۔

۶۶۔چنانچہ ہم نے اس(واقعے)کو اس زمانے کے اور بعد کے لوگوں کے لیے عبرت اور تقویٰ رکھنے والوں کے لیے نصیحت بنا دیا۔

۶۷۔اور(یاد کرو)جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا : خدا تمہیں ایک گائے ذبح کرنے کا حکم دیتا ہے، وہ بولے :کیا آپ ہمارا مذاق اڑا رہے ہیں؟(موسیٰ نے)کہا :پناہ بخدا !میں(تمہارا مذاق اڑا کر)جاہلوں میں شامل ہو جاؤں؟

۶۸۔وہ بولے:اپنے رب سے ہماری خاطر درخواست کیجیے کہ وہ ہمیں بتائے کہ گائے کیسی ہو، کہا :وہ فرماتا ہے کہ وہ گائے نہ بوڑھی ہو اور نہ بچھیا،(بلکہ) درمیانی عمر کی ہو، پس جس بات کا تمہیں حکم دیا گیا ہے، اب اسے بجا لاؤ۔

۶۹۔ کہنے لگے:اپنے رب سے ہمارے لیے درخواست کیجیے کہ وہ ہمیں بتائے کہ اس گائے کا رنگ کیسا ہو؟ کہا :وہ فرماتا ہے کہ اس گائے کا رنگ گہرا زرد اور دیکھنے والوں کے لیے فرحت بخش ہو۔

۷۰۔انہوں نے کہا :اپنے رب سے(پھر)درخواست کیجیے کہ وہ ہمیں بتائے کہ وہ گائے کیسی ہو؟ گائے ہم پر مشتبہ ہو گئی ہے اور اگر خدا نے چاہا تو ہم اسے ضرور ڈھونڈ لیں گے۔

۷۱۔ (موسیٰ نے)کہا :اللہ فرماتا ہے کہ وہ گائے ایسی سدھائی ہوئی نہ ہو جو ہل چلائے اور کھیتی کو پانی دے(بلکہ)وہ سالم ہو، اس پر کسی قسم کا دھبہ نہ ہو،کہنے لگے:اب آپ نے ٹھیک نشاندہی کی ہے، پھر انہوں نے گائے کو ذبح

کر دیا حالانکہ وہ ایسا کرنے والے نہیں لگتے تھے۔

۷۲۔اور جب تم نے ایک شخص کو قتل کر ڈالا، پھر ایک دوسرے پر اس کا الزام لگانے لگے، لیکن جو بات تم چھپا رہے تھے اللہ اسے ظاہر کرنے والا تھا۔

۷۳۔تو ہم نے کہا : گائے کا ایک حصہ اس(مقتول)کے جسم پر مارو، یوں اللہ مردوں کو زندہ کرتا ہے اور تمہیں اپنی نشانیاں دکھاتا ہے تاکہ تم عقل سے کام لو۔

۷۴۔ پھر اس کے بعد بھی تمہارے دل سخت رہے، پس وہ پتھر کی مانند بلکہ اس سے بھی زیادہ سخت ہو گئے، کیونکہ پتھروں میں سے کوئی تو ایسا ہوتا ہے جس سے نہریں پھوٹتی ہیں اور کوئی ایسا ہے کہ جس میں شگاف پڑ جاتا ہے تو اس سے پانی بہہ نکلتا ہے اور ان میں کوئی ایسا بھی ہے جو ہیبت الٰہی سے نیچے گر پڑتا ہے اور اللہ تمہارے اعمال سے بے خبر نہیں ہے۔

۷۵۔ کیا تم اس بات کی توقع رکھتے ہو کہ(ان سب باتوں کے باوجود یہودی) تمہارے دین پر ایمان لے آئیں گے؟ حالانکہ ان میں ایک گروہ ایسا رہا ہے جو اللہ کا کلام سنتا ہے، پھر اسے سمجھ لینے کے بعد جان بوجھ کر اس میں تحریف کر دیتا ہے۔

۷۶۔ جب وہ اہل ایمان سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں :ہم ایمان لا چکے ہیں اور جب خلوت میں اپنے ساتھیوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں :جو راز اللہ نے تمہارے لیے کھولے ہیں وہ تم ان(مسلمانوں)کو کیوں بتاتے ہو؟کیا تم نہیں سمجھتے کہ وہ(مسلمان)اس بات کو تمہارے رب کے حضور تمہارے خلاف

دلیل بنائیں گے؟

۷۷۔ کیا (یہود) نہیں جانتے کہ اللہ سب کچھ جانتا ہے، خواہ وہ چھپائیں یا ظاہر کریں؟

۷۸۔ ان میں کچھ ایسے ناخواندہ لوگ ہیں جو کتاب (توریت) کو نہیں جانتے سوائے جھوٹی آرزوؤں کے اور بس وہ اپنے خیال خام میں رہتے ہیں۔

۷۹۔ پس ہلاکت ہے ان لوگوں کے لیے جو (توریت کے نام سے) ایک کتاب اپنے ہاتھوں سے لکھتے ہیں پھر دعویٰ کرتے ہیں کہ یہ اللہ کی جانب سے ہے تاکہ اس کے ذریعے ایک ناچیز معاوضہ حاصل کریں، پس ہلاکت ہو ان پر اس چیز کی وجہ سے جسے ان کے ہاتھوں نے لکھا اور ہلاکت ہو ان پر اس کمائی کی وجہ سے۔

۸۰۔ اور (یہودی) کہتے ہیں: ہمیں تو جہنم کی آگ گنتی کے چند دنوں کے علاوہ چھو نہیں سکتی۔ (اے رسول) کہدیجیے: کیا تم نے اللہ سے کوئی عہد لے رکھاہے کہ اللہ اپنے عہد کے خلاف ہرگز نہیں کرے گا یا تم اللہ پر تہمت باندھ رہے ہو جس کا تم علم نہیں رکھتے؟

۸۱۔ البتہ جو کوئی بدی اختیار کرے اور اس کے گناہ اس پر حاوی ہو جائیں تو ایسے لوگ اہل دوزخ ہیں، جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

۸۲۔ اور جو ایمان لائیں اور اچھے اعمال بجا لائیں، یہ لوگ اہل جنت ہیں، جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

۸۳۔ اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا (اور کہا) کہ اللہ کے سوا کسی

کی عبادت نہ کرو اور(اپنے)والدین، قریب ترین رشتہ داروں، یتیموں اور مسکینوں پر احسان کرو اور لوگوں سے حسن گفتار سے پیش آؤ اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو پھر چند افراد کے سوا تم سب برگشتہ ہو گئے اور تم لوگ روگردانی کرنے والے ہو۔

۸۴۔ اور(وہ وقت یاد کرو)جب ہم نے تم سے عہدلیا کہ اپنوں کاخون نہ بہاؤ گے اور اپنے ہی لوگوں کو اپنی بستیوں سے نہ نکالو گے، پھر تم نے اس کااقرار کر لیا جس کے تم خود گواہ ہو۔

۸۵۔ پھر تم ہی وہ لوگ ہو جو اپنے افراد کو قتل کرتے ہو اور اپنوں میں سے ایک گروہ کو ان کی بستیوں سے نکالتے ہو، پھر گناہ اور ظلم کر کے ان کے دشمنوں کی مدد کرتے ہو اور اگر وہ قید ہو کر تمہارے پاس آتے ہیں تو تم فدیہ دے کر انہیں چھڑا لیتے ہو، حالانکہ انہیں نکالنا ہی تمہارے لیے سرے سے حرام تھا، کیا تم کتاب کے کچھ حصے پر ایمان لاتے ہو اور کچھ حصے سے کفر اختیار کرتے ہو؟ پس تم میں سے جو ایسا کرے دنیاوی زندگی میں اس کی سزا رسوائی کے سوا اور کیا ہو سکتی ہے؟ اور آخرت میں(ایسے لوگ)سخت ترین عذاب کی طرف لوٹائے جائیں گے اور اللہ تمہارے اعمال سے بے خبر نہیں ہے۔

۸۶۔یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے آخرت کے بدلے میں دنیاوی زندگی خرید لی ہے پس ان کے عذاب میں کوئی تخفیف نہ ہو گی اور نہ ہی ان کی مدد کی جائے گی۔

۸۷۔ اور بتحقیق ہم نے موسیٰ کو کتاب دی اور اس کے بعد پے درپے رسول بھیجے، اور ہم نے عیسیٰ ابن مریم کو نمایاں نشانیاں عطا کیں اور روح القدس کے ذریعے ان کی تائید کی تو کیا جب بھی کوئی رسول تمہاری خواہشات کے خلاف(احکام لے کر)آئے تو تم اکڑ گئے، پھر تم نے بعض کو جھٹلا دیا اور بعض کو تم لوگ قتل کرتے رہے؟

۸۸۔ اور وہ کہتے ہیں : ہمارے دل غلاف میں بند ہیں،(نہیں)بلکہ ان کے کفر کے باعث اللہ نے ان پر لعنت کر رکھی ہے، پس اب وہ کم ہی ایمان لائیں گے۔

۸۹۔ اور جب اللہ کی جانب سے وہ کتاب آئی جو ان کے پاس موجود باتوں کی تصدیق کرنے والی ہے اور وہ پہلے کافروں پر فتح کی امید رکھتے تھے، پھر جب ان کے پاس وہ آگیا جسے وہ خوب پہچانتے تھے تو وہ اس کے منکر ہو گئے، پس کافروں پر اللہ کی لعنت ہو۔

۹۰۔ کتنی بری ہے وہ چیز جس کے بدلے انہوں نے اپنی جانوں کا سودا کیا کہ صرف اس بات کی ضد میں خدا کے نازل کیے کا انکار کرتے ہیں کہ اللہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اپنا فضل نازل کرتا ہے، پس وہ اللہ کے غضب بالائے غضب میں گرفتار ہوئے اور کافروں کے لیے رسوا کن عذاب ہے۔

۹۱۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جو اللہ نے اتارا ہے اس پر ایمان لے آؤ تو جواب دیتے ہیں :ہم تو اس پر ایمان لاتے ہیں جو ہم پر نازل ہوا ہے، اس

کے علاوہ وہ کسی چیز کو نہیں مانتے، حالانکہ وہ حق ہے اور جو کتاب ان کے پاس ہے اس کی تصدیق کرتا ہے، کہدیجیے :اگر تم مومن تھے تو اللہ کے پیغمبروں کو پہلے کیوں قتل کرتے رہے ہو؟

۹۲۔اور بتحقیق موسیٰ تمہارے پاس واضح دلائل لے کر آئے پھر تم نے اس کے بعد گوسالہ کو اختیار کیا اور تم لوگ ظالم ہو۔

۹۳۔ اور(یاد کرو)جب ہم نے تم سے عہد لیا تھا اور کوہ طور کو تمہارے اوپر اٹھایا تھا(اور حکم دیا تھا)جو چیز(توریت۔)ہم نے تمہیں دی ہے اسے مضبوطی سے پکڑو اور سنو، انہوں نے کہا :ہم نے سن تو لیا مگر مانا نہیں اور ان کے کفر کے باعث ان کے دلوں میں گوسالہ رچ بس گیا، کہدیجیے :اگر تم مومن ہو تو تمہارا ایمان تم سے بہت برے تقاضے کرتا ہے۔

۹۴۔ کہدیجیے :اگر اللہ کے نزدیک دار آخرت دوسروں کی بجائے خالصتاً تمہارے ہی لیے ہے اور تم (اس بات میں) سچے بھی ہو تو ذرا موت کی تمنا کرو۔

۹۵۔ اور وہ موت کے متمنی ہرگز نہ ہوں گے، ان گناہوں کی وجہ سے جو وہ اپنے ہاتھوں کر چکے ہیں اور اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے۔

۹۶۔(اے رسول)!اور آپ ان لوگوں کو زندگی کا سب سے زیادہ حریص پائیں گے، حتیٰ کہ مشرکین سے بھی زیادہ، ان میں سے ہر ایک کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ کاش اسے ہزار سال عمر ملے، حالانکہ اگر اسے یہ عمر مل بھی جائے تو یہ بات اس کے عذاب کو ہٹا نہیں سکتی اور جو کچھ وہ کر رہے ہیں اللہ

اسے خوب دیکھتا ہے۔
۹۷۔ آپ کہدیجیے :جو کوئی جبرائیل کا دشمن ہے(وہ یہ جان لے کہ)اس نے (تو)اس قرآن کو باذن خدا آپ کے قلب پر نازل کیا جو اس کی تصدیق کرنے والا ہے جو پہلے سے موجود ہے اور یہ(قرآن)ایمان والوں کے لیے ہدایت اور بشارت ہے۔
۹۸۔ جو کوئی اللہ، اس کے فرشتوں، رسولوں اور(خاص کر)جبرائیل و میکائیل کا دشمن ہو تو اللہ(ایسے)کافروں کا دشمن ہے۔
۹۹۔ اور ہم نے آپ پر واضح نشانیاں نازل کی ہیں،اور ان کا انکار صرف بد کردار لوگ ہی کر سکتے ہیں۔
۱۰۰۔ کیا (ایسا نہیں ہے کہ)ان لوگوں نے جب بھی کوئی عہد کیا تو ان میں سے ایک گروہ نے اسے اٹھا پھینکا،بلکہ ان میں سے اکثر تو ایمان ہی نہیں رکھتے۔
۱۰۱۔اور جب اللہ کی جانب سے ان کے پاس ایک ایسا رسول آیا جو ان کے ہاں موجود(کتاب)کی تصدیق کرتا ہے تو اہل کتاب میں سے ایک گروہ نے اللہ کی کتاب کو پس پشت ڈال دیا گویا کہ اسے جانتے ہی نہیں۔
۱۰۲۔اور سلیمان کے عہد حکومت میں شیاطین جو کچھ پڑھا کرتے تھے یہ (یہودی)اس کی پیروی کرنے لگ گئے حالانکہ سلیمان نے کبھی کفر نہیں کیابلکہ شیاطین کفر کیا کرتے تھے جو لوگوں کو سحر کی تعلیم دیا کرتے تھے اور وہ اس (علم)کی بھی پیروی کرنے لگے جو بابل میں دو فرشتوں ہاروت و ماروت پر

نازل کیا گیا تھا، حالانکہ یہ دونوں کسی کو کچھ نہیں سکھاتے تھے جب تک اسے خبردار نہ کر لیں کہ(دیکھو)ہم تو صرف آزمائش کے لیے ہیں، کہیں تم کفر اختیار نہ کر لینا، مگر لوگ ان دونوں سے وہ(سحر)سیکھ لیتے تھے جس سے وہ مرد اور اس کی زوجہ کے درمیان جدائی ڈال دیتے، حالانکہ اذن خدا کے بغیر وہ اس کے ذریعے کسی کو ضرر نہیں پہنچا سکتے تھے اور یہ لوگ اس چیز کو سیکھتے تھے جو ان کے لیے ضرر رساں ہو اور فائدہ مند نہ ہو اور بتحقیق انہیں علم ہے کہ جس نے یہ سودا کیا اس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں اور کاش وہ جان لیتے کہ انہوں نے اپنے نفسوں کا بہت برا سودا کیا ہے۔

۱۰۳۔ اور اگر وہ ایمان لے آتے اور تقویٰ اختیار کرتے تو اللہ کے پاس اس کا ثواب کہیں بہتر ہوتا، کاش وہ سمجھ لیتے.

۱۰۴۔ اے ایمان والو!راعنا نہ کہا کرو بلکہ(اس کی جگہ)انظرنا کہا کرو اور (رسول کی باتیں)توجہ سے سنا کرو اور کافروں کے لیے تو دردناک عذاب ہے۔

۱۰۵۔ کفر اختیار کرنے والے خواہ اہل کتاب ہوں یا مشرکین، اس بات کو پسند ہی نہیں کرتے کہ تمہارے رب کی طرف سے تم پر کوئی بھلائی نازل ہو،حالانکہ اللہ جسے چاہتا ہے اپنی رحمت سے مخصوص کر دیتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

۱۰۶۔ ہم کسی آیت کو منسوخ کر دیتے ہیں یا اسے فراموش کراتے ہیں تو اس سے بہتر یا ویسی ہی اور آیت نازل کرتے ہیں، کیا تجھے خبر نہیں کہ اللہ ہر چیز

پر قادر ہے ؟

۱۰۷۔کیا تو نہیں جانتا کہ آسمانوں اور زمین کی سلطنت صرف اللہ ہی کے لیے ہے؟ اور اللہ کے سوا تمہارا کوئی کارساز اور مددگار نہیں ہے۔

۱۰۸۔ کیا تم لوگ اپنے رسول سے ایسا ہی سوال کرناچاہتے ہو جیساکہ اس سے قبل موسیٰ سے کیا گیا تھا؟ اور جو ایمان کو کفر سے بدل دے وہ حتماً سیدھے راستے سے بھٹک جاتا ہے۔

۱۰۹۔(مسلمانو)!اکثر اہل کتاب حق واضح ہو جانے کے باوجود(محض)اپنے بغض اور حسد کی بنا پر یہ چاہتے ہیں کہ کسی طرح ایمان کے بعد تمہیں دوبارہ کافر بنا دیں، پس آپ درگزر کریں اور نظر انداز کر دیں یہاں تک کہ اللہ اپنا فیصلہ بھیج دے،بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

۱۱۰۔ اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرواور جو کچھ نیکی تم اپنے لیے آگے بھیجوگے اسے اللہ کے پاس موجود پاؤ گے، تم جو بھی عمل انجام دیتے ہو اللہ یقینا اس کا خوب دیکھنے والا ہے۔

۱۱۱۔ اور وہ کہتے ہیں :جنت میں یہودی یا نصرانی کے علاوہ کوئی ہرگز داخل نہیں ہو سکتا، یہ محض ان کی آرزوئیں ہیں، آپ کہدیجیے :اگر تم سچے ہو تو اپنی دلیل پیش کرو۔

۱۱۲۔ ہاں !جس نے اپنے آپ کو اللہ کے حوالے کر دیا اور وہ نیکی کرنے والاہے تو اس کے لیے اس کے رب کے پاس اس کا اجر ہے اور انہیں نہ تو کوئی خوف ہو گا اور نہ کوئی حزن ۔

۱۱۳۔ اور یہود کہتے ہیں :نصاریٰ(کا مذہب)کسی بنیاد پر استوار نہیں اور نصاریٰ کہتے ہیں : یہود(کا مذہب)کسی بنیاد پر استوار نہیں، حالانکہ وہ(یہود و نصاریٰ) کتاب کی تلاوت کرتے ہیں، اس طرح کی بات جاہلوں نے بھی کہی، پس اللہ بروز قیامت ان کے درمیان اس معاملے میں فیصلہ کرے گا جس میں یہ اختلاف کرتے تھے۔

۱۱۴۔ اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہو گا جو اللہ کی مساجد میں اس کا نام لینے سے روکے اور ان کی ویرانی کی کوشش کرے؟ ان لوگوں کو مساجد میں داخل ہونے کا حق نہیں مگر خوف کے ساتھ،ان کے لیے دنیا میں رسوائی اور آخرت میں عذاب عظیم ہے۔

۱۱۵۔ اور مشرق ہو یا مغرب، دونوں اللہ ہی کے ہیں، پس جدھر بھی رخ کرو ادھر اللہ کی ذات ہے، بے شک اللہ(سب چیزوں کا)احاطہ رکھنے والا، بڑا علم والا ہے۔

۱۱۶۔ اور وہ کہتے ہیں کہ اللہ نے کسی کوبیٹا بنا لیا ہے، پاک ہے وہ ذات(ایسی باتوں سے)بلکہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے، وہ سب اس کی ملکیت ہے، سب اس کے تابع فرمان ہیں۔

۱۱۷۔ وہ آسمانوں اور زمین کاموجد ہے، اور جب وہ کسی امر کا فیصلہ کر لیتا ہے تو اس سے کہتا ہے :ہو جا، پس وہ ہو جاتا ہے۔

۱۱۸۔ اور بے علم لوگ کہتے ہیں :اللہ ہم سے ہمکلام کیوں نہیں ہوتا یا ہمارے پاس کوئی نشانی کیوں نہیں آتی؟ ان سے پہلے لوگ بھی اسی طرح کی بات کر

چکے ہیں، ان کے دل ایک جیسے ہو گئے ہیں، ہم نے تو اہل یقین کے لیے کھول کر نشانیاں بیان کی ہیں۔

۱۱۹۔ ہم نے آپ کو حق کے ساتھ بشارت دینے والا اور تنبیہ کرنے والا بنا کر بھیجا ہے اور آپ سے اہل دوزخ کے بارے میں کوئی پرسش نہیں ہو گی۔

۱۲۰۔ اور آپ سے یہود و نصاریٰ اس وقت تک خوش نہیں ہو سکتے جب تک آپ ان کے مذہب کے پیرو نہ بن جائیں، کہدیجیے :یقینا اللہ کی ہدایت ہی اصل ہدایت ہے اور اس علم کے بعد جو آپ کے پاس آ چکا ہے، اگر آپ نے ان کی خواہشات کی پیروی کی تو آپ کے لیے اللہ کی طرف سے نہ کوئی کارساز ہو گا اور نہ مددگار۔

۱۲۱۔ جنہیں ہم نے کتاب عنایت کی ہے(اور)وہ اس کا حق تلاوت ادا کرتے ہیں، وہی لوگ اس(قرآن)پر ایمان لائیں گے اور جو اس سے کفر اختیار کرے گا پس وہی گھاٹے میں ہے۔

۱۲۲۔ اے بنی اسرائیل !میری وہ نعمت یاد کرو جو میں نے تمہیں عطا کی ہے اور یہ کہ میں نے تمہیں اہل عالم پر فضیلت دی ہے۔

۱۲۳۔اور اس روز سے ڈرو جب نہ کوئی کسی کے کچھ کام آئے گا، نہ اس سے معاوضہ قبول ہو گا، نہ شفاعت اسے فائدہ پہنچا سکے گی اور نہ ہی انہیں کوئی مدد مل سکے گی۔

۱۲۴۔ اور (وہ وقت یاد رکھو)جب ابراہیم کو ان کے رب نے چند کلمات سے آزمایا اور انہوں نے انہیں پورا کر دکھایا، ارشاد ہوا : میں تمہیں لوگوں کا امام

بنانے والا ہوں، انہوں نے کہا :اور میری اولاد سے بھی؟ ارشاد ہوا :میرا عہد ظالموں کو نہیں پہنچے گا۔

۱۲۵۔ اور(وہ وقت یادرکھو)جب ہم نے خانہ(کعبہ)کو مرجع خلائق اور مقام امن قرار دیا اور(حکم دیا کہ)مقام ابراہیم کو مصلیٰ بناؤاور ہم نے ابراہیم اور اسماعیل پر یہ ذمے داری عائد کی کہ تم دونوں میرے گھر کو طواف، اعتکاف اور رکوع سجدہ کرنے والوں کے لیے پاک رکھو۔

۱۲۶۔ اور(وہ وقت یاد رکھو)جب ابراہیم نے دعا کی :اے رب !اسے امن کاشہر بنا دے اور اس کے باشندوں میں سے جو اللہ اور روز قیامت پر ایمان لائیں انہیں ثمرات میں سے رزق عنایت فرما، ارشاد ہوا : جو کفر اختیار کریں گے انہیں بھی کچھ دن(دنیا کی)لذتوں سے بہرہ مند ہونے کی مہلت دوں گا، پھر انہیں عذاب جہنم کی طرف دھکیل دوں گا اور وہ بدترین ٹھکانا ہے۔

۱۲۷۔اور (وہ وقت یاد کرو)جب ابراہیم و اسماعیل اس گھر کی بنیادیں اٹھا رہے تھے(دعا کر رہے تھے کہ)اے ہمارے رب !ہم سے(یہ عمل)قبول فرما،یقینا تو خوب سننے والا، جاننے والا ہے۔

۱۲۸۔اے ہمارے رب !ہم دونوں کو اپنا مطیع و فرمانبردار بنا اور ہماری ذریت سے اپنی ایک فرمانبردار امت پیدا کر اور ہمیں ہماری عبادت کی حقیقت سے آگاہ فرما اور ہماری توبہ قبول فرما، یقینا تو بڑاتوبہ قبول کرنے والا رحم کرنے والا ہے۔

۱۲۹۔اے ہمارے رب!ان میں ایک رسول انہی میں سے مبعوث فرما جو انہیں

تیری آیات سنائے اور انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دے اور انہیں(ہر قسم کے رذائل سے)پاک کرے،بے شک تو بڑا غالب آنے والا، حکیم ہے۔

۱۳۰۔ اور ملت ابراہیم سے اب کون انحراف کرے گا سوائے اس شخص کے جس نے اپنے آپ کو حماقت میں مبتلا کیا، ابراہیم کو تو ہم نے دنیا میں برگزیدہ بنایا اور آخرت میں ان کا شمار صالحین میں ہو گا.

۱۳۱۔(ابراہیم کا یہ حال بھی قابل ذکر ہے کہ)جب ان کے رب نے ان سے کہا(:اپنے آپ کو اللہ کے)حوالے کر دو، وہ بولے :میں نے اپنے آپ کو رب العالمین کے حوالے کر دیا۔

۱۳۲۔ اور ابراہیم نے اپنی اولاد کو اسی ملت پر چلنے کی وصیت کی اور یعقوب نے بھی(اپنی اولاد کو یہی وصیت کی)کہ اے میرے بیٹو !اللہ نے تمہارے لیے یہی دین پسند کیاہے، لہٰذا تم تا دم مرگ مسلم ہی رہو۔

۱۳۳۔کیاتم اس وقت موجود تھے جب یعقوب کی موت کاوقت آیا؟ اس وقت انہوں نے اپنے بچوں سے کہا :میرے بعد تم کس کی بندگی کرو گے؟ سب نے کہا :ہم اس معبود کی بندگی کریں گے جو آپ کا اور آپ کے آباء و اجداد ابراہیم، اسماعیل اور اسحاق کا معبود ہے جو یکتا معبود اور ہم اس کے فرمانبردار ہیں۔

۱۳۴۔ یہ گزشتہ امت کی بات ہے، ان کے اعمال ان کے لیے ہیں اور تمہارے اعمال تمہارے لیے، تم لوگوں سے(گزشتہ امتوں کے بارے میں) نہیں پوچھا جائے گا کہ وہ کیا کرتے تھے۔

۱۳۵۔ وہ لوگ کہتے ہیں :یہودی یا نصرانی بنو تو ہدایت یافتہ ہو جاؤ گے، ان سے کہدیجیے:(نہیں)بلکہ یکسوئی سے ملت ابراہیمی کی پیروی کرو اور ابراہیم مشرکوں میں سے نہ تھے۔

۱۳۶۔ (مسلمانو)! کہو :ہم اللہ پر ایمان لائے اور اس پر ایمان لائے جو ہماری طرف نازل کیا گیا ہے اور جو ابراہیم، اسماعیل، اسحاق، یعقوب اور ان کی اولاد کی طرف نازل کیا گیا اور جو موسیٰ و عیسیٰ کو دیا گیا اور جو انبیاء کو ان کے رب کی طرف سے دیا گیا(ان سب پر ایمان لائے)ہم ان میں سے کسی میں بھی تفریق نہیں کرتے اور ہم صرف اسی کے فرمانبردار ہیں۔

۱۳۷۔اگر یہ لوگ اسی طرح ایمان لائیں جس طرح تم ایمان لا ئے ہو تو وہ ہدایت پر ہیں اور اگر وہ روگردانی کریں تو وہ صرف مخالفت کے درپے ہیں، ان کے مقابلے میں تمہارے(حمایت کے)لیے اللہ کافی ہو گااور وہ خوب سننے والا، جاننے والا ہے.

۱۳۸۔ خدائی رنگ اختیار کرو، اللہ کے رنگ سے اچھا اور کس کا رنگ ہو سکتا ہے؟ اور ہم صرف اسی کے عبادت گزار ہیں۔

۱۳۹۔ کہدیجیے :کیا تم اللہ کے بارے میں ہم سے مخاصمت کرتے ہو؟حالانکہ ہمارا اور تمہارا رب وہی ہے اور ہمارے لیے ہمارے اعمال ہیں اور تمہارے لیے تمہارے اعمال اور ہم تو اسی کے لیے مخلص ہیں۔

۱۴۰۔ کیا تم کہتے ہو کہ ابراہیم، اسماعیل، اسحاق، یعقوب اور ان کی اولاد یہودی یا نصرانی تھے؟ پوچھیے :کیا تم بہتر جانتے ہو یا اللہ؟ اور اس سے بڑھ کر ظالم

اور کون ہو سکتا ہے جس کے ذمے اللہ کی طرف سے گواہی ہو اور وہ اسے چھپائے؟ اور اللہ تمہارے اعمال سے بے خبر تو نہیں ہے۔

۱۴۱۔ یہ امت گزر چکی ہے، ان کے اعمال ان کے لیے اور تمہارے اعمال تمہارے لیے اور تم سے (گزشتہ امتوں کے بارے میں) نہیں پوچھا جائے گا کہ وہ کیا کرتے تھے۔

۱۴۲۔ لوگوں میں سے کم عقل لوگ ضرور کہیں گے: جس قبلے کی طرف یہ رخ کرتے تھے اس سے انہیں کس چیز نے پھیر دیا؟ (اے رسول ان سے) کہد یجیے: مشرق اور مغرب سب اللہ کے ہیں، اللہ جسے چاہتا ہے راہ راست کی ہدایت فرماتا ہے۔

۱۴۳۔ اور اسی طرح ہم نے تمہیں امت وسط بنا دیا تاکہ تم لوگوں پر گواہ رہو اور رسول تم پر گواہ رہیں اور آپ پہلے جس قبلے کی طرف رخ کرتے تھے اسے ہم نے صرف اس لیے مقرر کیا تھا تاکہ ہم رسول کی اتباع کرنے والوں کو الٹا پھر جانے والوں سے پہچان لیں اور یہ حکم اگرچہ سخت دشوار تھا مگر اللہ کی طرف سے ہدایت یافتہ لوگوں کے لیے (اس میں کوئی دشواری نہیں) اور اللہ تمہارے ایمان کو ضائع نہیں کرے گا، اللہ تو لوگوں کے حق میں یقینا بڑا مہربان، رحیم ہے۔

۱۴۴۔ ہم آپ کو بار بار آسمان کی طرف منہ کرتے دیکھ رہے ہیں، سو اب ہم آپ کو اسی قبلے کی طرف پھیر دیتے ہیں جسے آپ پسند کرتے ہیں، اب آپ اپنا رخ مسجد الحرام کی طرف کریں اور تم لوگ جہاں کہیں بھی ہو اس کی

طرف رخ کرو اور اہل کتاب اس بات سے بخوبی واقف ہیں کہ یہ ان کے رب کی طرف سے حق پر مبنی(فیصلہ)ہے اور جو کچھ وہ کر رہے ہیں اللہ اس سے غافل نہیں ہے۔

۱۴۵۔ اور اگر آپ اہل کتاب کے سامنے ہر قسم کی نشانی لے آئیں پھر بھی یہ لوگ آپ کے قبلے کی پیروی نہیں کریں گے اور نہ آپ ان کے قبلے کی اتباع کرنے والے ہیں اور نہ ان میں سے کوئی دوسرے کے قبلے کی اتباع کرنے پر تیار ہے اور(پھر بات یہ ہے کہ)آپ کے پاس جو علم آ چکا ہے اس کے بعد بھی اگر آپ لوگوں کی خواہشات کی پیروی کرنے لگیں تو آپ زیادتی کرنے والوں میں ہوں گے۔

۱۴۶۔ جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے وہ اس(رسول)کو اسی طرح پہچانتے ہیں جیسے وہ اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں اور ان میں سے ایک گروہ جان بوجھ کر حق کو چھپا رہا ہے۔

۱۴۷۔ حق صرف وہی ہے جو آپ کے پروردگار کی طرف سے ہو، لہٰذا آپ شک و تردد کرنے والوں میں سے ہرگز نہ ہوں .

۱۴۸۔ اور ہر ایک کے لیے ایک سمت ہے جس کی طرف وہ رخ کرتا ہے، پس تم لوگ نیکیوں کی طرف سبقت کرو، تم جہاں کہیں بھی ہوں گے اللہ (ایک دن)تم سب کو حاضر کرے گا، یقیناً اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

۱۴۹۔ اور آپ جہاں کہیں بھی نکلیں اپنا رخ مسجد الحرام کی طرف موڑیں، کیونکہ یہ آپ کے رب کا برحق فیصلہ ہے اور اللہ تم لوگوں کے اعمال سے

غافل نہیں ہے۔

۱۵۰۔اور آپ جہاں کہیں سے بھی نکلیں اپنا رخ مسجد الحرام کی طرف موڑیں اور تم لوگ جہاں کہیں بھی ہو اپنا رخ اسی(کعبے)کی طرف کرو تا کہ ان میں سے ظالموں کے علاوہ لوگوں کو تمہارے خلاف کوئی حجت نہ ملے، لہٰذا تم ان سے نہیں صرف مجھ ہی سے ڈرو تا کہ میں تم پر اپنی نعمتیں پوری کروں اور شاید تم ہدایت پاؤ۔

۱۵۱۔ جیسے ہم نے تمہارے درمیان خود تم ہی میں سے ایک رسول بھیجا جو تمہیں ہماری آیات پڑھ کر سناتا ہے اور تمہیں پاکیزہ کرتا ہے اور تمہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے اور تمہیں ان چیزوں کی تعلیم دیتا ہے جو تم نہیں جانتے تھے۔

۱۵۲۔ لہٰذا تم مجھے یاد رکھو میں تمہیں یاد رکھوں گا اور میرا شکر ادا کرو اور میری ناشکری نہ کرو۔

۱۵۳۔ اے ایمان والو !صبر اور نماز سے مدد لو، اللہ یقینا صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

۱۵۴۔اور جو لوگ راہ خدا میں‌مارے جاتے ہیں انہیں مردہ نہ کہو، بلکہ وہ زندہ ہیں، مگر تم(ان کی زندگی کا)ادراک نہیں رکھتے۔

۱۵۵۔اور ہم تمہیں کچھ خوف، بھوک اور جان و مال اور ثمرات(کے نقصانات)سے ضرور آزمائیں گے اور آپ ان صبر کرنے والوں کو خوشخبری سنا دیجیے۔

۱۵۶۔جو مصیبت میں مبتلا ہونے کی صورت میں کہتے ہیں :ہم تو اللہ ہی کے ہیں اور ہمیں اسی کی طرف پلٹ کر جانا ہے۔

۱۵۷۔ یہ وہ لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی طرف سے درود ہیں اور رحمت بھی اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔

۱۵۸۔ صفا اور مروہ یقیناً اللہ کے شعائر میں سے ہیں، پس جو بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے، اس کے لیے ان دونوں کا چکر لگانے میں کوئی حرج نہیں اور جو اپنی خوشی سے کوئی نیکی کرتاہے تویقیناً اللہ قدر کرنے والا، خوب جاننے والا ہے۔

۱۵۹۔جولوگ ہماری نازل کردہ واضح نشانیوں اور ہدایت کو چھپاتے ہیں باوجودیکہ ہم کتاب میں انہیں لوگوں کے لیے کھول کر بیان کر چکے ہیں، تو ایسے لوگوں پر اللہ اور دیگر لعنت کرنے والے سب لعنت کرتے ہیں۔

۱۶۰۔ البتہ جو لوگ توبہ کر لیں اور (اپنی)اصلاح کر لیں اور(جو چھپاتے تھے اسے)بیان کر دیں تو میں ان کی توبہ قبول کروں گا اور میں تو بڑا توبہ قبول کرنے والا، رحم کرنے والا ہوں۔

۱۶۱۔جو لوگ کفر اختیار کرتے ہیں اور اسی حالت میں مر جاتے ہیں ان پر اللہ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔

۱۶۲۔ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے، نہ ان کے عذاب میں تخفیف ہو گی اور نہ ہی انہیں مہلت دی جائے گی۔

۱۶۳۔ اور تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے اس رحمن و رحیم کے سوا کوئی معبود نہیں۔

۱۶۴۔ یقیناآسمانوں اور زمین کی خلقت میں، رات اور دن کے آنے جانے میں، ان کشتیوں میں جو انسانوں کے لیے مفید چیزیں لے کر سمندروں میں چلتی ہیں اور اس پانی میں جسے اللہ نے آسمانوں سے برسایا، پھر اس پانی سے زمین کو مردہ ہونے کے بعد(دوبارہ)زندگی بخشی اور اس میں ہر قسم کے جانداروں کو پھیلایا، اور ہواؤں کی گردش میں اور ان بادلوں میں جو آسمان اور زمین کے درمیان مسخر ہیں عقل سے کام لینے والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔

۱۶۵۔اور لوگوں میں سے کچھ ایسے ہیں جو اللہ کے سوا دوسروں کو اس کا مدمقابل قرار دیتے ہیں اور ان سے ایسی محبت کرتے ہیں جیسی محبت اللہ سے رکھنی چاہیے اور ایمان والے تو سب سے زیادہ اللہ ہی سے محبت کرتے ہیں اور کاش یہ ظالم لوگ عذاب کا مشاہدہ کر لینے کے بعد جو کچھ سمجھنے والے ہیں اب سمجھ لیتے کہ ساری طاقتیں صرف اللہ ہی کی ہیں اور یہ کہ اللہ سزا دینے میں نہایت شدید ہے۔

۱۶۶۔(اس وقت کا خیال کرو)جب راہنما اپنے پیروکاروں سے اظہار برائت کریں گے اور عذاب کا مشاہدہ کریں گے اور تمام تعلقات ٹوٹ کر رہ جائیں گے۔

۱۶۷۔ اور(دنیا میں)جو لوگ (ان کے) پیروکار تھے وہ کہیں گے :کاش ہمیں ایک بار دنیا میں واپس جانے کا موقع مل جاتا توہم بھی ان سے(اسی طرح) اظہار برائت کرتے جس طرح یہ(آج)ہم سے اظہار برائت کر رہے ہیں،اس طرح اللہ ان کے اعمال کو سراپا حسرت بنا کر دکھائے گا اور وہ دوزخ سے نکل

نہیں پائیں گے۔

۱۶۸۔لوگو ! زمین میں جو حلال اور پاکیزہ چیزیں ہیں انہیں کھاؤ اور شیطان کے نقش قدم پر نہ چلو، یقینا وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

۱۶۹۔ وہ تمہیں برائی اور بے حیائی کا ہی حکم دیتا ہے اور اس بات کا کہ تم اللہ کی طرف وہ باتیں منسوب کرو جن کے متعلق تمہیں علم نہیں ہے۔

۱۷۰۔اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کے نازل کردہ احکام کی پیروی کرو تو وہ جواب دیتے ہیں کہ ہم تو اس طریقے کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے آباء و اجداد کو پایا ہے، خواہ ان کے آباء و اجداد نے نہ کچھ عقل سے کام لیا ہو اور نہ ہدایت حاصل کی ہو۔

۱۷۱۔اور ان کافروں کی حالت بالکل اس شخص کی سی ہے جو ایسے(جانور)کو پکارے جو بلانے اور پکارنے کے سوا کچھ نہ سن سکے، یہ بہرے، گونگے، اندھے ہیں، پس(اسی وجہ سے)یہ لوگ عقل سے بھی عاری ہیں۔

۱۷۲۔ اے ایمان والو !اگر تم صرف اللہ کی بندگی کرنے والے ہو تو ہماری عطا کردہ پاک روزی کھاؤ اور اللہ کا شکر کرو۔

۱۷۳۔یقینا اسی نے تم پر مردار،خون، سور کا گوشت اور غیر اللہ کے نام کا ذبیحہ حرام قرار دیا، پھر جو شخص مجبوری کی حالت میں ہو اور وہ بغاوت کرنے اور ضرورت سے تجاوز کرنے والا نہ ہو تو اس پر کچھ گناہ نہیں، بے شک اللہ بڑا بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔

۱۷۴۔جو لوگ اللہ کی نازل کردہ کتاب کو چھپاتے ہیں اور اس کے عوض میں

حقیر قیمت حاصل کرتے ہیں، یہ لوگ بس اپنے پیٹ آتش سے بھر رہے ہیں اور اللہ قیامت کے دن ایسے لوگوں سے بات نہیں کرے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

۱۷۵۔یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے عوض ضلالت اور مغفرت کے بدلے عذاب خرید لیا ہے،(تعجب کی بات ہے کہ)آتش جہنم کے عذاب کے لیے ان میں کتنی برداشت ہے۔

۱۷۶۔یہ(سزا)اس وجہ سے ہے کہ اللہ نے کتاب تو حق کے مطابق نازل کی تھی اور جن لوگوں نے کتاب کے بارے میں اختلاف کیا، یقینا وہ دور دراز کے جھگڑے میں پڑے ہوئے ہیں۔

۱۷۷۔ نیکی یہ نہیں ہے کہ تم اپنا رخ مشرق اور مغرب کی طرف پھیر لو، بلکہ نیکی تو یہ ہے کہ جو کوئی اللہ، روز قیامت، فرشتوں، کتاب اور نبیوں پر ایمان لائے اور اپنا پسندیدہ مال قریبی رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں، مسافروں اور سائلوں پر اور غلاموں کی رہائی پر خرچ کرے اور نماز قائم کرے اور زکوٰۃ ادا کرے نیز جب معاہدہ کریں تو اسے پورا کرنے والے ہوں اور تنگدستی اور مصیبت کے وقت اور میدان جنگ میں صبر کرنے والے ہوں، یہی لوگ سچے ہیں اور یہی لوگ متقی ہیں.

۱۷۸۔ اے ایمان والو !تم پر مقتولین کے بارے میں قصاص کا حکم لکھ دیا گیاہے، آزاد کے بدلے آزاد، غلام کے بدلے غلام اور عورت کے بدلے عورت، ہاں اگر مقتول کے بھائی کی طرف سے قاتل کو(قصاص کی)کچھ

چھوٹ مل جائے تو اچھے پیرائے میں(دیت کا)مطالبہ کیا جائے اور(قاتل کو چاہیے کہ)وہ حسن و خوبی کے ساتھ اسے ادا کرے، یہ تمہارے رب کی طرف سے ایک قسم کی تخفیف اور مہربانی ہے، پس جو اس کے بعد بھی زیادتی کرے گا، اس کے لیے دردناک عذاب ہے۔

۱۷۹۔ اور اے عقل والو !تمہارے لیے قصاص میں زندگی ہے، امید ہے تم (اس قانون کے سبب)بچتے رہو گے۔

۱۸۰۔ تمہارے لیے یہ لکھ دیا گیا ہے کہ جب تم میں سے کسی کی موت کا وقت آئے اور وہ کچھ مال چھوڑے جا رہا ہو تو اسے چاہیے کہ والدین اور قریبی رشتہ داروں کے لیے مناسب طور پر وصیت کرے، متقی لوگوں پر یہ ایک حق ہے۔

۱۸۱۔جو وصیت کو سن لینے کے بعد اسے بدل ڈالے تو اس کا گناہ ان بدلنے والوں پر ہو گا، اللہ یقیناً ہر بات کا خوب سننے والا، جاننے والا ہے۔

۱۸۲۔ البتہ جو شخص یہ خوف محسوس کرے کہ وصیت کرنے والے نے جانبداری یا گناہ کا ارتکاب کیا ہے، پھر وہ آپس میں صلح کرا دے تو اس پر کوئی گناہ نہیں، بیشک اللہ بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

۱۸۳۔ اے ایمان والو !تم پر روزے کا حکم لکھ دیا گیا ہے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر لکھ دیا گیا تھا تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔

۱۸۴۔ (یہ روزے)گنتی کے چند دن ہیں، پھر اگر تم میں سے کوئی بیمار ہو یا سفر میں ہو تو دوسرے دنوں میں مقدار پوری کر لے اور جو لوگ روزہ رکھنے

میں مشقت محسوس کرتے ہیں وہ فدیہ دیں جو ایک مسکین کا کھانا ہے، پس جو اپنی خوشی سے نیکی کرے تو اس کے لیے بہتر ہے اور اگر تم سمجھو تو روزہ رکھنا تمہارے لیے بہتر ہے۔

۱۸۵۔ رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا جو لوگوں کے لیے ہدایت ہے اور ایسے دلائل پر مشتمل ہے جو ہدایت اور(حق و باطل میں)امتیاز کرنے والے ہیں، لہٰذا تم میں سے جو شخص اس مہینے کو پائے وہ روزہ رکھے اور جو بیمار اور مسافر ہو وہ دوسرے دنوں میں مقدار پوری کرے، اللہ تمہارے لیے آسانی چاہتا ہے اور تمہیں مشقت میں ڈالنا نہیں چاہتا اور وہ چاہتا ہے کہ تم مقدار پوری کرو اور اللہ نے تمہیں جس ہدایت سے نوازا ہے اس پر اللہ کی عظمت و کبریائی کا اظہار کرو شاید تم شکر گزار بن جاؤ۔

۱۸۶۔ اور جب میرے بندے آپ سے میرے متعلق سوال کریں تو(کہدیں کہ)میں(ان سے)قریب ہوں، دعا کرنے والا جب مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں، پس انہیں بھی چاہیے کہ وہ میری دعوت پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ وہ راہ راست پر رہیں۔

۱۸۷۔ اور روزوں کی راتوں میں اپنی بیویوں کے پاس جانا تمہارے لیے حلال کر دیا گیا ہے، وہ تمہارے لیے لباس ہیں اور تم ان کے لیے لباس ہو، اللہ نے دیکھا کہ تم اپنے آپ سے خیانت کر رہے تھے پس اللہ نے تم پر عنایت کی اور تم سے درگزر فرمایا، پس اب تم اپنی بیویوں سے مباشرت کرو اور اللہ نے جو تمہارے لیے مقرر فرمایا ہے اسے تلاش کرو اور(راتوں کو)خوردونوش

کرو، یہاں تک کہ تم پر فجر کی سفید دھاری (رات کی) سیاہ دھاری سے نمایاں ہو جائے، پھر رات تک روزے کو پورا کرو اور جب تم مساجد میں اعتکاف کی حالت میں ہو تو اپنی بیویوں سے مباشرت نہ کرو، یہ اللہ کی مقرر کردہ حدود ہیں، ان کے قریب نہ جاؤ، اس طرح اللہ اپنی آیات لوگوں کے لیے بیان کرتا ہے تاکہ وہ تقویٰ اختیار کریں۔

۱۸۸۔ اور تم آپس میں ایک دوسرے کا مال ناجائز طریقے سے نہ کھاؤ اور نہ ہی اسے حکام کے پاس پیش کرو تاکہ تمہیں دوسروں کے مال کا کچھ حصہ دانستہ طور پر ناجائز طریقے سے کھانے کا موقع میسر آئے۔

۱۸۹۔ لوگ آپ سے چاند کے (گھٹنے بڑھنے کے) بارے میں پوچھتے ہیں، کہدیجیے: یہ لوگوں کے لیے اور حج کے اوقات کے تعین کا ذریعہ ہے اور (ساتھ یہ بھی کہدیجیے کہ حج کے احرام باندھو تو) پشت خانہ سے داخل ہونا کوئی نیکی نہیں ہے بلکہ نیکی تو یہ ہے کہ انسان تقویٰ اختیار کرے اور تم (اپنے) گھروں میں دروازوں سے ہی داخل ہوا کرو اور اللہ (کی ناراضگی) سے بچے رہو تاکہ تم فلاح پاؤ۔

۱۹۰۔ اور تم راہ خدا میں ان لوگوں سے لڑو جو تم سے لڑتے ہیں اور حد سے تجاوز نہ کرو اللہ تجاوز کرنے والوں کو یقینا دوست نہیں رکھتا۔

۱۹۱۔ اور انہیں جہاں کہیں بھی پاؤ قتل کرو اور انہیں نکالو جہاں سے انہوں نے تمہیں نکالا ہے اور فتنہ قتل سے بھی زیادہ برا ہے، ہاں مسجد الحرام کے پاس ان سے اس وقت تک نہ لڑو جب تک وہ وہاں تم سے نہ لڑیں، لیکن

اگر وہ تم سے لڑیں تو تم انہیں مار ڈالو، کافروں کی ایسی ہی سزا ہے۔

۱۹۲۔ البتہ اگر وہ باز آجائیں تو یقینا اللہ بڑا معاف کرنے والا، رحم کرنے والا ہے۔

۱۹۳۔ اور تم ان سے اس وقت تک لڑو کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین اللہ ہی کے لیے ہو جائے، ہاں اگر وہ باز آ جائیں تو ظالموں کے علاوہ کسی کے ساتھ زیادتی نہ ہو گی۔

۱۹۴۔ حرمت والے مہینے کا بدلہ حرمت کا مہینہ ہی ہے اور حرمتوں کا بھی قصاص ہے، لہٰذا جو تم پر زیادتی کرے تو تم بھی اس پر اسی طرح زیادتی کرو جس طرح اس نے تم پر زیادتی کی ہے اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان لو کہ اللہ پرہیز گاروں کے ساتھ ہے۔

۱۹۵۔ اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو اور احسان کیا کرو، اللہ احسان کرنے والوں کو یقینا پسند کرتا ہے۔

۱۹۶۔ اور تم لوگ اللہ کے لیے حج اور عمرہ مکمل کرو، پھر اگر تم لوگ(راستے میں)گھر جاؤ تو جیسی قربانی میسر آئے کر دو اور جب تک قربانی اپنے مقام پر پہنچ نہ جائے اپنا سر نہ مونڈھو، لیکن اگر تم میں سے کوئی بیمار ہو یا اس کے سر میں تکلیف ہو تو وہ روزوں سے یا صدقے سے یا قربانی سے فدیہ دے دے، پھر جب تمہیں امن مل جائے تو جو شخص حج کا زمانہ آنے تک عمرے سے بہرہ مند رہا ہو وہ حسب مقدور قربانی دے اور جسے قربانی میسر نہ آئے وہ تین روزے ایام حج میں رکھے اور سات واپسی پر، اس طرح یہ پورے دس

(روزے)ہوئے، یہ(حکم)ان لوگوں کے لیے ہے جن کے اہل و عیال مسجد الحرام کے نزدیک نہ رہتے ہوںاور اللہ سے ڈرو اور جان رکھو کہ اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔

۱۹۷۔حج کے مقررہ مہینے ہیں، پس جو ان میں حج بجالانے کا فیصلہ کر لے تو پھر حج کے دوران ہم بستری نہ ہو اور نہ فسق و فجور اور نہ لڑائی جھگڑا ہو اور جو کار خیر تم کروگے اللہ اسے خوب جان لے گا اور زادراہ لے لیاکرو کہ بہترین زاد راہ تقویٰ ہے اور اے عقل والو!(میری نافرمانی سے)پرہیز کرو۔

۱۹۸۔ تم پر کوئی مضائقہ نہیں کہ تم اپنے رب کا فضل تلاش کرو، پھر جب تم عرفات سے چلو تو مشعر الحرام(مزدلفہ)کے پاس اللہ کو یاد کرو اور اللہ کو اس طرح یاد کرو جس طرح اس نے تمہاری رہنمائی کی ہے، حالانکہ اس سے پہلے تم راہ گم کیے ہوئے تھے۔

۱۹۹۔پھر جہاں سے لوگ روانہ ہوتے ہیں تم بھی روانہ ہو جاؤ اور اللہ سے معافی مانگو، یقینا اللہ بڑا معاف کرنے والا ، رحم کرنے والا ہے۔

۲۰۰۔پھر جب تم حج کے اعمال بجا لا چکو تو اللہ کو اس طرح یاد کرو جس طرح تم اپنے آبا و اجداد کو یاد کیا کرتے ہو یا اس سے بھی زیادہ، پس لوگوں میں کوئی ایسا بھی ہے جو کہتا ہے :ہمارے رب ! ہمیں دنیا ہی میں(سب کچھ)دے دے اور ایسے شخص کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں.

۲۰۱۔اور ان میں کچھ لوگ ایسے ہیں جو کہتے ہیں:ہمارے پالنے والے !ہمیں دنیا میں بہتری اور آخرت میں بھی بہتری عطا کر نیز ہمیں آتش جہنم سے بچا۔

۲۰۲۔ایسے لوگ اپنی کمائی کا حصہ پائیں گے اور اللہ بلاتاخیر حساب چکا دینے والا ہے۔

۲۰۳۔ اور گنتی کے(ان چند)دنوں میں اللہ کو یاد کرو، پھر کوئی جلدی کر کے دو ہی دن میں چلا گیا تو کوئی حرج نہیں اور کچھ دیر زیادہ ٹھہرے تو بھی کوئی گناہ نہیں، یہ اس شخص کے لیے ہے جس نے پرہیز کیا ہے اور اللہ کا خوف کرو اور جان لو کہ(ایک دن)اس کے حضور پیش کیے جاؤ گے۔

۲۰۴۔ اور لوگوں میں کوئی ایسا بھی ہے جس کی گفتگو دنیا کی زندگی میں آپ کو پسند آئے گی اور جو اس کے دل میں ہے اس پر وہ اللہ کو گواہ بنائے گا حالانکہ وہ سخت ترین دشمن ہے۔

۲۰۵۔ اور جب وہ لوٹ کر جاتا ہے تو سرتوڑ کوشش کرتا پھرتا ہے کہ زمین میں فساد برپا کرے اور کھیتی اور نسل کو تباہ کر دے اور اللہ فساد کوپسند نہیں کرتا۔

۲۰۶۔ اور پھر جب اس سے کہا جائے :خوف خدا کرو تو نخوت اسے گناہ پر آمادہ کر دیتی ہے، پس اس کے لیے جہنم ہی کافی ہے اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے۔

۲۰۷۔ اور انسانوں میں کوئی ایسا بھی ہے جو اللہ کی رضاجوئی میں اپنی جان بیچ ڈالتا ہے اور اللہ بندوں پر بہت مہربان ہے۔

۲۰۸۔ اے ایمان لانے والو !تم سب کے سب(دائرہ) امن و آشتی میں آجاؤ اور شیطان کے نقش قدم پر نہ چلو، یقینا وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

۲۰۹۔اور اگر ان صریح نشانیوں کے تمہارے پاس آنے کے بعد بھی تم لڑکھڑا

جاؤ تو جان رکھو کہ اللہ بڑا غالب آنے والا، باحکمت ہے۔

۲۱۰۔ کیا یہ لوگ منتظر ہیں کہ خود اللہ بادلوں کے سائبان میں ان کے پاس آئے اور فرشتے بھی اتر آئیں اور فیصلہ کر دیا جائے؟ جب کہ سارے معاملات کو اللہ ہی کے حضور پیش ہونا ہے۔

۲۱۱۔ آپ بنی اسرائیل سے پوچھیں کہ ہم نے انہیں کتنی واضح نشانیاں دیں اور جو شخص اللہ کی نعمت پانے کے بعد اسے بدل ڈالے تو اللہ یقینا سخت عذاب والا ہے۔

۲۱۲۔ جو کافر ہیں ان کے لیے دنیا کی زندگی خوش نما بنا دی گئی ہے اور وہ دنیا میں مومنوں کا مذاق اڑاتے ہیں مگر اہل تقویٰ قیامت کے دن ان سے مافوق ہوں گے اور اللہ جسے چاہتا ہے بے حساب رزق دیتا ہے۔

۲۱۳۔ لوگ ایک ہی دین(فطرت)پر تھے،(ان میں اختلاف رونما ہوا)تو اللہ نے بشارت دینے والے اور تنبیہ کرنے والے انبیاء بھیجے اور ان کے ساتھ برحق کتاب نازل کی تاکہ وہ لوگوں کے درمیان ان امور کا فیصلہ کریں جن میں وہ اختلاف کرتے تھے اور ان میں اختلاف بھی ان لوگوں نے کیا جنہیں کتاب دی گئی تھی حالانکہ ان کے پاس صریح نشانیاں آچکی تھیں، یہ صرف اس لیے کہ وہ آپس میں ایک دوسرے پر زیادتی کرنا چاہتے تھے، پس اللہ نے اپنے اذن سے ایمان لانے والوں کو اس امر حق کا راستہ دکھایا جس میں لوگوں نے اختلاف کیا تھا اور اللہ جسے چاہتا ہے سیدھا راستہ دکھاتا ہے۔

۲۱۴۔ کیا تم خیال کرتے ہو کہ یونہی جنت میں داخل ہو جاؤ گے حالانکہ ابھی

تمہیں اس قسم کے حالات پیش نہیں آئے جو تم سے پہلوں کو پیش آئے تھے؟ انہیں سختیاں اور تکالیف پہنچیں اور وہ اس حد تک جھنجھوڑے گئے کہ (وقت کا)رسول اور اس کے مومن ساتھی پکار اٹھے کہ آخر اللہ کی نصرت کب آئے گی؟(انہیں بشارت دے دی گئی کہ)دیکھو اللہ کی نصرت عنقریب آنے والی ہے۔

۲۱۵۔ لوگ آپ سے پوچھتے ہیں : کیا خرچ کریں؟ کہدیجیے :جو مال بھی خرچ کرو اپنے والدین، قریب ترین رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں اور مسافروں پر خرچ کرو اور جو کار خیر تم بجا لاؤ گے یقینا اللہ اس سے خوب باخبر ہے۔

۲۱۶۔ تمہیں جنگ کا حکم دیا گیا ہے جب کہ وہ تمہیں ناگوار ہے اور ممکن ہے کہ ایک چیز تمہیں ناگوار گزرے مگر وہی تمہارے لیے بہتر ہو،(جیسا کہ) ممکن ہے ایک چیز تمہیں پسند ہو مگر وہ تمہارے لیے بری ہو،(ان باتوں کو)خدا بہتر جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

۲۱۷۔ لوگ آپ سے ماہ حرام میں لڑائی کے بارے میں پوچھتے ہیں ، کہدیجیے : اس میں لڑنا سنگین برائی ہے، لیکن راہ خدا سے روکنا ، اللہ سے کفر کرنا، مسجد الحرام کا راستہ روکنا اور حرم کے باشندوں کو وہاں سے نکالنا اللہ کے نزدیک زیادہ سنگین جرم ہے اور فتنہ انگیزی خونریزی سے بھی بڑا گناہ ہے اور وہ تم سے لڑتے رہیں گے یہاں تک کہ اگر ان سے ہو سکے تو وہ تمہیں تمہارے دین سے پھیر دیں اور تم میں سے جو اپنے دین سے پھر جائے گا اور کفر کی حالت میں مرے گا ایسے لوگوں کے اعمال دنیا اور آخرت دونوں میں اکارت

ہوں گے اور ایسے لوگ اہل جہنم ہیں، وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔

۲۱۸۔ بے شک جو لوگ ایمان لائے نیز جنہوں نے راہ خدا میں ہجرت کی اور جہاد کیا وہ اللہ کی رحمت کے امیدوار ہیں اوراللہ بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

۲۱۹۔لوگ آپ سے شراب اور جوئے کے بارے میں پوچھتے ہیں، کہدیجیے : ان دونوں کے اندر عظیم گناہ ہے اور لوگوں کے لیے کچھ فائدے بھی، مگر ان دونوں کا گناہ ان کے فائدے سے کہیں زیادہ ہے اور یہ لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ کیا خرچ کریں؟ کہدیجیے :جو ضرورت سے زیادہ ہو، اس طرح اللہ اپنی نشانیاں تمہارے لیے کھول کر بیان فرماتا ہے تاکہ تم سوچو

۲۲۰۔ دنیا اور آخرت کے بارے میں اور یہ لوگ آپ سے یتیموں کے بارے میں پوچھتے ہیں، کہدیجیے:ان کی اصلاح بہت اچھا کام ہے اور اگر تم ان سے مل جل کر رہو تو(اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے کیونکہ)وہ تمہارے بھائی ہیں اور اللہ خوب جانتا ہے کہ مفسد کون ہے اور مصلح کون ہے اور اگر اللہ چاہتا تو تمہیں تکلیف میں ڈال دیتا، یقینا اللہ بڑا غالب آنے والا، حکمت والا ہے۔

۲۲۱۔ اور تم مشرک عورتوں سے نکاح نہ کرو جب تک وہ ایمان نہ لے آئیں، کیونکہ مومنہ لونڈی مشرک عورت سے بہتر ہے اگرچہ وہ تمہیں بہت پسند ہو نیز(مومنہ عورتوں کو)مشرک مردوں کے عقد میں نہ دینا جب تک وہ ایمان نہ لے آئیں، کیونکہ ایک مومن غلام مشرک مرد سے بہتر ہے خواہ وہ

(مشرک)تمہیں پسند ہو، کیونکہ وہ جہنم کی طرف بلاتے ہیں اور اللہ اپنے حکم سے جنت اور مغفرت کی طرف بلاتا ہے اور اپنی نشانیاں لوگوں کے لیے کھول کر بیان کرتا ہے شاید کہ وہ نصیحت حاصل کریں۔

۲۲۲۔اور وہ آپ سے حیض کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ کہدیجیے :یہ ایک گندگی ہے، پس حیض کے دنوں میں عورتوں سے کنارہ کش رہو اور جب تک وہ پاک نہ ہوجائیں ان کے قریب نہ جاؤ، پس جب پاک ہو جائیں تو ان کے پاس اس طرح جاؤ جس طریقے سے اللہ نے تمہیں حکم دے رکھا ہے، بے شک خدا توبہ کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے اور پاک صاف رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

۲۲۳۔ تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں پس اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو جا سکتے ہو نیز اپنے لیے(نیک اعمال)آگے بھیجو اور اللہ کے عذاب سے بچو اور یاد رکھو تمہیں ایک دن اس کی بارگاہ میں حاضر ہونا ہے اور(اے رسول) ایمانداروں کو بشارت سنا دو۔

۲۲۴۔ اوراللہ کو اپنی ان قسموں کا نشانہ مت بناؤ جن سے نیکی کرنے، تقویٰ اختیار کرنے اور لوگوں میں صلح و آشتی کرانے سے باز رہنا مقصود ہو اور اللہ سب کچھ خوب سننے والا،جاننے والا ہے۔

۲۲۵۔ اللہ ان قسموں پر تمہاری گرفت نہیں کرتا جو تم بے توجہی میں کھاتے ہو، ہاں جو قسمیں تم سچے دل سے کھاتے ہو ان کا مواخذہ ہو گا اور اللہ خوب درگزر کرنے والا، بردبار ہے۔

۲۲۶۔ جو لوگ اپنی عورتوں سے الگ رہنے کی قسم کھاتے ہیں ان کے لیے چار ماہ کی مہلت ہے، اگر (اس دوران)رجوع کریں تو اللہ یقینا بڑا معاف کرنے والا رحم کرنے والا ہے۔

۲۲۷۔ اور اگر طلاق کا فیصلہ کر لیں تو اللہ یقینا خوب سننے والا ، علم والا ہے۔

۲۲۸۔ اور طلاق یافتہ عورتیں تین مرتبہ(ماہواری سے)پاک ہونے تک انتظار کریں اور اگر وہ اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتی ہیں تو ان کے لیے جائز نہیں کہ اللہ نے ان کے رحم میں جو کچھ خلق کیاہے اسے چھپائیں اور ان کے شوہر اگر اصلاح و سازگاری کے خواہاں ہیں تو عدت کے دنوں میں انہیں پھر اپنی زوجیت میں واپس لینے کے پورے حقدار ہیں اور عورتوں کو دستور کے مطابق ویسے ہی حقوق حاصل ہیں جیسے مردوں کے حقوق ان پر ہیں، البتہ مردوں کو عورتوں پر برتری حاصل ہے اور اللہ بڑا غالب آنے والا، حکمت والا ہے۔

۲۲۹۔ طلاق دوبار ہے پھر یا تو شائستہ طور پر عورتوں کو اپنی زوجیت میں رکھ لیا جائے یا اچھے پیرائے میں انہیں رخصت کیا جائے اور یہ جائز نہیں کہ جو کچھ تم انہیں دے چکے ہو اس میں سے کچھ واپس لے لو مگر یہ کہ زن و شوہر کو خوف ہو کہ وہ اللہ کی حدود کو قائم نہیں رکھ سکیں گے، پس اگر تمہیں یہ خوف ہو کہ زوجین اللہ کی حدود کو قائم نہیں رکھ سکیں گے تو زوجین کے لیے (اس مال میں)کوئی مضائقہ نہیں جو عورت بطور معاوضہ دے دے،یہ اللہ کی مقرر کردہ حدود ہیں سو ان سے تجاوز نہ کرو اور جو لوگ حدود الٰہی سے تجاوز

کرتے ہیں پس وہی ظالم ہیں.

۲۳۰۔ اگر(تیسری بار)پھر طلاق دے دی تو وہ عورت اس کے لیے اس وقت تک حلال نہ ہوگی جب تک کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ کرلے، ہاں اگر دوسرا خاوند طلاق دے اور عورت اور مرد دونوں ایک دوسرے کی طرف رجوع کریں تو کوئی حرج نہیں بشرطیکہ انہیں امید ہو کہ وہ حدود الٰہی کو قائم رکھ سکیں گے اور یہ ہیں اللہ کی مقرر کردہ حدود جنہیں اللہ دانشمندوں کے لیے بیان کرتا ہے۔

۲۳۱۔ اور جب تم اپنی عورتوں کو طلاق دے دو اور وہ اپنی عدت پوری کر لیں تو انہیں یا تو شائستہ طریقے سے نکاح میں رکھو یا شائستہ طور پر رخصت کر دو اور صرف ستانے کی خاطر زیادتی کرنے کے لیے انہیں روکے نہ رکھو اور جو ایسا کرے گا وہ اپنے آپ پر ظلم کرے گا اور تم اللہ کی آیات کا مذاق نہ اڑاؤ اور اللہ نے جو نعمت تمہیں عطا کی ہے اسے یاد رکھو اور یہ(بھی یاد رکھو)کہ تمہاری نصیحت کے لیے اس نے تم پر کتاب اور حکمت نازل کی اور اللہ سے ڈرو اور یہ جان لو کہ اللہ کو ہر چیز کا علم ہے۔

۲۳۲۔اورجب تم اپنی عورتوں کو طلاق دے چکو اور ان کی عدت پوری ہو جائے تو انہیں اپنے(مجوزہ)شوہروں سے نکاح کرنے سے نہ روکو جب کہ وہ جائز طور پر ازدواج پر باہم راضی ہوں، یہ نصیحت اس شخص کے لیے ہے جو تم میں سے خدا اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہے، تمہارے لیے نہایت شائستہ اور پاکیزہ طریقہ یہی ہے اور(ان باتوں کو)اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

۲۳۳۔اور مائیں اپنے بچوں کو پورے دو سال دودھ پلائیں،(یہ حکم)ان لوگوں کے لیے ہے جو پوری مدت دودھ پلوانا چاہتے ہیں اور بچے والے کے ذمے دودھ پلانے والی ماؤں کا روٹی کپڑا معمول کے مطابق ہو گا،کسی پر اس کی گنجائش سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالا جاتا، بچے کی وجہ سے نہ ماں کو تکلیف میں ڈالا جائے اور نہ باپ کو اس بچے کی وجہ سے کوئی ضرر پہنچایا جائے اور اسی طرح کی ذمے داری وارث پر بھی ہے، پھر اگر طرفین باہمی رضامندی اور مشورے سے بچے کا دودھ چھڑانا چاہتے ہیں تواس میں ان پر کوئی مضائقہ نہیں ہے نیز اگر تم اپنی اولاد کو(کسی سے)دودھ پلوانا چاہو تو تم پر کوئی مضائقہ نہیں بشرطیکہ تم عورتوں کو معمول کے مطابق طے شدہ معاوضہ ادا کرو اور اللہ کا خوف کرو اور جان لو کہ تمہارے اعمال پر اللہ کی خوب نظر ہے۔

۲۳۴۔ اور تم میں سے جو وفات پا جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں تو وہ بیویاں چار ماہ دس دن اپنے آپ کو انتظار میں رکھیں، پھرجب ان کی عدت پوری ہو جائے تو دستور کے مطابق اپنے بارے میں جو فیصلہ کریں اس کا تم پر کچھ گناہ نہیں اور اللہ تمہارے اعمال سے خوب با خبر ہے.

۲۳۵۔ اور اس میں کوئی مضائقہ نہیں کہ تم ان عورتوں کے ساتھ نکاح کا اظہار اشارے کنائے میں کرو یا اسے تم اپنے دل میں پوشیدہ رکھو، اللہ کو تو علم ہے کہ تم ان سے ذکر کرو گے مگر ان سے خفیہ قول و قرار نہ کرو، ہاں اگر کوئی بات کرنا ہے تو دستور کے مطابق کرو، البتہ عقد کا فیصلہ اس وقت تک نہ کرو جب تک عدت پوری نہ ہو جائے اور جان رکھو جو کچھ تمہارے دلوں میں

ہے اللہ کو سب معلوم ہے، لہٰذا اس سے ڈرو اور جان رکھو کہ اللہ بڑا بخشنے والا ، بردبار ہے۔

۲۳۶۔ اس میں کوئی مضائقہ نہیں کہ تم عورتوں کو ہاتھ لگانے اور مہر معین کرنے سے قبل طلاق دے دو، اس صورت میں انہیں کچھ دے کر رخصت کرو، مالدار اپنی وسعت کے مطابق اور غریب آدمی اپنی وسعت کے مطابق یہ خرچ دستور کے مطابق دے، یہ نیکی کرنے والوں پر ایک حق ہے ۔

۲۳۷۔ اور اگر تم عورتوں کو ہاتھ لگانے سے قبل اور ان کے لیے مہر معین کر چکنے کے بعد طلاق دو تو اس صورت میں تمہیں اپنے مقرر کردہ مہر کا نصف ادا کرنا ہو گا مگر یہ کہ وہ اپنا حق چھوڑ دیں یا جس کے ہاتھ میں عقد کی گرہ ہے وہ حق چھوڑ دے اور تمہارا چھوڑ دینا تقویٰ سے زیادہ قریب ہے اور تم آپس کی احسان کوشی نہ بھولو، یقینا تمہارے اعمال پر اللہ کی خوب نگاہ ہے۔

۲۳۸۔ نمازوں کی محافظت کرو، خصوصاً درمیانی نماز کی اور اللہ کے حضور خضوع کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ۔

۲۳۹۔ پھر اگر تم حالت خوف میں ہو تو پیدل ہو یا سوار(جس حال میں ہو نماز پڑھ لو)اور جب تمہیں امن مل جائے تو اللہ کو اسی طرح یاد کرو جس طرح اس نے تمہیں وہ(کچھ)سکھایا ہے جسے تم پہلے نہیں جانتے تھے۔

۲۴۰۔ اور تم میں سے جو وفات پا جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں انہیں چاہیے کہ وہ اپنی بیویوں کے بارے میں وصیت کر جائیں کہ ایک سال تک انہیں(نان و نفقہ سے)بہرہ مند رکھا جائے اور گھر سے نہ نکالی جائیں، پس اگر وہ خود گھر

سے نکل جائیں تو دستور کے دائرے میں رہ کر وہ اپنے لیے جو فیصلہ کرتی ہیں تمہارے لیے اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے اور اللہ بڑا غالب آنے والا، حکمت والا ہے۔

۲۴۱۔ اور مطلقہ عورتوں کو دستور کے مطابق کچھ خرچہ دینا، یہ متقی لوگوں کی ذمے داری ہے۔

۲۴۲۔ اللہ اپنی نشانیاں تمہارے لیے اس طرح کھول کر بیان فرماتا ہے تاکہ تم عقل سے کام لو۔

۲۴۳۔ کیا آپ نے ان لوگوں کے حال پر نظر نہیں کی جو موت کے ڈر سے ہزاروں کی تعداد میں اپنے گھروں سے نکلے تھے؟ اللہ نے ان سے فرمایا: مر جاؤ، پھر انہیں زندہ کر دیا، بے شک اللہ لوگوں پر بڑا فضل کرنے والا ہے، مگر اکثر لوگ شکر نہیں کرتے۔

۲۴۴۔اور راہ خدا میں جنگ کرو اور جان لو کہ اللہ خوب سننے والا، جاننے والا ہے.

۲۴۵۔ کوئی ہے جو اللہ کو قرض حسنہ دے تاکہ اللہ اسے کئی گنا زیادہ دے؟ اللہ ہی گھٹاتا اور بڑھاتا ہے اور اسی کی طرف تمہیں پلٹ کر جانا ہے۔

۲۴۶۔کیا آپ نے موسیٰ کے بعد بنی اسرائیل کی ایک جماعت (کو پیش آنے والے حالات) پر نظر نہیں کی جس نے اپنے نبی سے کہا: آپ ہمارے لیے ایک بادشاہ مقرر کریں تاکہ ہم راہ خدا میں جنگ کریں، (نبی نے) کہا: ایسا نہ ہو کہ تمہیں جنگ کا حکم دیا جائے اور پھر تم جنگ نہ کرو، کہنے لگے: ہم راہ خدا

میں جنگ کیوں نہ کریں جب کہ ہم اپنے گھروں سے نکالے گئے اور اپنے بچوں سے جدا کیے گئے ہیں؟ لیکن جب انہیں جنگ کا حکم دیا گیا تو ان میں سے چند اشخاص کے سوا سب پھر گئے اور اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے۔

۲۴۷۔ اور ان کے پیغمبر نے ان سے کہا: اللہ نے تمہارے لیے طالوت کو بادشاہ مقرر کیا ہے، کہنے لگے: اسے ہم پر بادشاہی کرنے کا حق کیسے مل گیا؟ جب کہ ہم خود بادشاہی کے اس سے زیادہ حقدار ہیں اور وہ کوئی دولتمند آدمی تو نہیں ہے، پیغمبر نے فرمایا: اللہ نے تمہارے مقابلے میں اسے منتخب کیا ہے اور اسے علم اور جسمانی طاقت کی فراوانی سے نوازا ہے اور اللہ اپنی بادشاہی جسے چاہے عنایت کرے اور اللہ بڑی وسعت والا، دانا ہے.

۲۴۸۔ اور ان سے ان کے پیغمبر نے کہا: اس کی بادشاہی کی علامت یہ ہے کہ وہ صندوق تمہارے پاس آئے گا جس میں تمہارے رب کی طرف سے تمہارے سکون و اطمینان کا سامان ہے اور جس میں آل موسیٰ و ہارون کی چھوڑی ہوئی چیزیں ہیں جسے فرشتے اٹھائے ہوئے ہوں گے، اگر تم ایمان والے ہو تو یقینا اس میں تمہارے لیے بڑی نشانی ہے۔

۲۴۹۔جب طالوت لشکر لے کر روانہ ہوا تو اس نے کہا: اللہ ایک نہر سے تمہاری آزمائش کرنے والا ہے،پس جو شخص اس میں سے پانی پی لے وہ میرا نہیں اور جو اسے نہ چکھے وہ میرا ہو گا مگر یہ کہ کوئی صرف ایک چلو اپنے ہاتھ سے بھر لے(تو کوئی مضائقہ نہیں)پس تھوڑے لوگوں کے سوا سب نے اس (نہر)میں سے پانی پی لیا، پس جب طالوت اور اس کے ایمان والے ساتھی نہر

پار ہو گئے تو انہوں نے(طالوت سے) کہا: آج ہم میں جالوت اور اس کے لشکر کا مقابلہ کرنے کی طاقت نہیں ہے، مگر جو لوگ یہ یقین رکھتے تھے کہ انہیں خدا کے روبرو ہونا ہے وہ کہنے لگے :بسا اوقات ایک قلیل جماعت نے خدا کے حکم سے بڑی جماعت پر فتح حاصل کی ہے اور اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

۲۵۰۔اور جب وہ جالوت اور اس کے لشکر کے مقابلے پر نکلے تو کہنے لگے : پرورد گارا! ہمیں صبر سے لبریز فرما، ہمیں ثابت قدم رکھ اور قوم کفار پر ہمیں فتح یاب کر۔

۲۵۱۔ چنانچہ اللہ کے اذن سے انہوں نے کافروں کو شکست دی اور داؤد نے جالوت کو قتل کر دیا اور اللہ نے انہیں سلطنت و حکمت عطا فرمائی اور جو کچھ چاہا انہیں سکھا دیا اور اگر اللہ لوگوں میں سے بعض کا بعض کے ذریعے دفاع نہ فرماتا رہتا تو زمین میں فساد برپا ہو جاتا، لیکن اہل عالم پر اللہ کا بڑا فضل ہے۔

۲۵۲۔ یہ ہیں اللہ کی آیات جنہیں ہم حق کے ساتھ آپ پر تلاوت کرتے ہیں اور آپ یقینا مرسلین میں سے ہیں۔

۲۵۳۔ ان رسولوں میں سے ہم نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے، ان میں سے بعض ایسے ہیں جن سے اللہ ہمکلام ہوا اور اس نے ان میں سے بعض کے درجات بلند کیے اور ہم نے عیسیٰ بن مریم کو روشن نشانیاں عطا کیں اور ہم نے روح القدس سے ان کی تائید کی اور اگر اللہ چاہتا تو ان رسولوں کے آنے

اور روشن نشانیاں دیکھ لینے کے بعد یہ لوگ آپس میں نہ لڑتے، مگر انہوں نے اختلاف کیا، پس ان میں سے بعض تو ایمان لے آئے اور بعض نے کفر اختیار کیا اور اگر اللہ چاہتا تو یہ لوگ باہم نہ لڑتے، مگر اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

۲۵۴۔ اے ایمان والو !جو مال ہم نے تمہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرو قبل اس دن کے جس میں نہ تجارت کام آئے گی اور نہ دوستی کا فائدہ ہو گا اور نہ سفارش چلے گی اور ظالم وہی لوگ ہیں جنہوں نے کفر اختیار کیا۔

۲۵۵۔ اللہ وہ(ذات)ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ زندہ اور سب کا نگہبان ہے، اسے اونگھ آتی ہے اور نہ نیند، زمین اور آسمانوں میں جو کچھ ہے سب اسی کی ملکیت ہے، کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس کے حضور سفارش کر سکے؟ جو کچھ لوگوں کے روبرو اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے وہ ان سب سے واقف ہے اور وہ علم خدا میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کر سکتے مگر جس قدر وہ خود چاہے، اس کی کرسی آسمانوں اور زمین پر چھائی ہوئی ہے اور ان دونوں کی نگہداری اس کے لیے کوئی کار گراں نہیں ہے اور وہ بلند و بالا اور عظیم ذات ہے۔

۲۵۶۔ دین میں کوئی جبر و اکراہ نہیں، بتحقیق ہدایت اور ضلالت میں فرق نمایاں ہو چکا ہے، پس جو طاغوت کا انکار کرے اور اللہ پر ایمان لے آئے، بتحقیق اس نے نہ ٹوٹنے والا مضبوط سہارا تھام لیااور اللہ سب کچھ خوب سننے والا اور جاننے والا ہے ۔

۲۵۷۔ اللہ ایمان والوں کا کارساز ہے، وہ انہیں تاریکی سے روشنی کی طرف

نکال لاتا ہے اور کفر اختیار کرنے والوں کے سرپرست طاغوت ہیں جو انہیں روشنی سے تاریکی کی طرف لے جاتے ہیں، یہی جہنم والے ہیں، جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

۲۵۸۔ کیا آپ نے اس شخص کا حال نہیں دیکھا جس نے ابراہیم سے ان کے رب کے بارے میں اس بنا پر جھگڑا کیا کہ اللہ نے اسے اقتدار دے رکھا تھا؟ جب ابراہیم نے کہا: میرا رب وہ ہے جو زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے تو اس نے کہا: زندگی اور موت دینا میرے اختیار میں (بھی) ہے، ابراہیم نے کہا: اللہ تو سورج کو مشرق سے نکالتا ہے، تو اسے مغرب سے نکال کر دکھا، یہ سن کر وہ کافر مبہوت رہ گیا اور اللہ ظالموں کی راہنمائی نہیں کرتا۔

۲۵۹۔ یا اس شخص کی طرح جس کا ایک ایسی بستی سے گزر ہوا جو اپنی چھتوں کے بل گری ہوئی تھی تو اس نے کہا: اللہ اس (اجڑی ہوئی آبادی کو) مرنے کے بعد کس طرح دوبارہ زندگی بخشے گا؟ پس اللہ نے سو (۱۰۰) برس تک اسے مردہ رکھا پھر اسے دوبارہ زندگی دی، اس سے پوچھا: بتاؤ کتنی مدت (مردہ) رہے ہو؟ اس نے کہا: ایک دن یا اس سے کم، اللہ نے فرمایا (: نہیں) بلکہ سو (۱۰۰) برس (مردہ) پڑے رہے ہو، لہٰذا ذرا اپنے کھانے پینے کی چیزوں کو دیکھو جو سڑی نہیں اور اپنے گدھے کو بھی دیکھو اور ہم نے یہ اس لیے کیا ہے تاکہ ہم تمہیں لوگوں کے لیے نشانی بنائیں اور پھر ان ہڈیوں کو دیکھو کہ ہم انہیں کس طرح اٹھاتے ہیں پھر ان پر گوشت چڑھا دیتے ہیں، یوں جب اس پر حقیقت عیاں ہو گئی تو اس نے کہا: میں جانتا ہوں کہ اللہ ہر

چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

۲۶۰۔ اور(وہ واقعہ یاد کرو)جب ابراہیم نے کہا تھا : میرے پروردگار !مجھے دکھا کہ تو مردوں کو کیسے زندہ کرتا ہے، فرمایا : کیا آپ ایمان نہیں رکھتے ؟ کہا : ایمان تو رکھتا ہوں لیکن چاہتا ہوں کہ میرے دل کو اطمینان مل جائے، فرمایا : پس چار پرندوں کو پکڑ لو پھر ان کے ٹکڑے کرو پھر ان کا ایک ایک حصہ ہر پہاڑ پر رکھ دو پھر انہیں بلاؤ وہ تیزی سے آپ کے پاس چلے آئیں گے اور جان رکھو اللہ بڑا غالب آنے والا، حکمت والا ہے۔

۲۶۱۔ جو لوگ اپنا مال راہ خدا میں خرچ کرتے ہیں ان (کے مال)کی مثال اس دانے کی سی ہے جس کی سات بالیاں اگ آئیں جن میں سے ہر بالی کے اندر سو دانے ہوں اور اللہ جس(کے عمل)کو چاہتا ہے دگنا کر دیتا ہے، اللہ بڑا کشائش والا، دانا ہے۔

۲۶۲۔ جو لوگ اپنا مال راہ خدا میں خرچ کرتے ہیں اور خرچ کرنے کے بعد نہ احسان جتاتے ہیں نہ ایذا دیتے ہیں، ان کا صلہ ان کے پروردگار کے پاس ہے اور انہیں نہ کوئی خوف ہو گا اور نہ وہ محزون ہوں گے۔

۲۶۳۔ نرم کلامی اور درگزر کرنا اس خیرات سے بہتر ہے جس کے بعد (خیرات لینے والے کو) ایذا دی جائے اور اللہ بڑا بے نیاز بڑا بردبار ہے۔

۲۶۴۔ اے ایمان والو !اپنی خیرات کو احسان جتا کر اور ایذا دے کر اس شخص کی طرح برباد نہ کرو جو اپنا مال صرف لوگوں کو دکھانے کے لیے خرچ کرتا ہے اور وہ اللہ اور روز آخرت پر ایمان نہیں رکھتا، پس اس کے خرچ کی مثال

اس چٹان کی سی ہے جس پر تھوڑی سے مٹی ہو، پھر اس پر زور کا مینہ برسے اور اسے صاف کر ڈالے،(اس طرح)یہ لوگ اپنے اعمال سے کچھ بھی اجر حاصل نہ کر سکیں گے اور اللہ کافروں کی راہنمائی نہیں کرتا۔

۲٦۵۔ اور جو لوگ اپنا مال اللہ کی خوشنودی کی خاطر اور ثبات نفس سے خرچ کرتے ہیں، ان کی مثال اس باغ کی سی ہے جو اونچی جگہ پر واقع ہو، جس پر زور کا مینہ برسے تو دگنا پھل دے اور اگر تیز بارش نہ ہو تو ہلکی پھوار بھی کافی ہو جائے اور اللہ تمہارے اعمال کو خوب دیکھنے والا ہے ۔

۲٦٦۔ کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ اس کے لیے کھجوروں اور انگوروں کا ایک باغ ہو جس کے نیچے نہریں جاری ہوں اور اس کے لیے اس میں ہر قسم کے میوے موجود ہوں اور جب بڑھاپا آ جائے اور اس کے بچے بھی ناتواں ہوں تو ناگہاں یہ باغ ایک ایسے بگولے کی زد میں آجائے جس میں آگ ہو اور وہ جل جائے؟ اللہ یوں تمہارے لیے نشانیاں کھول کر بیان کرتا ہے شاید تم غور و فکر کرو۔

۲٦۷۔ اے ایمان والو !جومال تم کماتے ہو اور جو کچھ ہم نے تمہارے لیے زمین سے نکالا ہے اس میں سے عمدہ حصہ(راہ خدا میں)خرچ کرو اور اس میں سے ردی

چیز دینے کا قصد ہی نہ کرو اور(اگر کوئی وہی تمہیں دے تو)تم خود اسے لیناگوارانہ کروگے مگر یہ کہ چشم پوشی کر جاؤ اور جان رکھو کہ اللہ بڑا بے نیاز اور لائق ستائش ہے۔

۲۶۸۔ شیطان تمہیں تنگدستی کا خوف دلاتا ہے اور بے حیائی کی ترغیب دیتا ہے، جبکہ اللہ تم سے اپنی بخشش اور فضل کا وعدہ کرتا ہے اور اللہ بڑا صاحب وسعت، دانا ہے۔

۲۶۹۔ وہ جسے چاہتا ہے حکمت عطا فرماتا ہے اور جسے حکمت دی جائے گویا اسے خیر کثیر دیا گیا ہے اور صاحبان عقل ہی نصیحت قبول کرتے ہیں۔

۲۷۰۔ اور تم جو کچھ خرچ کرتے ہو یا نذر مانتے ہو اللہ کو اس کا علم ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ہے۔

۲۷۱۔ اگر تم علانیہ خیرات دو تو وہ بھی خوب ہے اور اگر پوشیدہ طور پر اہل حاجت کو دو تو یہ تمہارے حق میں زیادہ بہتر ہے اور یہ تمہارے کچھ گناہوں کا کفارہ ہو گا اور اللہ تمہارے اعمال سے خوب باخبر ہے۔

۲۷۲۔ آپ کے ذمے نہیں ہے کہ انہیں (جبراً) ہدایت دیں بلکہ خدا ہی جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور تم جو بھی مال خرچ کرو گے اس کا فائدہ تم ہی کو ہے اور تم صرف اللہ کی خوشنودی کے لیے خرچ کرو گے اور جو مال تم خرچ کرو گے تمہیں اس کا پورا اجر دیا جائے گا اور تمہارے ساتھ کوئی زیادتی نہیں ہو گی۔

۲۷۳۔ ان فقراء کے لیے (خرچ کرو) جو راہ خدا میں اس طرح گھر گئے ہیں کہ وہ (معیشت کے لیے) زمین میں دوڑ دھوپ نہیں کر سکتے، ناواقف لوگ ان کی حیا و عفت کی بنا پر انہیں مالدار خیال کرتے ہیں، حالانکہ ان کے قیافے سے تم ان (کی حاجت مندی) کو پہچان سکتے ہو، وہ تکرار کے ساتھ نہیں مانگتے

اور جو مال تم خرچ کرتے ہو اللہ اس سے خوب واقف ہے۔

۲۷۴۔ جو لوگ اپنا مال شب و روز پوشیدہ اور علانیہ طور پر خرچ کرتے ہیں ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے اور انہیں نہ کوئی خوف لاحق ہو گا اور نہ وہ محزون ہوں گے۔

۲۷۵۔ جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ بس اس شخص کی طرح اٹھیں گے جسے شیطان نے چھو کر حواس باختہ کیا ہو، اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں: تجارت بھی تو سود ہی کی طرح ہے، حالانکہ اللہ نے تجارت کو حلال اور سود کو حرام قرار دیا ہے، پس جس شخص تک اس کے پروردگار کی طرف سے نصیحت پہنچی اور وہ سود لینے سے باز آ گیا تو جو پہلے لے چکا وہ اسی کا ہو گا اور اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے اور جس نے اعادہ کیا تو ایسے لوگ جہنمی ہیں جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

۲۷۶۔ اللہ سود کو ناپائیدار اور خیرات کو بابرکت بنا دیتا ہے اور اللہ کسی ناشکرے گنہگار کو پسند نہیں کرتا۔

۲۷۷۔ البتہ جو لوگ ایمان لے آئیں اور نیک عمل بجا لائیں نیز نماز قائم کریں اور زکوۃ دیں ان کا اجر ان کے پروردگار کے پاس ہے اور ان کے لیے نہ تو کوئی خوف ہو گا اور نہ وہ رنجیدہ ہوں گے۔

۲۷۸۔ اے ایمان والو! اللہ کا خوف کرو اور جو سود (لوگوں کے ذمے) باقی ہے اسے چھوڑ دو اگر تم مومن ہو۔

۲۷۹۔ لیکن اگر تم نے ایسا نہ کیا تو اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے جنگ

کے لیے تیار ہو جاؤ اور اگر تم نے توبہ کر لی تو تم اپنے اصل سرمائے کے حقدار ہو، نہ تم ظلم کرو گے اور نہ تم پر ظلم کیا جائے گا.

۲۸۰۔اور (تمہارا قرضدار)اگر تنگدست ہو تو کشائش تک مہلت دو اور اگر سمجھو تو معاف کر دینا ہی تمہارے لیے بہتر ہے.

۲۸۱۔ اور اس دن کا خوف کرو جب تم اللہ کی طرف لوٹائے جاؤ گے پھر وہاں ہر شخص کو اس کے کیے کا پورا بدلہ مل جائے گا اور ان پر ظلم نہ ہو گا۔

۲۸۲۔ اے ایمان والو !جب کسی معینہ مدت کے لیے قرض کا معاملہ کرو تو اسے لکھ دیا کرو اور لکھنے والے کو چاہیے کہ تمہارے درمیان انصاف کے ساتھ تحریر کرے اور جسے اللہ نے لکھنا سکھایا اسے لکھنے سے انکار نہیں کرنا چاہیے، پس وہ دستاویز لکھے اور املا وہ شخص کرائے جس کے ذمے قرض ہے اور اسے اپنے رب یعنی اللہ سے ڈرنا چاہیے اور اس میں کسی قسم کی کمی نہیں کرنی چاہیے لیکن اگر قرضدار کم عقل یا ضعیف یا مضمون لکھوانے سے عاجز ہو تو اس کا ولی انصاف کے ساتھ املا کرائے، پھر تم لوگ اپنے میں سے دو مردوں کو گواہ بنا لو، اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتوں کو(گواہ بناؤ)جن گواہوں کو تم پسند کرو، تاکہ اگر ان میں سے ایک بھول جائے تو دوسری اسے یاد دلائے اور جب گواہی کے لیے گواہ طلب کیے جائیں تو انہیں انکار نہیں کرنا چاہیے اور قرض چھوٹا ہو یا بڑا مدت کے تعین کے ساتھ اسے لکھنے میں تساہل نہ برتو، یہ بات اللہ کے نزدیک قرین انصاف ہے اور گواہی کے لیے زیادہ مستحکم ہے اور اس سے تم اس بات کے زیادہ نزدیک ہو جاتے ہو کہ شک و

شبہ نہ کرو، مگر یہ کہ تم آپس میں جو دست بدست تجارتی معاملات کرتے ہو ان کے نہ لکھنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے، البتہ جب خرید و فروخت کیا کرو تو گواہ بنا لیا کرو اور کاتب اور گواہ کو نقصان نہ دیا جائے اور ایسا کرنا تمہاری نافرمانی ہے اور اللہ سے ڈرو اور اللہ تمہیں تعلیمات سے آراستہ فرماتا ہے اور اللہ تو ہر چیز کا خوب علم رکھنے والا ہے۔

۲۸۳۔ اور اگر تم حالت سفر میں ہو اور کوئی لکھنے والا میسر نہ آئے تو قبضے کے ساتھ رہن پر معاملہ کرو، اگر تم ایک دوسرے پر اعتبار کرو تو جس پر اعتبار کیا جائے اسے چاہیے کہ دوسرے کی امانت ادا کرے اور اپنے رب یعنی اللہ سے ڈرو اور شہادت نہ چھپاؤ اور جو شہادت چھپاتا ہے اس کا دل گناہگار ہوتا ہے اور اللہ تمہارے اعمال سے خوب آگاہ ہے۔

۲۸۴۔ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اللہ کا ہے اور تم اپنے دل کی باتیں ظاہر کرو یا چھپاؤ اللہ تم سے حساب لے گا پھر وہ جسے چاہے معاف کرے اور جسے چاہے عذاب دے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

۲۸۵۔ رسول اس کتاب پر ایمان رکھتا ہے جو اس پر اس کے رب کی طرف سے نازل ہوئی ہے اور سب مومنین بھی، سب اللہ اور اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں(اور وہ کہتے ہیں)ہم رسولوں میں تفریق کے قائل نہیں ہیں اور کہتے ہیں :ہم نے حکم سنا اور اطاعت قبول کی،پالنے والے ہم تیری بخشش کے طالب ہیں اور ہمیں تیری ہی طرف پلٹنا ہے۔

۲۸۶۔ اللہ کسی شخص پر اس کی طاقت سے زیادہ ذمے داری نہیں ڈالتا، ہر شخص جو نیک عمل کرتا ہے اس کا فائدہ اسی کو ہے اور جو بدی کرتا ہے اس کا انجام بھی اسی کو بھگتنا ہے، پروردگارا!ہم سے بھول چوک ہو گئی ہو تو اس کا مواخذہ نہ فرما، پروردگارا!ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جو تو نے ہم سے پہلوں پر ڈال دیا تھا، پروردگارا!ہم جس بوجھ کے اٹھانے کی طاقت نہیں رکھتے وہ ہمارے سر پر نہ رکھ، پروردگارا!ہمارے گناہوں سے درگزر فرما اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما، تو ہمارا مالک ہے، کافروں کے مقابلے میں ہماری نصرت فرما۔

۸-سورۂ انفال ۔ مدنی ۔ آیات ۷۵

بنام خدائے رحمن و رحیم

۱۔(اے رسول)لوگ آپ سے انفال کے متعلق پوچھتے ہیں، کہدیجیے:یہ انفال اللہ اور رسول کے ہیں، پس تم لوگ اللہ کا خوف کرو اور باہمی تعلقات مصالحانہ رکھو اور اگر تم مومن ہو تو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔

۲۔ مومن تو صرف وہ ہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل کانپ جاتے ہیں اور جب انہیں اس کی آیات پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو ان کے ایمان میں اضافہ ہوتا ہے اور وہ اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔

۳۔جو نماز قائم کرتے ہیں اور جو رزق ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے خرچ

کرتے ہیں۔

۴۔ یہی لوگ حقیقی مومن ہیں۔، ان کے لیے ان کے رب کے پاس درجات ہیں اور مغفرت اور باعزت روزی ہے۔

۵۔(انفال کے بارے میں صورت حال ویسے ہی ہے)جیسے آپ کے رب نے آپ کو حق کے ساتھ گھر سے(جنگ کے لیے)نکالا جبکہ(یہ امر)مومنوں کی ایک جماعت پر سخت گراں گزرا تھا۔

۶۔ حق ظاہر ہو چکنے کے بعد یہ لوگ آپ سے حق کے بارے میں الجھ رہے تھے گویا وہ موت کی طرف ہانکے جا رہے ہوں(جس کو)وہ دیکھ رہے ہوں۔

۷۔اور(وہ وقت یاد کرو)جب اللہ تم لوگوں سے وعدہ فرما رہا تھا کہ دو گروہوں میں سے ایک تمہارے ہاتھ آ جائے گا اور تم چاہتے تھے کہ غیر مسلح گروہ تمہارے ہاتھ آ جائے جب کہ اللہ چاہتا تھا کہ حق کو اپنے فرامین کے ذریعے ثبات بخشے اور کافروں کی جڑ کاٹ دے۔

۸۔تاکہ حق کو ثبات مل جائے اور باطل نابود ہو جائے خواہ مجرموں کو کتنا ہی ناگوار گزرے۔

۹۔(یاد کرو)جب تم اپنے پروردگار سے فریاد کر رہے تھے تو اس نے تمہاری سن لی اور فرمایا :میں یکے بعد دیگرے آنے والے ایک ہزار فرشتوں سے تمہاری مدد کروں گا۔

۱۰۔ اور اس مدد کو اللہ نے تمہارے لیے صرف بشارت اور اطمینان قلب کا باعث بنایا اور(یہ باور کرایا کہ)نصرت تو بس اللہ کی جانب سے ہے، بے

شک اللہ بڑا غالب آنے والا، حکمت والا ہے۔
۱۱۔(وہ وقت یاد کرو)جب اللہ اپنی طرف سے امن دینے کے لیے تم پر غنودگی طاری کر رہا تھا اور آسمان سے تمہارے لیے پانی برسا رہا تھا تاکہ اس سے تمہیں پاک کرے اور تم سے شیطانی نجاست دور کرے اور تمہارے دلوں کو مضبوط بنائے اور تمہارے قدم جمائے رکھے۔
۱۲۔(وہ وقت بھی یاد کرو)جب آپ کا رب فرشتوں کو وحی کر رہا تھا کہ تم ایمان والوں کو ثابت قدم رکھو میں تمہارے ساتھ ہوں، عنقریب میں کافروں کے دلوں میں رعب ڈالوں گا، لہٰذا تم ان کی گردنوں کے اوپر ضرب لگاؤ اور ان کے ہاتھ اورپاؤں کی پوروں پر وار کرو۔
۱۳۔یہ اس لیے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی اور جو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرے تو اللہ یقیناً سخت عذاب دینے والا ہے ۔
۱۴۔یہ ہے تمہاری سزا پس اسے چکھو اور بتحقیق کافروں کے لیے دوزخ کا عذاب ہے۔
۱۵۔اے ایمان والو !جب میدان جنگ میں کافروں سے تمہارا سامنا ہو جائے تو ان سے پیٹھ نہ پھیرنا ۔
۱۶۔اور جس نے اس روز اپنی پیٹھ پھیری مگر یہ کہ جنگی چال کے طور پر ہو یا کسی فوجی دستے سے جا ملنے کے لیے تو(کوئی حرج نہیں ورنہ)وہ اللہ کے غضب میں گرفتار ہو گیا اور اس کا ٹھکانا جہنم ہو گا اور وہ بہت بری جگہ ہے۔
۱۷۔پس انہیں تم نے قتل نہیں کیا بلکہ اللہ نے انہیں قتل کیا اور(اے

رسول)جب آپ کنکریاں پھینک رہے تھے اس وقت آپ نے نہیں بلکہ اللہ نے کنکریاں پھینکی تھیں تاکہ اپنی طرف سے مومنوں کو بہتر آزمائش سے گزارے بے شک اللہ سننے والا، جاننے والا ہے۔

۱۸۔ یہ تھی تمہاری بات اور رہی کافروں کی بات تو اللہ ان کی مکاری کا زور توڑ دینے والا ہے۔

۱۹۔(کافروں سے کہدو کہ)اگر تم فیصلہ چاہتے ہو تو فیصلہ تمہارے سامنے آ گیا اب اگر تم باز آ جاؤ تو تمہارے لیے بہتر ہے اور اگر تم نے(اس جرم کا) اعادہ کیا تو ہم بھی(اس سزا کا)اعادہ کریں گے اور تمہاری جماعت کثیر ہو بھی تو تمہارے کسی کام نہ آئے گی اور اللہ مومنوں کے ساتھ ہے۔

۲۰۔ اے ایمان والو !اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور حکم سننے کے بعد تم اس سے روگردانی نہ کرو۔

۲۱۔اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جنہوں نے یہ تو کہدیا کہ ہم نے سن لیا مگر درحقیقت وہ سنتے نہ تھے۔

۲۲۔ اللہ کے نزدیک تمام حیوانوں میں بدترین یقینا وہ بہرے گونگے ہیں جو عقل سے کام نہیں لیتے۔

۲۳۔ اور اگر اللہ ان میں بھلائی(کا مادہ)دیکھ لیتا تو انہیں سننے کی توفیق دیتا اور اگر انہیں سنوا دیتا تو وہ بے رخی کرتے ہوئے منہ پھیر لیتے۔

۲۴۔ اے ایمان والو !اللہ اور رسول کو لبیک کہو جب وہ تمہیں حیات آفرین باتوں کی طرف بلائیں اور جان لو کہ اللہ آدمی اور اس کے دل کے درمیان

حائل ہے اور یہ بھی کہ تم سب اسی کی طرف جمع کیے جاؤ گے۔

۲۵۔ اور اس فتنے سے بچو جس کی لپیٹ میں تم میں سے صرف ظلم کرنے والے ہی نہیں بلکہ (سب) آئیں گے اور یہ جان لو کہ اللہ سخت عذاب دینے والا ہے۔

۲۶۔اور (وہ وقت) یاد کرو جب تم تھوڑے تھے، تمہیں زمین میں کمزور سمجھا جاتا تھا اور تمہیں خوف رہتا تھا کہ مبادا لوگ تمہیں ناپید کر دیں تو اس نے تمہیں پناہ دی اور اپنی نصرت سے تمہیں تقویت پہنچائی اور تمہیں پاکیزہ روزی عطا کی تاکہ تم شکر کرو۔

۲۷۔اے ایمان والو !اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ خیانت نہ کرو اور اپنی امانتوں میں بھی خیانت نہ کرو درحالیکہ تم جانتے ہو۔

۲۸۔اور جان لو کہ تمہارے اموال اور تمہاری اولاد آزمائش ہیں اور بے شک اللہ ہی کے ہاں اجر عظیم ہے۔

۲۹۔ اے ایمان والو !اگر تم اللہ سے ڈرو تو وہ تمہیں (حق و باطل میں) تمیز کرنے کی طاقت عطا کرے گا اور تمہارے گناہوں کو مٹا دے گا اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

۳۰۔ اور (وہ وقت یاد کریں) جب یہ کفار آپ کے خلاف تدبیر سوچ رہے تھے کہ آپ کو قید کر دیں یا آپ کو قتل کر دیں یا آپ کو نکال دیں وہ اپنی چال سوچ رہے تھے اور اللہ اپنی تدبیر کر رہا تھا اور اللہ سب سے بہتر تدبیر کرنے والا ہے۔

۳۱۔اور جب انہیں ہماری آیات سنائی جاتی ہیں تو کہتے ہیں :ہم نے سن لیا ہے اگر ہم چاہیں تو ایسی باتیں ہم بھی بنا سکتے ہیں، یہ تو وہی داستان ہائے پارینہ ہیں۔

۳۲۔ اور(یہ بھی یاد کرو)جب انہوں نے کہا :اے اللہ !اگر یہ بات تیری طرف سے حق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا دے یا ہم پر کوئی دردناک عذاب نازل کر۔

۳۳۔اور اللہ ان پر عذاب نازل نہیں کرے گا جب تک آپ ان کے درمیان موجود ہیں اور نہ ہی اللہ انہیں عذاب دینے والا ہے جب وہ استغفار کر رہے ہوں۔

۳۴۔اور اللہ ان پر عذاب نازل کیوں نہ کرے جب کہ وہ مسجد الحرام کا راستہ روکتے ہیں حالانکہ وہ اس مسجد کے متولی نہیں ہیں؟ اس کے متولی تو صرف تقویٰ والے ہیں لیکن ان میں سے اکثر لوگ نہیں جانتے۔

۳۵۔اور خانہ کعبہ کے پاس ان کی نماز سیٹیاں اور تالیاں بجانے کے سوا کچھ نہ تھی پس اب اپنے کفر کے بدلے عذاب چکھو۔

۳۶۔جنہوں نے کفر اختیار کیا وہ اپنے اموال(لوگوں کو)راہ خدا سے روکنے کے لیے خرچ کرتے ہیں، ابھی مزید خرچ کرتے رہیں گے پھر یہی بات ان کے لیے باعث حسرت بنے گی پھر وہ مغلوب ہوں گے اور کفر کرنے والے جہنم کی طرف اکٹھے کیے جائیں گے۔

۳۷۔ تاکہ اللہ ناپاک کو پاکیزہ سے الگ کر دے اور ناپاکوں کو ایک دوسرے

کے ساتھ باہم ملا کر یکجا کر دے پھر اس ڈھیر کو جہنم میں جھونک دے، (دراصل)یہی لوگ خسارے میں ہیں۔

۳۸۔ کفار سے کہدیجیے کہ اگر وہ باز آ جائیں تو جو کچھ پہلے(ان سے سرزد)ہو چکا اسے معاف کر دیا جائے گا اور اگر انہوں نے(۔پچھلے جرائم کا)اعادہ کیا تو گزشتہ اقوام کے ساتھ جو کچھ ہوا وہ(ان کے بارے میں بھی)نافذ ہو گا۔

۳۹۔ اور تم لوگ کافروں سے جنگ کرو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین سارا اللہ کے لیے خاص ہوجائے، پھر اگر وہ باز آ جائیں تو اللہ یقینا ان کے اعمال کو خوب دیکھنے والا ہے۔

۴۰۔اور اگر وہ منہ پھیر لیں تو جان لو کہ اللہ تمہارا سرپرست ہے، جو بہترین سرپرست اور بہترین مدد گار ہے۔

۴۱۔ اور جان لو کہ جو غنیمت تم نے حاصل کی ہے اس کا پانچواں حصہ اللہ، اس کے رسول اور قریب ترین رشتے داروں اور یتیموں اور مساکین اور مسافروں کے لیے ہے، اگر تم اللہ پر اور اس چیز پر ایمان لائے ہو جو ہم نے فیصلے کے روز جس دن دونوں لشکر آمنے سامنے ہو گئے تھے اپنے بندے پر نازل کی تھی اور اللہ ہر شے پر قادر ہے۔

۴۲۔(وہ وقت یاد کرو)جب تم قریبی ناکے پر اور وہ دور کے ناکے پر تھے اور قافلہ تم سے نیچے کی جانب تھا اور اگر تم باہمی مقابلے کاعہد کر چکے ہوتے تب بھی مقررہ وقت میں تم ضرور اختلاف کرتے، لیکن(جو کچھ ہوا)وہ اس لیے تھا کہ اللہ اس امر کو پورا کرے جس کا فیصلہ کر چکا تھا تاکہ ہلاک ہونے والا

واضح دلیل کے ساتھ ہلاک ہو اور زندہ رہنے والا واضح دلیل کے ساتھ زندہ رہے اور یقینا اللہ خوب سننے والا، جاننے والا ہے۔

۴۳۔(وہ وقت یاد کرو)جب اللہ نے آپ کے خواب میں ان(کافروں کے لشکر کو)تھوڑا دکھلایا اور اگر آپ کو ان کی مقدار زیادہ دکھلاتا تو(اے مسلمانو)تم ہمت ہار جاتے اور اس معاملے میں جھگڑا شروع کر دیتے لیکن اللہ نے(تمہیں)بچا لیا، بیشک وہ دلوں کا حال خوب جانتا ہے۔

۴۴۔ اور(وہ وقت یا دکرو)جب تم مقابلے پر آ گئے تھے تو اللہ نے کافروں کو تمہاری نظروں میں تھوڑا کر کے دکھایا اور تمہیں بھی کافروں کی نظروں میں تھوڑا کر کے دکھایا تاکہ اللہ کو جو کام کرنا منظور تھا وہ کر ڈالے اور تمام معاملات کی بازگشت اللہ کی طرف ہے۔

۴۵۔ اے ایمان والو !جب کسی جماعت سے تمہارا مقابلہ ہو جائے تو ثابت قدم رہو اور کثرت سے اللہ کو یاد کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔

۴۶۔ اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور آپس میں نزاع نہ کرو ورنہ ناکام رہو گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی اور صبر سے کام لو، بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

۴۷۔ اور ان لوگوں کی طرح نہ ہونا جو اپنے گھروں سے اتراتے ہوئے اور لوگوں کو دکھانے کے لیے نکلے ہیں اور اللہ کا راستہ روکتے ہیں اور اللہ ان کے اعمال پر خوب احاطہ رکھتا ہے۔

۴۸۔اور جب شیطان نے ان کے اعمال ان کے لیے آراستہ کیے اور کہا: آج

لوگوں میں سے کوئی تم پر فتح حاصل کر ہی نہیں سکتا اور میں تمہارے ساتھ ہوں، پھر جب دونوں گروہوں کا مقابلہ ہوا تو وہ الٹے پاؤں بھاگ گیا اور کہنے لگا: میں تم لوگوں سے بیزار ہوں میں وہ کچھ دیکھ رہا ہوں جو تم نہیں دیکھتے رہے، میں تو اللہ سے ڈرتا ہوں اور اللہ یقینا سخت عذاب دینے والا ہے.

۴۹۔ جب (ادھر) منافقین اور جن کے دلوں میں بیماری تھی، کہ رہے تھے: انہیں تو ان کے دین نے دھوکہ دے رکھا ہے، جب کہ اگر کوئی اللہ پر بھروسہ رکھتا ہے تو اللہ یقینا بڑا غالب آنے والا حکمت والا ہے.

۵۰۔ اور کاش آپ (اس صورت حال کو) دیکھ لیتے جب فرشتے (مقتول) کافروں کی روحیں قبض کر رہے تھے، ان کے چہروں اور پشتوں پر ضربیں لگارہے تھے اور (کہتے جا رہے تھے) اب جلنے کا عذاب چکھو۔

۵۱۔ یہ عذاب تمہارے اپنے ہاتھوں آگے بھیجے ہوئے کا نتیجہ ہے اور یہ کہ اللہ بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہے۔

۵۲۔ ان کا حال فرعونیوں اور ان سے پہلوں کا سا ہے، انہوں نے اللہ کی نشانیوں کا انکار کیا تو اللہ نے ان کے گناہوں کے باعث انہیں پکڑ لیا، بیشک اللہ قوت والا، سخت عذاب دینے والا ہے۔

۵۳۔ ایسا اس لیے ہوا کہ اللہ جو نعمت کسی قوم کو عنایت فرماتا ہے اس وقت تک اسے نہیں بدلتا جب تک وہ خود اسے نہیں بدلتے اور یہ کہ اللہ خوب سننے والا، جاننے والا ہے۔

۵۴۔ جیسے فرعون والوں اور ان سے پہلوں کا حال ہے، انہوں اپنے رب کی

نشانیوں کو جھٹلایا تو ہم نے ان کے گناہوں کے سبب انہیں ہلاکت میں ڈال دیا اور فرعونیوں کو غرق کر دیا، کیونکہ وہ سب ظالم تھے۔

۵۵۔ یقینا اللہ کے نزدیک زمین پر چلنے والوں میں بدترین وہ لوگ ہیں جو کافر ہیں، پس وہ ایمان نہیں لائیں گے۔

۵۶۔ جس سے آپ نے عہد لیا پھر وہ اپنے عہد کو ہر بار توڑ ڈالتے ہیں اور وہ ڈرتے نہیں ہیں۔

۵۷۔ اگر آپ لڑائی میں ان پر غالب آ جائیں تو (انہیں کڑی سزا دے کر) ان کے ذریعے بعد میں آنے والوں کو بھگا دیں اس طرح شاید یہ عبرت حاصل کریں۔

۵۸۔ اور اگر آپ کو کسی قوم سے خیانت کا خوف ہو تو ان کا عہد اسی طرح مسترد کر دیں جیسے انہوں نے کیا ہے، بیشک اللہ خیانت کاروں کو دوست نہیں رکھتا۔

۵۹۔ کفار یہ خیال نہ کریں کہ وہ بچ نکلے ہیں، وہ (ہمیں) عاجز نہ کر سکیں گے۔

۶۰۔ اور ان (کفار) کے مقابلے کے لیے تم سے جہاں تک ہو سکے طاقت مہیا کرو اور پلے ہوئے گھوڑوں کو (مستعد) رکھو تا کہ تم اس سے اللہ کے اور اپنے دشمنوں نیز دوسرے دشمنوں کو خوفزدہ کرو جنہیں تم نہیں جانتے اللہ انہیں جانتا ہے اور راہ خدا میں جو کچھ تم خرچ کرو گے وہ تمہیں پورا دیا جائے گا اور تم پر زیادتی نہ ہو گی۔

۶۱۔ اور (اے رسول) اگر وہ صلح و آشتی کی طرف مائل ہو جائیں تو آپ بھی

مائل ہو جایئے اور اللہ پر بھروسا کیجیے۔ یقینا وہ خوب سننے والا، جاننے والا ہے۔
۶۲۔اور اگر وہ آپ کو دھوکہ دینا چاہیں تو آپ کے لیے یقینا اللہ کافی ہے،
وہی تو ہے جس نے اپنی نصرت اور مومنین کے ذریعے آپ کو قوت بخشی ہے۔
۶۳۔اور اللہ نے ان کے دلوں میں الفت پیدا کی ہے، اگر آپ روئے زمین کی ساری دولت خرچ کرتے تو بھی ان کے دلوں میں الفت پیدا نہیں کر سکتے تھے لیکن اللہ نے ان(کے دلوں)کو جوڑ دیا، یقینا اللہ بڑا غالب آنے والا، حکمت والا ہے۔

۶۴۔اے نبی ! آپ کے لیے اور آپ کی اتباع کرنے والے مومنین کے لیے اللہ کافی ہے۔

۶۵۔ اے نبی ! مومنوں کو جنگ کی ترغیب دیں، اگر تم میں بیس صابر(جنگجو) ہوں تو وہ دو سو(کافروں)پر غالب آ جائیں گے اور اگر تم میں سو افراد ہوں تو وہ ایک ہزار کافروں پر غالب آ جائیں گے کیونکہ وہ ایسے لوگ ہیں جو سمجھتے نہیں ہیں۔

۶۶۔ اب اللہ نے تم لوگوں سے ہلکا کر دیا ہے چونکہ اللہ کو علم ہوا ہے کہ اب تم میں کمزوری آ گئی ہے لہٰذا اب اگر تم میں سو صابر افراد ہوں تو وہ دو سو پر غالب آئیں گے اور اگر تم میں ایک ہزار ہوں تو دو ہزار پر باذن خدا غالب آئیں گے اور اللہ صابروں کے ساتھ ہے۔

۶۷۔ یہ کسی نبی کے شایان نہیں ہے کہ زمین میں دشمن کو کچل دینے سے پہلے اس کے پاس قیدی ہوں، تم لوگ دنیاوی مفاد چاہتے ہو جب کہ اللہ(تمہارے

لیے)آخرت چاہتا ہے، یقینا اللہ بڑا غالب آنے والا، حکمت والا ہے۔
۶۸۔ اگر اللہ کی طرف سے ایک بات لکھی نہ جا چکی ہوتی تو جو کچھ تم نے لیا ہے اس کی تمہیں بڑی سزا ہو جاتی۔
۶۹۔ بہرحال اب تم نے جومال حاصل کیا ہے اسے حلال اور پاکیزہ طور پر کھاؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو، یقینا اللہ بڑا بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔
۷۰۔اے نبی !جو قیدی تمہارے قبضے میں ہیں ان سے کہدیں کہ اگر اللہ کو علم ہوا کہ تمہارے دلوں میں کوئی اچھائی ہے تو جو تم سے(فدیہ میں)لیا گیا ہے وہ تمہیں اس سے بہتر عطا کرے گا اور تمہیں معاف کرے گا اور اللہ بڑا بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔
۷۱۔ اور اگر یہ لوگ آپ سے خیانت کرنا چاہیں تو اس سے پہلے وہ اللہ کے ساتھ خیانت کر چکے ہیں پس اس نے انہیں(آپ کے)قابو میں کر دیا اور اللہ خوب جاننے والا،حکمت والا ہے۔
۷۲۔ بے شک جو لوگ ایمان لائے اور وطن سے ہجرت کر گئے اور انہوں نے اپنے اموال سے اور اپنی جانوں سے راہ خدا میں جہاد کیااور جن لوگوں نے پناہ دی اور مدد کی وہ آپس میں ایک دوسرے کے ولی ہیں اور جو لوگ ایمان تو لائے مگر انہوں نے ہجرت نہیں کی تو ان کی ولایت سے تمہارا کو ئی تعلق نہیں ہے جب تک وہ ہجرت نہ کریں، البتہ اگر انہوں نے دینی معاملے میں تم لوگوں سے مدد مانگی تو ان کی مدد کرنا تم پر اس وقت فرض ہے جب یہ مدد کسی ایسی قوم کے خلاف نہ ہو جن کے اور تمہارے درمیان معاہدہ ہے

اور اللہ تمہارے اعمال پر خوب نظر رکھتا ہے۔

۷۳۔ اور جنہوں نے کفر کیا ہے وہ ایک دوسرے کے مدد گار ہیں، اگر تم لوگ اس(دستور)پر عمل نہ کروگے تو زمین میں فتنہ اور بڑا فسادبرپا ہو گا۔

۷۴۔اور جو لوگ ایمان لائے اور مہاجرت کی اور راہ خدا میں جہاد کیا نیز جنہوں نے(ہجرت کرنے والوں کو)پناہ دی اور مدد کی وہی سچے مومن ہیں،ان کے لیے مغفرت اور باعزت رزق ہے۔

۷۵۔ اور جو لوگ بعد میں ایمان لائے اور ہجرت کی اور تمہارے ہمراہ جہاد کیا وہ بھی تم میں شامل ہیں اور اللہ کی کتاب میں خونی رشتہ دار ایک دوسرے کے زیادہ حقدار ہیں، بے شک اللہ ہر چیز کا خوب علم رکھتا ہے ۔

۳-سورۂ آل عمران ۔ مدنی ۔ آیات ۲۰۰

بنام خدائے رحمن و رحیم

۱۔ الف ۔ لام ۔ میم۔

۲۔ اللہ وہ ذات ہے جس کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں جو زندہ(اور کائنات کا)زبردست نگہدار ہے۔

۳۔ اس نے حق پر مبنی ایک کتاب(اے رسول)آپ پر نازل کی جو سابقہ کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے اور اس نے توریت و انجیل کو نازل کیا۔

۴۔ اس سے پہلے انسانوں کی ہدایت کے لیے اور فرقان(حق و باطل میں امتیاز کرنے والا قانون)نازل فرمایا، جنہوں نے اللہ کی آیات کا انکار کیا ان کے لیے سخت عذاب ہے، اللہ بڑا غالب آنے والا، خوب بدلہ لینے والا ہے۔

۵۔ زمین و آسمان کی کوئی چیز اللہ سے یقینا پوشیدہ نہیں ہے۔

٦۔ وہی تو ہے جو(ماؤں کے) رحموں میں جیسی چاہتاہے تمہاری تصویر بناتا ہے، اس غالب آنے والے، حکمت کے مالک کے سوا کوئی معبود نہیں۔

۷۔وہی ذات ہے جس نے آپ پر وہ کتاب نازل فرمائی جس کی بعض آیات محکم(واضح)ہیں وہی اصل کتاب ہیں اور کچھ متشابہ ہیں، جن کے دلوں میں کجی ہے وہ فتنہ اور تاویل کی تلاش میں متشابہات کے پیچھے پڑے رہتے ہیں، جب کہ اس کی(حقیقی)تاویل تو صرف خدا اور علم میں راسخ مقام رکھنے والے ہی جانتے ہیں جو کہتے ہیں :ہم اس پر ایمان لے آئے ہیں، یہ سب کچھ ہمارے رب کی طرف سے ہے اور نصیحت تو صرف عقل مند ہی قبول کرتے ہیں۔

۸۔ ہمارے پروردگار !جب تو نے ہمیں ہدایت بخشی ہے تو اس کے بعد ہمارے دلوں کو کجی میں مبتلا نہ کر اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت عنایت فرما، یقینا تو بڑا عطا فرمانے والا ہے۔

۹۔ہمارے پروردگار !بلاشبہ تو اس روز سب لوگوں کو جمع کرنے والا ہے جس کے آنے میں کوئی شبہ نہیں، بے شک اللہ وعدہ خلافی نہیں کرتا۔

۱۰۔جو لوگ کافر ہو گئے ہیں ان کے اموال و اولاد انہیں اللہ سے ہرگز کچھ بھی بے نیاز نہیں بنائیں گے اور یہ لوگ دوزخ کے ایندھن ہوں گے۔

۱۱۔ ان کا حال بھی فرعونیوں اور ان سے پہلے لوگوں کا سا ہو گا جنہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا، پس اللہ نے انہیں ان کے گناہوں کی وجہ سے گرفت میں لے لیا اور اللہ سخت عذاب دینے والا ہے.

۱۲۔(اے رسول)جنہوں نے انکار کیا ہے ان سے کہدیجیے :تم عنقریب مغلوب ہو جاؤ گے اور جہنم کی طرف اکھٹے کیے جاؤ گے اور وہ بدترین ٹھکانا ہے۔

۱۳۔ تمہارے لیے ان دو گروہوں میں جو(جنگ بدر کے دن)باہم مقابل ہوئے ایک نشانی تھی، ایک گروہ اللہ کی راہ میں لڑ رہا تھا اور دوسرا کافر تھا وہ (کفار)ان(مسلمانوں)کو اپنی آنکھوں سے اپنے سے دگنا مشاہدہ کر رہے تھے اور خدا جسے چاہتا ہے اپنی نصرت سے اس کی تائید کرتا ہے، صاحبان بصیرت کے لیے اس واقعے میں یقینا بڑی عبرت ہے۔

۱۴۔ لوگوں کے لیے خواہشات نفس کی رغبت مثلاً عورتیں، بیٹے، سونے اور چاندی کے ڈھیر لگے خزانے، عمدہ گھوڑے ، مویشی اور کھیتی زیب و زینت بنا دی گئی ہیں، یہ سب دنیاوی زندگی کے سامان ہیں اور اچھا انجام تو اللہ ہی کے پاس ہے۔

۱۵۔ کہدیجیے: کیا میں تمہیں اس سے بہتر چیز بتاؤں؟ جو لوگ تقویٰ اختیار کرتے ہیں ان کے لیے ان کے رب کے پاس باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے نیز ان کے لیے پاکیزہ بیویاں اور اللہ کی خوشنودی ہو گی اور اللہ بندوں پر خوب نگاہ رکھنے والا ہے۔

۱۶۔ یہ وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں :ہمارے رب !بلاشبہ ہم ایمان لائے،پس ہمارے گناہ بخش دے اور ہمیں آتش جہنم سے بچا۔

۱۷۔ یہ لوگ صبر کرنے والے، راست باز، مشغول عبادت رہنے والے، خرچ کرنے والے اور سحر(کے اوقات)میں طلب مغفرت کرنے والے ہیں۔

۱۸۔ اللہ نے خود شہادت دی ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور فرشتوں اور اہل علم نے بھی یہی شہادت دی،وہ عدل قائم کرنے والا ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ بڑا غالب آنے والا، حکمت والا ہے۔

۱۹۔ اللہ کے نزدیک دین صرف اسلام ہے اور جنہیں کتاب دی گئی انہوں نے علم حاصل ہو جانے کے بعد آپس کی زیادتی کی وجہ سے اختلاف کیا اور جو اللہ کی نشانیوں کا انکار کرتا ہے تو بے شک اللہ(اس سے)جلد حساب لینے والا ہے.

۲۰۔(اے رسول)اگر یہ لوگ آپ سے جھگڑا کریں تو ان سے کہدیجیے :میں نے اور میری اتباع کرنے والوں نے تو اللہ کے آگے سر تسلیم خم کیا ہے اور پھر اہل کتاب اور ناخواندہ لوگوں سے پوچھیے :کیا تم نے بھی تسلیم کیاہے؟ اگر یہ لوگ تسلیم کر لیں تو ہدایت یافتہ ہو جائیں اور اگر منہ موڑ لیں تو آپ کی ذمے داری تو صرف پیغام پہنچا دینا ہے اور اللہ اپنے بندوں پر خوب نظر رکھنے والا ہے۔

۲۱۔ جو لوگ اللہ کی آیات کا انکار کرتے ہیں اور انبیاء کو ناحق قتل کرتے ہیں اور لوگوں میں سے انصاف کا حکم دینے والوں کو بھی قتل کرتے ہیں انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیں۔

۲۲۔ ایسے لوگوں کے اعمال دنیا و آخرت میں برباد ہو گئے اور ان کا کوئی مددگار نہیں۔

۲۳۔ کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ جنہیں کتاب کا ایک حصہ دیا گیاہے انہیں کتاب خدا کی طرف بلایا جاتا ہے تاکہ وہ ان کے درمیان فیصلہ کرے تو ان میں سے ایک فریق کج ادائی کرتے ہوئے منہ پھیر لیتا ہے۔

۲۴۔ ان کا یہ رویہ اس لیے ہے کہ وہ کہتے ہیں: جہنم کی آگ ہمیں چند روز کے سوا چھو نہیں سکتی اور جو کچھ یہ بہتان تراشی کرتے رہے ہیں اس نے انہیں اپنے دین کے بارے میں دھوکے میں رکھا ہے۔

۲۵۔ پس اس دن ان کا کیا حال ہو گا جب ہم ان سب کو جمع کریں گے جس کے آنے میں کوئی شبہ نہیں اور ہر شخص اپنے اعمال کا پورا بدلہ پائے گا اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔

۲۶۔ کہدیجیے :اے اللہ! (اے) مملکت (ہستی) کے مالک تو جسے چاہے حکومت دیتا ہے اور جس سے چاہے حکومت چھین لیتا ہے اور تو جسے چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور جسے چاہے ذلیل کر دیتا ہے بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے، بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

۲۷۔ تو رات کو دن اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے، اور تو ہی جاندار سے بے جان اور بے جان سے جاندار پیدا کرتا ہے اور تو جسے چاہتا ہے بے حساب رزق دیتا ہے ۔

۲۸۔ مومنوں کو چاہیے کہ وہ اہل ایمان کو چھوڑ کر کافروں کو سرپرست نہ

بنائیں اور جو کوئی ایسا کرے، اس کا اللہ سے کوئی تعلق نہیں، ہاں اگر تم ان (کے ظلم)سے بچنے کے لیے کوئی طرز عمل اختیار کرو(تو اس میں مضائقہ نہیں)اور اللہ تمہیں اپنے(غضب)سے ڈراتا ہے اور بازگشت اللہ ہی کی طرف ہے۔

۲۹۔ کہدیجیے:جو بات تمہارے سینوں میں ہے اسے خواہ تم پوشیدہ رکھو یا ظاہر کرو اللہ بہرحال اسے جانتا ہے نیز آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے وہ بھی اس کے علم میں ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

۳۰۔ اس دن ہر شخص اپنا نیک عمل حاضر پائے گا، اسی طرح ہر برا عمل بھی، (اس روز)انسان یہ تمنا کرے گا کہ کاش یہ دن اس سے بہت دور ہوتا اور اللہ تمہیں اپنے(غضب)سے ڈراتا ہے اور اللہ اپنے بندوں پر بڑا مہربان ہے۔

۳۱۔ کہدیجیے :اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہاری خطاؤں سے درگزر فرمائے گا اور اللہ نہایت بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔

۳۲۔ کہدیجیے :اللہ اور رسول کی اطاعت کرو، پس اگر وہ لوگ روگردانی کریں تو اللہ کافروں سے محبت نہیں کرتا۔

۳۳۔ بے شک اللہ نے آدم، نوح، آل ابراہیم اور آل عمران کو تمام عالمین پر برگزیدہ فرمایا ہے۔

۳۴۔ وہ اولاد جو ایک دوسرے کی نسل سے ہیں اور اللہ خوب سننے والا، جاننے والا ہے۔

۳۵۔(وہ وقت یاد کرو)جب عمران کی عورت نے کہا :پروردگارا !جو(بچہ)
میرے شکم میں ہے اسے تیری نذر کرتی ہوں، وہ(اور باتوں سے)آزاد ہو گا ،
تو میری طرف سے قبول فرما،بے شک تو بڑاسننے والا، جاننے والا ہے۔
۳٦۔ پھر جب اسے جن چکی تو کہنے لگی :مالک میں نے لڑکی جنی اور اللہ بہتر
جانتا ہے کہ اس(مادرمریم)نے کیا جنااور لڑکا اس لڑکی جیسا نہیں ہو سکتا تھا
اور میں نے اس(لڑکی)کا نام مریم رکھا اور میں اسے اور اس کی اولاد کو
شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتی ہوں۔
۳۷۔ چنانچہ اس کے رب نے اس کی نذر(لڑکی)کو بوجہ احسن قبول فرمایا اور
اس کی بہترین نشو و نما کا اہتمام کیا اور زکریا کو اس کا سرپرست بنا دیا، جب
زکریا اس کے حجرۂ عبادت میں جاتے تو اس کے پاس طعام موجود پاتے،پوچھا:
اے مریم !یہ(کھانا)تمہارے پاس کہاں سے آتا ہے؟وہ کہتی ہے :اللہ کے
ہاں سے، بیشک خدا جسے چاہتا ہے بے حساب رزق دیتا ہے۔
۳۸۔اس مقام پر زکریانے اپنے رب کو پکارا، کہا :پروردگارا !مجھے اپنی عنایت
سے صالح اولاد عطا کر، یقینا تو ہی دعا سننے والا ہے۔
۳۹۔چنانچہ جب وہ حجرۂ عبادت میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے تو فرشتوں نے
آواز دی:اللہ تجھے یحییٰ کی بشارت دیتا ہے جو کلمہ اللہ کی طرف سے ہے وہ اس
کی تصدیق کرنے والا، سیادت کا مالک، خواہشات پر ضبط رکھنے والا، نبوت کے
مقام پر فائز اور صالحین میں سے ہو گا۔
۴۰۔ زکریا بولے :پروردگارا !میرے ہاں لڑکا کہاں سے پیدا ہو گا جبکہ میں تو

سن رسیدہ ہو چکا ہوں اور میری عورت بانجھ ہے، اللہ نے فرمایا: ایسا ہی ہو گا اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

۴۱۔ عرض کیا: پالنے والے! میرے لیے کوئی نشانی مقرر فرما، اللہ نے فرمایا: تمہاری نشانی یہ ہو گی کہ تم تین دن تک لوگوں سے اشارے کے علاوہ بات نہ کرو گے اور اپنے رب کو خوب یاد کرو اور صبح و شام اس کی تسبیح کرتے رہو۔

۴۲۔اور(وہ وقت یاد کرو)جب فرشتوں نے کہا: اے مریم! بیشک اللہ نے تمہیں برگزیدہ کیا ہے اور تمہیں پاکیزہ بنایا ہے اور تمہیں دنیا کی تمام عورتوں پر برگزیدہ کیا ہے۔

۴۳۔ اے مریم! اپنے رب کی اطاعت کرو اور سجدہ کرتی رہو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرتی رہو۔

۴۴۔ یہ غیب کی خبریں ہم آپ کو وحی کے ذریعہ بتا رہے ہیں اور آپ تو ان کے پاس موجود نہ تھے جب وہ اپنے قلم پھینک رہے تھے کہ ان میں سے کون مریم کی سرپرستی کرے اور نہ ہی آپ ان کے پاس(اس وقت)موجود تھے جب وہ جھگڑ رہے تھے۔

۴۵۔ جب فرشتوں نے کہا: اے مریم! اللہ تجھے اپنی طرف سے ایک کلمے کی بشارت دیتا ہے جس کا نام مسیح عیسیٰ بن مریم ہو گا، وہ دنیا و آخرت میں آبرومند ہو گا اور مقرب لوگوں میں سے ہو گا۔

۴۶۔ اور وہ لوگوں سے گہوارے میں اور بڑی عمر میں گفتگو کرے گا اور صالحین میں سے ہو گا۔

۴۷۔ مریم نے کہا: پروردگارا! میرے ہاں لڑکا کس طرح ہو گا؟ مجھے تو کسی شخص نے چھوا تک نہیں، فرمایا: ایسا ہی ہو گا اللہ جو چاہتا ہے خلق فرماتا ہے، جب وہ کسی امر کا ارادہ کر لیتا ہے تو اس سے کہتا ہے ہو جا تو وہ ہو جاتا ہے۔

۴۸۔ اور (اللہ) اسے کتاب و حکمت اور توریت و انجیل کی تعلیم دے گا۔

۴۹۔ اور (وہ) بنی اسرائیل کی طرف بھیجے گئے رسول کی حیثیت سے (کہے گا): میں تمہارے پروردگار کی طرف سے نشانی لے کر تمہارے پاس آیا ہوں، (وہ یہ کہ) میں تمہارے سامنے مٹی سے پرندے کی شکل کا مجسمہ بناتا ہوں اور اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ خدا کے حکم سے پرندہ بن جاتا ہے اور میں اللہ کے حکم سے مادر زاد اندھے اور برص کے مریض کو تندرست اور مردے کو زندہ کرتا ہوں اور میں تم لوگوں کو بتاتا ہوں کہ تم کیا کھاتے ہو اور اپنے گھروں میں کیا جمع کر کے رکھتے ہو، اگر تم صاحبان ایمان ہو تو اس میں تمہارے لیے نشانی ہے۔

۵۰۔ اور اپنے سے پیشتر آنے والی توریت کی تصدیق کرتا ہوں اور جو چیزیں تم پر حرام کر دی گئی تھیں ان میں سے بعض کو تمہلے لیے حلال کرنے آیا ہوں اور میں تمہارے رب کی طرف سے نشانی لے کر تمہارے پاس آیا ہوں، لہٰذا اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔

۵۱۔ بیشک اللہ میرا رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے لہٰذا تم اس کی بندگی کرو، یہی سیدھا راستہ ہے۔

۵۲۔ جب عیسیٰ نے محسوس کیا کہ وہ لوگ کفر اختیار کر رہے ہیں تو بولے: اللہ

کی راہ میں کون میرا مددگار ہو گا؟ حواریوں نے کہا: ہم اللہ کے مددگار ہیں، ہم اللہ پر ایمان لائے ہیں اور آپ گواہ رہیں کہ ہم فرمانبردار ہیں۔

۵۳۔ ہمارے پروردگار! جو تو نے نازل فرمایا اس پر ہم ایمان لائے اور ہم نے رسول کی پیروی قبول کی پس ہمارا نام بھی گواہوں کے ساتھ لکھ دے۔

۵۴۔ ان لوگوں نے (عیسیٰ کے قتل کی) تدابیر سوچیں اور اللہ نے (بھی جوابی) تدبیر فرمائی اور اللہ بہترین تدبیر کرنے والا ہے۔

۵۵۔ جب اللہ نے فرمایا: اے عیسیٰ اب میں تمہاری مدت پوری کر رہا ہوں اور تمہیں اپنی طرف اٹھانے والا ہوں اور تمہیں کافروں (کی ناپاک سازشوں) سے پاک کرنے والا ہوں اور جو لوگ تمہاری پیروی کریں گے انہیں قیامت تک کفر اختیار کرنے والوں پر بالادست رکھوں گا، پھر تم لوگوں کو میری طرف لوٹ کر آنا ہے، پھر اس وقت میں تمہارے درمیان (ان باتوں کا) فیصلہ کروں گا جن میں تم اختلاف کرتے رہے ہو۔

۵۶۔ پس جنہوں نے کفر اختیار کیا ان کو دنیا و آخرت میں سخت عذاب دوں گا اور ان کا کوئی فریاد رس نہ ہو گا۔

۵۷۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے اللہ انہیں ان کا پورا صلہ دے گا اور اللہ ظالموں سے ہرگز محبت نہیں کرتا۔

۵۸۔ یہ اللہ کی نشانیاں اور حکمت بھری نصیحتیں ہیں جو ہم آپ کو پڑھ کر سنا رہے ہیں۔

۵۹۔ بیشک اللہ کے نزدیک عیسیٰ کی مثال آدم کی سی ہے کہ اس نے پہلے اسے

مٹی سے خلق کیا، پھر اسے حکم دیا: ہو جا اور وہ ہو گیا۔

۶۰۔ حق آپ کے رب کی طرف سے ہے، پس آپ شک کرنے والوں میں سے نہ ہوں۔

۶۱۔ آپ کے پاس علم آجانے کے بعد بھی اگر یہ لوگ(عیسیٰ کے بارے میں)آپ سے جھگڑا کریں تو آپ کہدیں : آؤ ہم اپنے بیٹوں کو بلاتے ہیں اور تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ، ہم اپنی بیٹیوں کو بلاتے ہیں اور تم اپنی بیٹیوں کو بلاؤ، ہم اپنے نفسوں کو بلاتے ہیں اور تم اپنے نفسوں کو بلاؤ، پھر دونوں فریق اللہ سے دعا کریں کہ جو جھوٹا ہو اس پر اللہ کی لعنت ہو۔

۶۲۔ یقیناً یہ برحق واقعات ہیں اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بیشک اللہ ہی کی ذات غالب آنے والی اور باحکمت ہے۔

۶۳۔ اگر یہ لوگ(قبول حق سے)پھر جائیں تو اللہ مفسدوں کو یقیناً خوب جانتا ہے۔

۶۴۔ کہدیجیے: اے اہل کتاب !اس کلمے کی طرف آ جاؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے ، وہ یہ کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور اس کے ساتھ کسی بھی چیز کو شریک نہ بنائیں اور اللہ کے سوا آپس میں ایک دوسرے کو اپنا رب نہ بنائیں، پس اگر نہ مانیں تو ان سے کہدیجیے : گواہ رہو ہم تو مسلم ہیں۔

۶۵۔ اے اہل کتاب !تم ابراہیم کے بارے میں کیوں نزاع کرتے ہو حالانکہ توریت اور انجیل تو ابراہیم کے بعد نازل ہوئی ہیں؟ کیا تم عقل نہیں رکھتے؟

۶۶۔ جن باتوں میں تمہیں کچھ علم تھا ان میں تو تم نے جھگڑا کر ہی لیا، اب تم ایسی باتوں میں کیوں جھگڑتے ہو جن کا تمہیں کچھ بھی علم نہیں؟ اور(یہ ساری باتیں)اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

۶۷۔ ابراہیم نہ یہودی تھے نہ عیسائی بلکہ وہ یکسوئی کے ساتھ مسلم تھے اور وہ مشرکین میں سے ہرگز نہ تھے۔

۶۸۔ ابراہیم سے نسبت رکھنے کا سب سے زیادہ حق ان لوگوں کو پہنچتا ہے جنہوں نے ان کی پیروی کی اور اب یہ نبی اور ایمان لانے والے(زیادہ حق رکھتے ہیں)اور اللہ ایمان رکھنے والوں کا حامی اور کارساز ہے۔

۶۹۔ اہل کتاب کا ایک گروہ چاہتا ہے کہ تمہیں گمراہ کر دے، دراصل وہ اپنے آپ کو گمراہ کر رہے ہیں مگر وہ شعور نہیں رکھتے۔

۷۰۔ اے اہل کتاب ! تم اللہ کی آیات کا کیوں انکار کرتے ہو حالانکہ تم خود ان کا مشاہدہ کر رہے ہو؟

۷۱۔ اے اہل کتاب !تم جان بوجھ کر حق کو باطل کے ساتھ کیوں خلط کرتے ہو اور حق کو چھپاتے ہو؟

۷۲۔ اور اہل کتاب کا ایک گروہ(آپس میں)کہتا ہے : ایمان لانے والوں پر جو کتاب نازل ہوئی ہے اس پر صبح ایمان لاؤ اور شام کو انکار کر دو شاید وہ (مسلمان)برگشتہ ہو جائیں۔

۷۳۔ اور(یہ لوگ آپس میں کہتے ہیں)اپنے دین کے پیروکاروں کے سوا کسی کی بات نہ مانو، کہدیجیے :ہدایت تو بے شک وہ ہے جو اللہ کی طرف سے ہو،

(لیکن اہل کتاب باہم یہ کہتے ہیں): کہیں ایسا نہ ہو جیسی چیز تمہیں ملی ہے ویسی کسی اور کو مل جائے یا وہ تمہارے رب کے حضور تمہارے خلاف حجت قائم کر لیں، ان سے کہہ دیجیے: فضل تو بے شک اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے وہ جسے چاہے عطا فرمائے، اور اللہ بڑی وسعت والا، جاننے والا ہے.

۷۴۔ وہ جسے چاہتا ہے اپنی رحمت سے مختص کرتا ہے اور اللہ عظیم فضل والا ہے.

۷۵۔ اور اہل کتاب میں کوئی ایسا بھی ہے کہ اگر آپ اسے ڈھیر دولت کا امین بنا دیں تو وہ آپ کو لوٹا دے گا، البتہ ان میں کوئی ایسا بھی ہے جسے اگر آپ ایک دینار کا بھی امین بنا دیں تو وہ آپ کو ادا نہیں کرے گا جب تک آپ اس کے سر پر کھڑے نہ رہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں: ناخواندہ (غیر یہودی) لوگوں کے بارے میں ہم پر کوئی ذمے داری نہیں ہے اور وہ جان بوجھ کر اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں۔

۷۶۔ ہاں! (حکم خدا تو یہ ہے کہ) جو بھی اپنا عہد پورا کرے اور تقویٰ اختیار کرے تو اللہ تقویٰ والوں کو یقینا دوست رکھتا ہے.

۷۷۔ بے شک جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کو تھوڑی قیمت پر بیچ ڈالتے ہیں ان کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے اور اللہ قیامت کے دن ان سے نہ تو کلام کرے گا اور نہ ان کی طرف نگاہ کرے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا بلکہ ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

۷۸۔ اور (اہل کتاب میں) یقینا کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو کتاب پڑھتے ہوئے

اپنی زبان کو اس طرح پھیرتے ہیں کہ تمہیں یہ خیال گزرے کہ یہ خود کتاب کی عبارت ہے حالانکہ وہ کتاب سے متعلق نہیں اور وہ کہتے ہیں: یہ اللہ کی جانب سے ہے حالانکہ یہ اللہ کی جانب سے نہیں ہوتی اور وہ جان بوجھ کر اللہ کی طرف جھوٹی نسبت دیتے ہیں۔

۷۹۔ کسی انسان کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ اللہ تو اسے کتاب، حکمت اور نبوت عطا فرمائے پھر وہ لوگوں سے کہے: اللہ کی بجائے میرے بندے بن جاؤ بلکہ (وہ تو یہ کہے گا): جو تم (اللہ کی) کتاب کی تعلیم دیتے ہو اور جو کچھ پڑھتے ہو اس کا تقاضا یہ ہے کہ تم سچے ربانی بن جاؤ۔

۸۰۔ اور وہ تمہیں فرشتوں اور پیغمبروں کو رب بنانے کا حکم نہیں دے گا، کیا (ایک نبی) تمہیں مسلمان ہوجانے کے بعد کفر اختیار کرنے کا حکم دے سکتا ہے؟

۸۱۔ اور جب اللہ نے پیغمبروں سے عہد لیا کہ جب میں تمہیں کتاب اور حکمت عطا کر دوں پھر آئندہ کوئی رسول تمہارے پاس آئے اور جو کچھ تمہارے پاس ہے اس کی تصدیق کرے تو تمہیں اس پر ضرور ایمان لانا ہو گا اور ضرور اس کی مدد کرنا ہو گی، پھر اللہ نے پوچھا: کیا تم اس کا اقرار کرتے ہو اور میری طرف سے (عہد کی) بھاری ذمہ داری لیتے ہو؟ انہوں نے کہا: ہا ں! ہم نے اقرار کیا، اللہ نے فرمایا: پس تم گواہ رہو اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں۔

۸۲۔ پس اس کے بعد جو (اپنے عہد سے) پھر جائیں وہی لوگ فاسق ہیں۔

۸۳۔ کیا یہ لوگ اللہ کے دین کے سوا کسی اور دین کے خواہاں ہیں؟حالانکہ آسمانوں اور زمین کی موجودات نے چار و ناچار اللہ کے آگے سر تسلیم خم کیے ہیں اور سب کو اسی کی طرف پلٹنا ہے۔

۸۴۔ کہدیجیے :ہم اللہ پر ایمان لائے ہیں اور جو ہماری طرف نازل ہوا ہے اس پر بھی نیز ان(باتوں)پر بھی جو ابراہیم، اسماعیل، اسحاق، یعقوب اور ان کی اولاد پر نازل ہوئی ہیں اور جو تعلیمات موسیٰ و عیسیٰ اور باقی نبیوں کو اپنے رب کی طرف سے ملی ہیں(ان پر ایمان لائے ہیں)،ہم ان کے درمیان کسی تفریق کے قائل نہیں ہیں اور ہم تو اللہ کے تابع فرمان ہیں۔

۸۵۔اور جو شخص اسلام کے سوا کسی اور دین کا خواہاں ہو گا وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گااور ایسا شخص آخرت میں خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہو گا۔

۸۶۔ اللہ کیونکر اس قوم کو ہدایت کرے جو ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئی ہے حالانکہ وہ گواہی دے چکے تھے یہ رسول برحق ہے اور ساتھ ہی اس کے پاس روشن دلائل بھی آ گئے تھے اور ایسے ظلم کے مرتکب ہونے والوں کو اللہ ہدایت نہیں کرتا۔

۸۷۔ان لوگوں کی سزا یہ ہے کہ ان پر اللہ، فرشتوں اور انسانوں سب کی لعنت ہے۔

۸۸۔ وہ ہمیشہ اس لعنت میں گرفتار رہیں گے، نہ ان کے عذاب میں تخفیف ہو گی اور نہ ہی انہیں مہلت دی جائے گی۔

۸۹۔سوائے ان لوگوں کے جنہوں نے اس کے بعد توبہ کی اور اصلاح کر لی، پس اللہ بڑا بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔

۹۰۔ جنہوں نے ایمان لانے کے بعد کفر اختیار کیا پھر وہ اپنے کفر میں بڑھتے چلے گئے ان کی توبہ ہرگز قبول نہ ہو گی، اور یہی لوگ گمراہ ہیں۔

۹۱۔ جنہوں نے کفر اختیار کیا اور کفر کی حالت میں مر گئے ان میں سے کسی سے اس قدر سونا بھی، جس سے روئے زمین بھر جائے، ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اگرچہ وہ اسے فدیہ میں دے دیں، ایسے لوگوں کے لیے دردناک عذاب ہو گا اور ان کی مدد کرنے والے نہ ہوں گے۔

۹۲۔ جب تک تم اپنی پسند کی چیزوں میں سے خرچ نہ کرو تب تک کبھی نیکی کو نہیں پہنچ سکتے اور جو کچھ تم خرچ کرتے ہو یقینا اللہ اس سے خوب باخبر ہے۔

۹۳۔ بنی اسرائیل کے لیے کھانے کی ساری چیزیں حلال تھیں بجز ان چیزوں کے جو اسرائیل نے توریت نازل ہونے سے پہلے خود اپنے اوپر حرام کر لی تھیں، کہدیجیے :اگر تم سچے ہو تو توریت لے آؤ اور اسے پڑھو۔

۹۴۔ اس کے بعد بھی جنہوں نے اللہ کی طرف جھوٹی نسبت دی وہی لوگ ظالم ہیں.

۹۵۔ کہدیجیے :اللہ نے سچ فرمایا، پس تم یکسوئی سے دین ابراہیمی کی پیروی کرو اور ابراہیم مشرکین میں سے نہ تھے۔

۹۶۔سب سے پہلا گھر جولوگوں (کی عبادت) کے لیے بنایا گیا وہ وہی ہے جو مکہ

میں ہے جو عالمین کے لیے بابرکت اور راہنما ہے ۔

۹۷۔ اس میں واضح نشانیاں ہیں(مثلاً)مقام ابراہیم اور جو اس میں داخل ہوا وہ امان والاہو گیااور لوگوں پر اللہ کا حق ہے کہ جو اس گھر تک جانے کی استطاعت رکھتا ہو وہ اس گھر کا حج کرے اور جو کوئی اس سے انکار کرتا ہے تو (اس کا اپنا نقصان ہے)اللہ تو عالمین سے بے نیاز ہے۔

۹۸۔ کہہ دیجیے :اے اہل کتاب !تم اللہ کی نشانیوں کا انکار کیوں کرتے ہو جب کہ اللہ تمہارے اعمال کا مشاہدہ کرنے والا ہے۔

۹۹۔ کہہ دیجیے : اے اہل کتاب ! تم ایمان لانے والوں کو راہ خدا سے کیوں روکتے ہو؟ تم چاہتے ہو اس راہ میں کجی آئے حالانکہ تم خود اس پر شاہد ہو (کہ وہ راہ راست پر ہیں)اور اللہ تمہاری حرکتوں سے غافل نہیں ہے۔

۱۰۰۔اے ایمان والو !اگر تم نے اہل کتاب میں سے کسی ایک گروہ کی بات مان لی تو وہ تمہارے ایمان لانے کے بعد تمہیں کافر بنا دیں گے۔

۱۰۱۔ اور تم کس طرح پھر کفر اختیار کر سکتے ہو جبکہ تمہیں اللہ کی آیات سنائی جا رہی ہیں اور تمہارے درمیان اللہ کا رسول بھی موجود ہے؟ اور جو اللہ سے متمسک ہو جائے وہ راہ راست ضرور پا لے گا۔

۱۰۲۔اے ایمان والو !اللہ کا خوف کرو جیسا کہ اس کا خوف کرنے کا حق ہے اور جان نہ دینا مگر اس حال میں کہ تم مسلم ہو۔

۱۰۳۔ اور تم سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ نہ ڈالو اور تم اللہ کی اس نعمت کو یاد کرو کہ جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو

اللہ نے تمہارے دلوں میں الفت ڈالی اور اس کی نعمت سے تم آپس میں بھائی بھائی بن گئے اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے تک پہنچ گئے تھے کہ اللہ نے تمہیں اس سے بچا لیا، اس طرح اللہ اپنی آیات کھول کر تمہارے لیے بیان کرتا ہے تاکہ تم ہدایت حاصل کرو۔

۱۰۴۔اور تم میں ایک جماعت ایسی ضرور ہونی چاہیے جو نیکی کی دعوت اور بھلائی کا حکم دے اور برائیوں سے روکے اور یہی لوگ نجات پانے والے ہیں۔

۱۰۵۔ اور تم ان لوگوں کی طرح نہ ہونا جو واضح دلائل آجانے کے بعد بٹ گئے اور اختلاف کا شکار ہوئے اور ایسے لوگوں کے لیے بڑا عذاب ہو گا۔

۱۰۶۔ قیامت کے دن کچھ لوگ سرخرو اور کچھ لوگ سیاہ رو ہوں گے، پس رو سیاہ لوگوں سے کہا جائے گا: کیا تم نے ایمان لانے کے بعد کفر اختیار کیا؟ پس اب اپنے اس کفر کے بدلے عذاب چکھو۔

۱۰۷۔ اور جن کے چہرے روشن ہوں گے وہ اللہ کی رحمت میں ہو ں گے، جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

۱۰۸۔ یہ ہیں اللہ کی نشانیاں جو صحیح انداز میں ہم آپ کو سنا رہے ہیں اور اللہ اہل عالم پر ظلم نہیں کرنا چاہتا۔

۱۰۹۔ اور آسمانوں اور زمین کی ساری چیزوں کا مالک اللہ ہے اور تمام معاملات کی بازگشت اللہ ہی کی طرف ہے۔

۱۱۰۔تم بہترین امت ہو جو لوگوں(کی اصلاح)کے لیے پیدا کیے گئے ہو تم

نیکی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو اور اگر اہل کتاب ایمان لے آتے تو خود ان کے لیے بہتر تھا۔ اگرچہ ان میں سے کچھ لوگ ایمان والے ہیں لیکن ان کی اکثریت فاسق ہے۔

۱۱۱۔ یہ لوگ ایذا رسانی کے سوا تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے اور اگر تمہارے ساتھ لڑائی کی نوبت آئی تو یہ تمہیں پیٹھ دکھا کر بھاگ جائیں گے، پھر انہیں کہیں سے مدد نہیں ملے گی۔

۱۱۲۔ یہ جہاں بھی ہوں گے ذلت و خواری سے دوچار ہوں گے ، مگر یہ کہ اللہ کی پناہ سے اور لوگوں کی پناہ سے متمسک ہو جائیں اور یہ اللہ کے غضب میں مبتلا رہیں گے اور ان پر محتاجی مسلط کر دی گئی ہے، یہ سب اس وجہ سے ہوا کہ وہ اللہ کی آیات کا انکار کرتے تھے اور انبیاء کو ناحق قتل کرتے تھے۔ ان (جرائم کے ارتکاب) کا سبب یہ ہے کہ وہ نافرمانی اور زیادتی کرتے تھے۔

۱۱۳۔ سب برابر نہیں ہیں، اہل کتاب میں کچھ (لوگ) ایسے بھی ہیں جو (حکم خدا پر) قائم ہیں، رات کے وقت آیات خدا کی تلاوت کرتے ہیں اور سر بسجود ہوتے ہیں۔

۱۱۴۔ وہ اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے، نیک کاموں کا حکم دیتے، برائیوں سے روکتے اور بھلائی کے کاموں میں جلدی کرتے ہیں اور یہی صالح لوگوں میں سے ہیں۔

۱۱۵۔ اور یہ لوگ نیکی کا جو بھی کام انجام دیں گے اس کی ناقدری نہ ہو گی اور اللہ تقویٰ والوں کو خوب جانتا ہے۔

۱۱۶۔ جنھوں نے کفر اختیار کیا ہے اللہ کے مقابلے میں ان کے اموال اور اولاد بلاشبہ کسی کام نہ آئیں گے اور یہ لوگ جہنمی ہیں، جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

۱۱۷۔ وہ اس دنیاوی زندگی میں جو کچھ خرچ کرتے ہیں اس کی مثال اس ہوا کی سی ہے جس میں تیز سردی ہو اور وہ ان لوگوں کی کھیتی پر چلے جنھوں نے خود اپنے اوپر ظلم کیا ہے اور اسے تباہ کر دے اور اللہ نے ان پر کچھ بھی ظلم نہیں کیابلکہ یہ خود اپنے آپ پر ظلم کرتے ہیں۔

۱۱۸۔ اے ایمان والو !اپنوں کے سوا دوسروں کو اپنا رازدار نہ بناؤ یہ لوگ تمہارے خلاف شر پھیلانے میں کوئی کوتاہی نہیں کرتے، جس بات سے تمھیں کوئی تکلیف پہنچے وہی انہیں بہت پسند ہے، کبھی تو(ان کے دل کے کینہ و) بغض کا اظہار ان کے منہ سے بھی ہوتا ہے، لیکن جو(بغض و کینہ)ان کے سینوں میں پوشیدہ ہے وہ کہیں زیادہ ہے، بتحقیق ہم نے آیات کو واضح کر کے تمہارے لیے بیان کیا ہے۔ اگر تم عقل رکھتے ہو۔

۱۱۹۔ تم لوگ تو اس طرح کے ہو کہ ان سے محبت رکھتے ہو جب کہ وہ تم سے محبت نہیں رکھتے حالانکہ تم پوری(آسمانی)کتاب کو مانتے ہو(مگر تمہاری کتاب کو نہیں مانتے)اور جب وہ تم سے ملتے ہیں توکہتے ہیں:ہم ایمان لے آئے ہیں اورجب خلوت میں جاتے ہیں تو تم پر غصے کے مارے انگلیاں کاٹ لیتے ہیں، ان سے کہدیجیے :تم اپنے غصے میں جل مرو، یقینا اللہ سینوں کے راز خوب جانتا ہے۔

۱۲۰۔اگر تمہیں آسودگی میسر آتی ہے تو(وہ)انہیں بری لگتی ہے اور اگر تم پر کوئی مصیبت آتی ہے تو وہ اس پر خوش ہوتے ہیں اور اگر تم صبر کرو اور تقوی اختیار کرو تو ان کی فریب کاری تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتی، بے شک اللہ ان کے تمام اعمال پر احاطہ رکھتا ہے۔

۱۲۱۔ اور(اے رسول !وہ وقت یاد کرو) جب آپ صبح سویرے اپنے گھر والوں کے پاس سے نکل کر ایمان والوں کو جنگ کے لیے مختلف مورچوں پر متعین کر رہے تھے اور اللہ خوب سننے والا، جاننے والا ہے۔

۱۲۲۔(یہ اس وقت کی بات ہے)جب تم میں سے دو گروہ بزدلی دکھانے پر آمادہ ہو گئے تھے حالانکہ اللہ ان کا مددگار تھا اور مومنین کو چاہیے کہ اللہ پر توکل کریں۔

۱۲۳۔ بتحقیق بدر میں اللہ نے تمہاری مدد کی جب تم کمزور تھے،پس اللہ سے ڈرو تاکہ شکر گزار بن جاؤ۔

۱۲۴۔ جب آپ مومنین سے کہ رہے تھے :کیا تمہارے لیے کافی نہیں ہے کہ تمہارا پروردگار تین ہزار فرشتے نازل فرما کر تمہاری مدد کرے ؟

۱۲۵۔ہاں اگر تم صبر کرو اور تقویٰ اختیار کرو تو دشمن جب بھی تم پر اچانک حملہ کر دے تمہارارب اسی وقت پانچ ہزار نشان زدہ فرشتوں سے تمہاری مدد کرے گا۔

۱۲۶۔ اور یہ بات اللہ نے صرف تمہاری خوشی اور اطمینان قلب کے لیے کی ہے، اور فتح و نصرت صرف اللہ ہی کی جانب سے ہے جو بڑا غالب آنے والا ،

حکمت والا ہے۔

۱۲۷۔(اس مدد کا مقصد یہ ہے کہ)کافروں کے ایک دستے کو کاٹ دے یا انہیں ذلیل و خوار کر دے تاکہ وہ نامراد پسپا ہو جائیں۔

۱۲۸۔(اے رسول)اس بات میں آپ کا کوئی دخل نہیں، چاہے تو اللہ انہیں معاف کرے اور چاہے تو سزا دے کیونکہ یہ لوگ ظالم ہے۔

۱۲۹۔اور آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اس کامالک اللہ ہے، اللہ جسے چاہے بخش دے اور جسے چاہے عذاب دے اور اللہ بڑا بخشنے والا، خوب رحم کرنے والا ہے۔

۱۳۰۔ اے ایمان والو !کئی گنا بڑھا چڑھا کر سود نہ کھایا کرو اور اللہ سے ڈرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔

۱۳۱۔ اور اس آگ سے بچو جو کافروں کے لیے تیار کی گئی ہے۔

۱۳۲۔ اور اللہ اور رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پررحم کیا جائے۔

۱۳۳۔اور اپنے رب کی بخشش اور اس جنت کی طرف جانے میں سبقت لو جس کی وسعت آسمانوں اور زمین کے برابر ہے، جو اہل تقویٰ کے لیے آمادہ کی گئی ہے۔

۱۳۴۔(ان متقین کے لیے)جو خواہ آسودگی میں ہوں یا تنگی میں ہر حال میں خرچ کرتے ہیں اور غصے کو پی جاتے ہیں اور لوگوں سے درگزر کرتے ہیں اور اللہ احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

۱۳۵۔اور جن سے کبھی نازیبا حرکت سرزد ہو جائے یاوہ اپنے آپ پر ظلم کر

بیٹھیں تو اسی وقت خدا کو یاد کرتے ہیں اور اپنے گناہوں کی معافی چاہتے ہیں
اور اللہ کے سوا گناہوں کا بخشنے والا کون ہے؟ اور وہ جان بوجھ کر اپنے کیے پر
اصرار نہیں کرتے ہیں۔

۱۳۶۔ ایسے لوگوں کی جزا ان کے رب کی مغفرت اور وہ باغات ہیں جن کے
نیچے نہریں بہتی ہوں گی،جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے اور(نیک)عمل کرنے والوں
کے لیے کیا ہی خوب جزا ہے۔

۱۳۷۔تم سے پہلے مختلف روشیں گزر چکی ہیں پس تم روئے زمین پر چلو پھرو
اور دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا۔

۱۳۸۔ یہ(عام)لوگوں کے لیے ایک واضح بیان ہے اور اہل تقویٰ کے لیے
ہدایت اور نصیحت ہے۔

۱۳۹۔ہمت نہ ہارو اور غم نہ کرو کہ تم ہی غالب رہوگے بشرطیکہ تم مومن ہو۔

۱۴۰۔ اگر تمہیں کوئی زخم لگا ہے تو تمہارے دشمن کو بھی ویسا ہی زخم لگ چکا
ہے اور یہ ہیں وہ ایام جنہیں ہم لوگوں کے درمیان گردش دیتے رہتے ہیں
اوراس طرح اللہ دیکھنا چاہتا ہے کہ مومن کون ہیں اور چاہتا ہے کہ تم میں
سے کچھ کو گواہ کے طور پر لیا جائے،کیونکہ اللہ ظالموں کو دوست نہیں رکھتا۔

۱۴۱۔نیز اللہ ایمان والوں کو چھانٹنا اور کافروں کو نابود کرنا چاہتا ہے ۔

۱۴۲۔ کیا تم(لوگ)یہ سمجھتے ہو کہ جنت میں یونہی چلے جاؤ گے حالانکہ ابھی
اللہ نے یہ دیکھا ہی نہیں کہ تم میں سے جہاد کرنے والے اور صبر کرنے
والے کون ہیں؟

۱۴۳۔ اور موت کے سامنے آنے سے قبل تو تم مرنے کی تمنا کر رہے تھے، سو اب وہ تمہارے سامنے ہے جسے تم دیکھ رہے ہو۔

۱۴۴۔ اور محمد (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) تو بس رسول ہی ہیں، ان سے پہلے اور بھی رسول گزر چکے ہیں، بھلا اگر یہ وفات پا جائیں یا قتل کر دیے جائیں تو کیا تم الٹے پاؤں پھر جاؤ گے؟ اور جو الٹے پاؤں پھر جائے گا وہ اللہ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا، اور اللہ عنقریب شکر گزاروں کو جزا دے گا۔

۱۴۵۔ اور کوئی جاندار اذن خدا کے بغیر نہیں مر سکتا، اس نے (موت کا) وقت مقرر کر کے لکھ رکھا ہے اور جو (شخص اپنے اعمال کا) صلہ دنیا میں چاہے گا اسے ہم دنیا میں دیں گے اور جو آخرت کے ثواب کا خواہاں ہو گا اسے آخرت میں دیں گے اور ہم عنقریب شکر گزاروں کو اچھا صلہ دیں گے۔

۱۴۶۔ اور کتنے ہی ایسے نبی گزرے ہیں جن کی ہمراہی میں بہت سے اللہ والوں نے جنگ لڑی لیکن اللہ کی راہ میں آنے والی مصیبتوں کی وجہ سے نہ وہ بد دل ہوئے نہ انہوں نے کمزوری دکھائی اور نہ وہ خوار ہوئے اور اللہ تو صابروں کو دوست رکھتا ہے۔

۱۴۷۔ اور ان کی دعا صرف یہ تھی: ہمارے پروردگار! ہمارے گناہوں سے اور ان زیادتیوں سے درگزر فرما جو ہم نے اپنے معاملات میں کی ہیں اور ہمیں ثابت قدم رکھ اور کافروں کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔

۱۴۸۔ چنانچہ اللہ نے انہیں دنیا کا ثواب بھی دیا اور آخرت کا بہتر ثواب بھی عطا کیا اور اللہ نیکی کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

۱۴۹۔اے ایمان والو !اگر تم نے کافروں کی اطاعت کی تو وہ تمہیں الٹا پھیر دیں گے پھر تم بڑے خسارے میں پڑ جاؤ گے۔

۱۵۰۔در اصل اللہ ہی تمہارا کارساز ہے اور وہی بہترین مدد گار ہے۔

۱۵۱۔ ہم عنقریب کافروں کے دلوں میں رعب بٹھائیں گے کیونکہ یہ اللہ کے ساتھ شرک کرتے ہیں جس کی اللہ نے کوئی سند نازل نہیں کی اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ ظالموں کے لیے برا ٹھکانا ہے۔

۱۵۲۔اور بے شک اللہ نے تم سے جو وعدہ کیا تھا وہ پورا کیا جب تم اللہ کے حکم سے کفار کو قتل کر رہے تھے یہاں تک کہ تم خود کمزور پڑ گئے اور امر (رسول)میں تم نے باہم اختلاف کیا اور اس کی نافرمانی کی جب کہ اللہ نے تمہاری پسند کی بات(فتح و نصرت)بھی تمہیں دکھا دی تھی، تم میں سے کچھ طالب دنیا تھے اور کچھ آخرت کے خواہاں، پھر اللہ نے تمہیں کافروں کے مقابلے میں پسپا کر دیا تاکہ تمہارا امتحان لے اور اللہ نے تمہارا قصور معاف کر دیا اور اللہ ایمان والوں پر بڑا فضل کرنے والا ہے۔

۱۵۳۔(یاد کرو)جب تم چڑھائی کی طرف بھاگے جا رہے تھے اور کسی کو پلٹ کر نہیں دیکھ رہے تھے، حالانکہ رسول تمہارے پیچھے تمہیں پکار رہے تھے، نتیجے کے طور پر اللہ نے تمہیں غم(رسول)کی پاداش میں غم دیا تاکہ جو چیز تمہارے ہاتھ سے جائے اور جو مصیبت تم پر نازل ہو اس پر تمہیں دکھ نہ ہو اور اللہ تمہارے اعمال سے خوب باخبر ہے۔

۱۵۴۔ پھر جب اس غم کے بعد تم پر امن و سکون نازل فرمایا تو تم میں سے

ایک گروہ تو اونگھنے لگا، جب کہ دوسرے گروہ کو اپنی جانوں کی پڑی ہوئی تھی، وہ ناحق اللہ پر زمانہ جاہلیت والی بدگمانیاں کر رہے تھے، کہ رہے تھے: کیا اس امر میں ہمارا بھی کوئی حصہ ہے؟ کہدیجیے: سارا اختیار اللہ کے ہاتھ میں ہے، یہ لوگ جو بات اپنے اندرچھپائے رکھتے ہیں اسے آپ پر ظاہر نہیں کرتے، وہ کہتے ہیں: اگر(قیادت میں)ہمارا کچھ دخل ہوتا تو ہم یہاں مارے نہ جاتے، کہدیجیے: اگر تم اپنے گھروں میں ہوتے تو بھی جن کے مقدر میں قتل ہونا لکھا ہے وہ خود اپنے مقتل کی طرف نکل پڑتے اور یہ(جو کچھ ہوا وہ اس لیے تھا) کہ جو کچھ تمہارے سینوں میں ہے اللہ اسے آزمائے اور جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اسے چھانٹ کر واضح کر دے اور اللہ دلوں کا حال خوب جانتا ہے۔

۱۵۵۔ دونوں فریقوں کے مقابلے کے روز تم میں سے جو لوگ پیٹھ پھیر گئے تھے بلاشبہ ان کی اپنی بعض کرتوتوں کی وجہ سے شیطان نے انہیں پھسلا دیا تھا، تاہم اللہ نے انہیں معاف کر دیا، یقینا اللہ بڑا درگزر کرنے والا، بردبار ہے۔

۱۵۶۔ اے ایمان والو !کافروں کی طرح نہ ہونا جو اپنے عزیز و اقارب سے، جب وہ سفر یا جنگ پر جاتے ہیں توکہتے ہیں: اگر وہ ہمارے پاس ہوتے تو نہ مرتے اور نہ قتل ہوتے، اللہ ایسی باتوں کو ان کے دلوں میں حسرت پیدا کرنے کے لیے سبب بنا دیتا ہے، ورنہ حقیقتاً مارنے اور جلانے والا تو اللہ ہی ہے اور ساتھ تمہارے اعمال کا خوب مشاہدہ کرنے والا بھی اللہ ہی ہے.

۱۵۷۔ اور اگر تم راہ خدا میں مارے جاؤ یا مر جاؤ تو اللہ کی طرف سے جو

بخشش اور رحمت تمہیں نصیب ہو گی وہ ان سب سے بہت بہتر ہے جو وہ لوگ جمع کرتے ہیں.

۱۵۸۔اور اگر تم مر جاؤ یا مارے جاؤ آخرکار اللہ کی بارگاہ میں اکھٹے کیے جاؤ گے۔

۱۵۹۔(اے رسول)یہ مہر الٰہی ہے کہ آپ ان کے لیے نرم مزاج واقع ہوئے اور اگر آپ تندخو اور سنگدل ہوتے تو یہ لوگ آپ کے پاس سے منتشر ہو جاتے، پس ان سے درگزر کریں اور ان کے لیے مغفرت طلب کریں اور معاملات میں ان سے مشورہ کر لیا کریں پھر جب آپ عزم کر لیں تو اللہ پر بھروسہ کریں، بے شک اللہ بھروسہ کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

۱۶۰۔(مسلمانو)! اگر اللہ تمہاری مدد کرے تو پھر کوئی تم پر غالب نہیں آ سکتا اور اللہ تمہارا ساتھ چھوڑ دے تو اس کے بعد کون ہے جو تمہاری مدد کو پہنچے، لہٰذا ایمان والوں کو چاہیے کہ وہ صرف اللہ پر بھروسا کریں۔

۱۶۱۔ اور کسی نبی سے یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ خیانت کرے اور جو کوئی خیانت کرتا ہے وہ قیامت کے دن اپنی خیانت کی ہوئی چیز کو(اللہ کے سامنے)حاضر کرے گا، پھر ہر شخص کو اس کے اعمال کا پورا بدلہ دیا جائے گا اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔

۱۶۲۔ کیا جو شخص اللہ کی خوشنودی کا تابع ہو وہ اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جو اللہ کے غضب میں گرفتار ہو اور جس کا ٹھکانا جہنم ہو؟ اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے۔

۱۶۳۔ اللہ کے نزدیک ان کے لیے درجات ہیں اور اللہ ان کے اعمال کو خوب دیکھنے والا ہے۔

۱۶۴۔ ایمان والوں پر اللہ نے بڑا احسان کیا کہ ان کے درمیان انہی میں سے ایک رسول بھیجا جو انہیں اس کی آیات پڑھ کر سناتا ہے اور انہیں پاکیزہ کرتااور انہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے جب کہ اس سے پہلے یہ لوگ صریح گمراہی میں مبتلا تھے۔

۱۶۵۔(مسلمانو) !جب تم پر ایک مصیبت پڑی تو تم کہنے لگے :یہ کہاں سے آئی؟ جبکہ اس سے دگنی مصیبت تم(فریق مخالف پر)ڈال چکے ہو، کہدیجیے :یہ خود تمہاری اپنی لائی ہوئی مصیبت ہے، بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

۱۶۶۔ اور دونوں فریقوں کے درمیان مقابلے کے روز تمہیں جومصیبت پہنچی وہ اللہ کے اذن سے تھی اور(اس لیے بھی کہ)اللہ دیکھناچاہتا تھا کہ مومن کون ہیں۔

۱۶۷۔ اور یہ بھی دیکھنا چاہتا تھا کہ نفاق کرنے والے کون ہیں،جب ان سے کہا گیا :آؤ اللہ کی راہ میں جنگ کرو یا دفاع کرو تو وہ کہنے لگے :اگر ہمیں علم ہوتا کہ(طریقے کی)جنگ ہو رہی ہے تو ہم ضرور تمہارے پیچھے ہو لیتے، اس دن یہ لوگ ایمان کی بہ نسبت کفر سے زیادہ قریب ہوچکے تھے، وہ اپنے منہ سے وہ بات کہتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں ہوتی اور جو کچھ یہ لوگ چھپاتے ہیں اللہ اس سے خوب آگاہ ہے

۱۶۸۔ یہ وہ لوگ ہیں جوخود(پیچھے)بیٹھے رہے اور اپنے بھائیوں کے بارے

میں کہنے لگے :کاش !اگر وہ ہماری بات مانتے تو قتل نہ ہوتے،ان سے کہد یجیے :
اگر تم سچے ہو تو موت کو اپنے سے ٹال دو۔

۱۶۹۔ اور جو لوگ راہ خدا میں مارے گئے ہیں قطعاً انہیں مردہ نہ سمجھو بلکہ وہ
زندہ ہیں، اپنے رب کے پاس سے رزق پا رہے ہیں۔

۱۷۰۔اللہ نے اپنے فضل سے جو کچھ انہیں دیا ہے اس پر وہ خوش ہیں اور جو
لوگ ابھی ان کے پیچھے ان سے نہیں جا ملے ان کے بارے میں بھی خوش ہیں
کہ انہیں(قیامت کے روز)نہ کوئی خوف ہو گا اور نہ وہ محزون ہوں گے۔

۱۷۱۔ وہ اللہ کی عطا کردہ نعمت اور اس کے فضل پر خوش ہیں اور اس بات
پر بھی کہ اللہ مومنوں کا اجرضائع نہیں کرتا۔

۱۷۲۔جنہوں نے زخم کھانے کے بعد بھی اللہ اور رسول کے حکم کی تعمیل کی،
ان میں سے جو لوگ نیکی کرنے والے اور تقویٰ والے ہیں، ان کے لیے
اجر عظیم ہے۔

۱۷۳۔ جب کچھ لوگوں نے ان(مومنین)سے کہا :لوگ تمہارے خلاف جمع
ہوئے ہیں پس ان سے ڈرو تو(یہ سن کر)ان کے ایمان میں اور اضافہ ہوا اور
وہ کہنے لگے :ہمارے لیے اللہ کافی ہے اور وہی بہترین کارساز ہے۔

۱۷۴۔ چنانچہ وہ اللہ کی عطا کردہ نعمت اور فضل کے ساتھ پلٹ کر آئے، انہیں
کسی قسم کی تکلیف بھی نہیں ہوئی اور وہ اللہ کی خوشنودی کے تابع رہے اور
اللہ بڑے فضل والا ہے۔

۱۷۵۔ یہ (خبر دینے والا)شیطان ہے جو اپنے دوستوں کو ڈراتا ہے لہٰذا اگر تم

مومن ہو تو ان لوگوں سے نہیں مجھ سے ڈرو۔

۱۷۶۔اور(اے رسول)جو لوگ کفر میں سبقت لے جاتے ہیں(ان کی وجہ سے)آپ آزردہ خاطر نہ ہوں، یہ لوگ اللہ کو کچھ بھی ضرر نہیں دے سکیں گے، اللہ چاہتا ہے کہ آخرت میں ان کے نصیب میں ان کا کوئی حصہ نہ رکھے اور ان کے لیے تو بڑا عذاب ہے۔

۱۷۷۔ جنہوں نے ایمان کے مقابلے میں کفر خرید لیا ہے وہ بھی اللہ کو کوئی ضرر نہیں دے سکیں گے اور خود ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

۱۷۸۔ اور کافر لوگ یہ گمان نہ کریں کہ ہم انہیں جو ڈھیل دے رہے ہیں وہ ان کے لیے بہتر ہے، ہم تو انہیں صرف اس لیے ڈھیل دے رہے ہیں تاکہ یہ لوگ اپنے گناہوں میں اور اضافہ کر لیں اور آخرکار انکے لیے ذلیل کرنے والا عذاب ہو گا۔

۱۷۹۔اللہ مومنوں کو اس حال میں رہنے نہیں دے گا جس حالت میں اب تم لوگ ہو اور یہاں تک کہ پاک(لوگوں)کو ناپاک(لوگوں)سے الگ کر دے اور اللہ تمہیں غیب کی باتوں پر مطلع نہیں کرے گا بلکہ (اس مقصد کے لیے) اللہ اپنے رسولوں میں سے جسے چاہتا ہے منتخب کر لیتا ہے پس تم اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لے آؤ، اگر تم ایمان لے آؤ گے اور تقویٰ اختیار کرو گے تو تمہیں اجر عظیم ملے گا.

۱۸۰۔اور جو لوگ اللہ کے عطاکردہ فضل میں بخل سے کام لیتے ہیں وہ یہ نہ سمجھیں کہ یہ ان کے لیے بہتر ہے بلکہ یہ ان کے حق میں براہے، جس چیز

میں وہ بخل کرتے تھے وہ قیامت کے دن گلے کا طوق بن جائے گی اور آسمانوں اور زمین کی میراث اللہ ہی کے لیے ہے اور اللہ تمہارے اعمال سے خوب باخبر ہے۔

۱۸۱۔ بتحقیق اللہ نے ان لوگوں کی سن لی ہے جو کہتے ہیں :بے شک اللہ محتاج اور ہم بے نیاز ہیں، ان کی یہ بات اور ان کا انبیاء کو ناحق قتل کرنا بھی ہم ثبت کریں گے اور(روز قیامت)ہم ان سے کہیں گے :لو اب جلانے والے عذاب کا ذائقہ چکھو۔

۱۸۲۔ یہ خود تمہارے اپنے کیے کا نتیجہ ہے اور بے شک اللہ تو اپنے بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہے۔

۱۸۳۔ جو لوگ کہتے ہیں :ہمیں اللہ نے حکم دیا ہے کہ جب تک کوئی رسول ہمارے سامنے ایسی قربانی نہ لائے جسے آگ آکر کھا جائے، ہم اس پر ایمان نہ لائیں، کہدیجیے :مجھ سے پہلے بھی رسول روشن دلیل کے ساتھ تمہارے پاس آئے اور جس کا تم ذکر کرتے ہو وہ بھی لائے تو اگر تم سچے ہو تو تم لوگوں نے انہیں کیوں قتل کیا ؟

۱۸۴۔(اے رسول) اگر یہ لوگ آپ کی تکذیب کرتے ہیں تو(یہ کوئی نئی بات نہیں کیونکہ)آپ سے پہلے بہت سے رسول جھٹلائے جا چکے ہیں جو معجزات، صحیفے اور روشن کتاب لے کر آئے تھے۔

۱۸۵۔ہر جاندار کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے اور تمہیں تو قیامت کے دن پورا اجر و ثواب ملے گا(در حقیقت)کامیاب وہ ہے جسے آتش جہنم سے بچا کر جنت

میں داخل کر دیا جائے،(ورنہ)دنیاوی زندگی تو صرف فریب کاسامان ہے۔

۱۸۶۔(مسلمانو)!تمہیں ضرور اپنے مال و جان کی آزمائشوں کا سامنا کرنا ہو گا اور تم ضرور اہل کتاب اور مشرکین سے دل آزاری کی باتیں کثرت سے سنو گے اور اگر تم صبر کرو اور تقویٰ اختیار کرو تو یہ معاملات میں عزم راسخ(کی علامت)ہے۔

۱۸۷۔ اور(یاد کرنے کی بات ہے کہ)جب اللہ نے اہل کتاب سے یہ عہد لیا تھا کہ تمہیں یہ کتاب لوگوں میں بیان کرنا ہو گی اور اسے پوشیدہ نہیں رکھنا ہو گا، لیکن انہوں نے یہ عہد پس پشت ڈال دیا اور تھوڑی قیمت پر اسے بیچ ڈالا، پس ان کا یہ بیچنا کتنا برا معاملہ ہے۔

۱۸۸۔جو لوگ اپنے کیے پر خوش ہیں اور ان کاموں پر اپنی تعریفیں سننا چاہتے ہیں جو انہوں نے نہیں کیے، لہٰذا آپ انہیں عذاب سے محفوظ نہ سمجھیں، بلکہ ان کے لیے دردناک عذاب ہو گا۔

۱۸۹۔اور(وہ بچ کر کہاں جائیں گے)زمین و آسمان اللہ کے قبضۂ قدرت میں ہیں اور اللہ ہر شے پر قادر ہے۔

۱۹۰۔بے شک آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے اور رات اور دن کے بدلنے میں صاحبان عقل کے لیے نشانیاں ہیں۔

۱۹۱۔ جو اٹھتے بیٹھتے اوراپنی کروٹوں پر لیٹتے ہر حال میں اللہ کو یاد کرتے ہیں اور آسمانوں اور زمین کی خلقت میں غور و فکر کرتے ہیں،(اور کہتے ہیں):ہمارے پروردگار !یہ سب کچھ تو نے بے حکمت نہیں بنایا، تیری ذات(ہر عبث سے)

پاک ہے، پس ہمیں عذاب جہنم سے بچالے۔
۱۹۲۔ اے ہمارے پروردگار !تو نے جسے جہنم میں ڈالا اسے یقینا رسوا کیا پھر ظالموں کا کوئی مددگار بھی نہ ہو گا۔
۱۹۳۔اے ہمارے رب !ہم نے ایک ندا دینے والے کو سنا جو ایمان کی دعوت دے رہا تھا :اپنے پروردگار پر ایمان لے آؤ تو ہم ایمان لے آئے، تو اے ہمارے رب !ہمارے گناہوں سے درگزر فرما اور ہماری خطاؤں کو دور فرما اور نیک لوگوں کے ساتھ ہمارا خاتمہ فرما۔
۱۹۴۔ پروردگارا! تو نے اپنے رسولوں کی معرفت ہم سے جو وعدہ کیاہے وہ ہمیں عطا کر اور قیامت کے دن ہمیں رسوا نہ کرنا،بے شک تو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔
۱۹۵۔پس ان کے پروردگار نے ان کی دعا قبول کر لی (اور فرمایا):میں تم میں سے کسی عمل کرنے والے کا عمل ضائع نہیں کروں گا خواہ وہ مرد ہو یا عورت، تم ایک دوسرے کا حصہ ہو، پس جنہوں نے ہجرت کی اور جو اپنے گھروں سے نکالے گئے اور میری راہ میں ستائے گئے نیزجو لڑے اور مارے گئے ان سب کے گناہ ضروربالضرور دور کروں گا اور انہیں ایسے باغات میں ضرور بالضرور داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہوں گی، یہ ہے اللہ کی طرف سے جزا اور اللہ ہی کے پاس بہترین جزا ہے۔
۱۹۶۔(اے رسول)! مختلف علاقوں میں کافروں کی آمد و رفت آپ کو کسی دھوکے میں نہ ڈالے۔

۱۹۷۔ یہ چند روزہ عیش و نوش ہے پھر ان کا ٹھکانا جہنم ہو گا جو بدترین جائے قرار ہے.

۱۹۸۔ لیکن(اس کے برعکس)جو لوگ اپنے رب کا خوف رکھتے ہیں ان کے لیے ایسے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں، جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے، یہ اللہ کی طرف سے(ان کے لیے)ضیافت ہے اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے نیک لوگوں کے لیے وہ سب سے بہتر ہے۔

۱۹۹۔اور اہل کتاب میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جو خدا پر ایمان رکھتے ہیں اور جو کچھ تم پر نازل کیا گیا ہے اور جو کچھ ان پر نازل کیا گیا ہے سب پر اللہ کے لیے خشوع کے ساتھ ایمان رکھتے ہیں اور اللہ کی نشانیوں کو تھوڑی قیمت پر فروخت نہیں کرتے،انہی لوگوں کے لیے ان کے رب کے پاس اجر و ثواب ہے، بے شک اللہ بہت جلد حساب چکانے والا ہے۔

۲۰۰۔اے ایمان والو!صبر سے کام لو استقامت کا مظاہرہ کرو، مورچہ بند رہو اور اللہ سے ڈرو تاکہ تم کامیابی حاصل کر سکو۔

۹۰-سورہ احزاب ۔ مدنی ۔ آیات ۷۳

بنام خدائے رحمن و رحیم

۱۔ اے نبی اللہ سے ڈریں اور کفار اور منافقین کی اطاعت نہ کریں، اللہ یقینا

بڑا جاننے والا، حکمت والا ہے۔
۲۔ اور آپ کے پروردگار کی طرف سے آپ کی طرف جو وحی کی جاتی ہے اس کی اتباع کریں، اللہ تمہارے اعمال سے یقینا خوب باخبر ہے۔
۳۔ اور اللہ پر توکل کریں اور ضامن بننے کے لیے اللہ کافی ہے۔
۴۔ اللہ نے کسی شخص کے پہلو میں دو دل نہیں رکھے ہیں اور تمہاری ازواج کو جنہیں تم لوگ ماں کہہ بیٹھتے ہو ان کو اللہ نے تمہاری مائیں نہیں بنایا اور نہ ہی تمہارے منہ بولے بیٹوں کو تمہارے(حقیقی)بیٹے بنایا، یہ سب تمہارے منہ کی باتیں ہیں اور اللہ حق بات کہتا اور(سیدھا)راستہ دکھاتا ہے۔
۵۔ منہ بولے بیٹوں کو ان کے باپوں کے نام سے پکارو اللہ کے نزدیک یہی قرین انصاف ہے، پھر اگر تم ان کے باپوں کو نہیں جانتے تو یہ تمہارے دینی بھائی اور دوست ہیں اور جو تم سے غلطی سے سرزد ہو جائے اس میں تم پر کوئی گناہ نہیں ہے، البتہ اس بات پر(گناہ ضرور ہے)جسے تمہارے دل جان بوجھ کر انجام دیں اور اللہ بڑا معاف کرنے والا، رحیم ہے۔
۶۔ نبی مومنین کی جانوں پر خود ان سے زیادہ حق تصرف رکھتا ہے اور نبی کی ازواج ان کی مائیں ہیں اور کتاب اللہ کی رو سے رشتے دار آپس میں مومنین اور مہاجرین سے زیادہ حقدار ہیں مگر یہ کہ تم اپنے دوستوں پر احسان کرنا چاہو، یہ حکم کتاب میں لکھا ہوا ہے۔
۷۔اور(یاد کرو)جب ہم نے انبیاء سے عہد لیا اور آپ سے بھی اور نوح سے بھی اور ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ بن مریم سے بھی اور ان سب سے ہم نے

پختہ عہد لیا۔

۸۔ تاکہ سچ کہنے والوں سے ان کی سچائی کے بارے میں دریافت کرے اور کفار کے لیے اس نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

۹۔ اے ایمان والو !اللہ کی وہ نعمت یاد کرو جو اس نے تم پر کی جب لشکر تم پر چڑھ آئے تو ہم نے ان پر آندھی بھیجی اور تمہیں نظر نہ آنے والے لشکر بھیجے اور جو کچھ تم کر رہے تھے اللہ اسے خوب دیکھ رہا تھا۔

۱۰۔ جب وہ تمہارے اوپر اور نیچے سے تم پر چڑھ آئے اور جب آنکھیں پتھرا گئیں اور(مارے دہشت کے)دل(کلیجے)منہ کو آ گئے اور تم لوگ اللہ کے بارے میں طرح طرح کے گمان کرنے لگے۔

۱۱۔ اس وقت مومنین خوب آزمائے گئے اور انہیں پوری شدت سے ہلا کر رکھ دیا گیا۔

۱۲۔ اور جب منافقین اور دلوں میں بیماری رکھنے والے کہہ رہے تھے :اللہ اور اس کے رسول نے ہم سے جو وعدہ کیا تھا وہ فریب کے سوا کچھ نہ تھا۔

۱۳۔ اور جب ان میں سے ایک گروہ کہنے لگا :اے یثرب والو !تمہارے لیے یہاں ٹھہرنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے پس لوٹ جاؤ اور ان میں سے ایک گروہ نبی سے اجازت طلب کر رہا تھا یہ کہتے ہوئے :ہمارے گھر کھلے پڑے ہیں حالانکہ وہ کھلے نہیں تھے، وہ صرف بھاگنا چاہتے تھے۔

۱۴۔ اور اگر(دشمن)ان پر شہر کے اطراف سے گھس آتے پھر انہیں اس فتنے کی طرف دعوت دی جاتی تو وہ اس میں پڑ جاتے اور اس میں صرف تھوڑا

ہی توقف کرتے۔

۱۵۔ حالانکہ پہلے یہ لوگ اللہ سے عہد کر چکے تھے کہ پیٹھ نہیں پھیریں گے اور اللہ کے ساتھ ہونے والے عہد کے بارے میں باز پرس ہو گی۔

۱۶۔ کہدیجیے :اگرتم لوگ موت یا قتل سے فرار چاہتے ہو تو یہ فرار تمہیں فائدہ نہ دے گا اور(زندگی کی)لذت کم ہی حاصل کر سکو گے۔

۱۷۔ کہدیجیے :اللہ سے تمہیں کون بچا سکتا ہے اگر وہ تمہیں نقصان پہنچانا چاہے؟ یا تم پر رحمت کرنا چاہے(تو کون روک سکتا ہے؟)اور یہ لوگ اللہ کے سوا کسی کو نہ ولی پائیں گے اور نہ مددگار۔

۱۸۔ اللہ تم میں سے رکاوٹیں ڈالنے والوں کوخوب جانتا ہے اور ان کو جو اپنے بھائیوں سے کہتے ہیں :ہماری طرف آؤ اور جو جنگ میں کبھی کبھار ہی شرکت کرتے ہیں۔

۱۹۔ تم سے دریغ رکھتے ہیں چنانچہ جب خوف کا وقت آ جائے تو آپ انہیں دیکھیں گے کہ وہ آنکھیں پھیرتے ہوئے ایسے آپ کی طرف دیکھ رہے ہیں جیسے کسی مرنے والے پر غشی طاری ہو رہی ہو، پھر جب خوف ٹل جاتا ہے تو وہ مفاد کی حرص میں چرب زبانی کے ساتھ تم پر بڑھ چڑھ کر بولیں گے، یہ لوگ ایمان نہیں لائے اس لیے اللہ نے ان کے اعمال حبط کر دیے اور یہ اللہ کے لیے(بہت)آسان ہے.

۲۰۔ یہ خیال کر رہے ہیں کہ(ابھی)فوجیں گئی نہیں ہیں اور اگر وہ پھر حملہ کریں تو یہ آرزو کریں گے کہ کاش !صحرا میں دیہاتوں میں جا بسیں اور تمہاری

خبریں پوچھتے رہیں، اگر وہ تمہارے درمیان ہوتے تو لڑائی میں کم ہی حصہ لیتے۔

۲۱۔ بتحقیق تمہارے لیے اللہ کے رسول میں بہترین نمونہ ہے، ہر اس شخص کے لیے جو اللہ اور روز آخرت کی امید رکھتا ہو اور کثرت سے اللہ کا ذکر کرتا ہو۔

۲۲۔ اور جب مومنوں نے لشکر دیکھے تو کہنے لگے: یہ وہی ہے جس کا اللہ اور اس کے رسول نے ہم سے وعدہ کیا تھا اور اللہ اور اس کے رسول نے سچ کہا تھا اور اس واقعے نے ان کے ایمان اور تسلیم میں مزید اضافہ کر دیا ہے۔

۲۳۔ مومنین میں ایسے لوگ موجود ہیں جنہوں نے اللہ سے کیے ہوئے عہد کو سچا کر دکھایا، ان میں سے بعض نے اپنی ذمے داری کو پورا کیا اور ان میں سے بعض انتظار کر رہے ہیں اور وہ ذرا بھی نہیں بدلے۔

۲۴۔ تاکہ اللہ سچوں کو ان کی سچائی کی جزا دے اور چاہے تو منافقین کو عذاب دے یا ان کی توبہ قبول کرے، اللہ یقینا بڑا معاف کرنے والا، رحیم ہے۔

۲۵۔ اللہ نے کفار کو اس حال میں پھیر دیا کہ وہ غصے میں (جل رہے) تھے، وہ کوئی فائدہ بھی حاصل نہ کر سکے، لڑائی میں مومنین کے لیے اللہ ہی کافی ہے اور اللہ بڑا طاقت والا، غالب آنے والا ہے۔

۲۶۔ اور اہل کتاب میں سے جن لوگوں نے ان (حملہ آوروں) کا ساتھ دیا اللہ نے انہیں ان کے قلعوں سے اتار دیا اور ان کے دلوں میں (تمہارا) رعب ڈال دیا کہ تم ان میں سے ایک گروہ کو قتل کرنے لگے اور ایک گروہ کو تم

نے قیدی بنا لیا۔

۲۷۔ اور اس نے تمہیں ان کی زمین اور ان کے گھروں اوران کے اموال اور ان کی ان زمینوں کا جن پر تم نے قدم بھی نہیں رکھا وارث بنایا اور اللہ ہر چیز پر خوب قدرت رکھتا ہے۔

۲۸۔ اے نبی !اپنی ازواج سے کہدیجیے :اگر تم دنیاوی زندگی اور اس کی آسائش کی خواہاں ہو تو آؤ میں تمہیں کچھ مال دے کر شائستہ طریقے سے رخصت کر دوں۔

۲۹۔ لیکن اگر تم اللہ اور اس کے رسول اور منزل آخرت کی خواہاں ہو تو تم میں سے جو نیکی کرنے والی ہیں ان کے لیے اللہ نے یقینا اجر عظیم مہیا کر رکھا ہے۔

۳۰۔ اے نبی کی بیویو !تم میں سے جو کوئی صریح بے حیائی کی مرتکب ہو جائے اسے دگنا عذاب دیا جائے گا اور یہ بات اللہ کے لیے آسان ہے۔

۳۱۔ اور تم میں سے جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گی اور نیک عمل انجام دے گی اسے ہم اس کا دگنا ثواب دیں گے اور ہم نے اس کے لیے عزت کا رزق مہیا کر رکھا ہے۔

۳۲۔ اے نبی کی بیویو !تم دوسری عورتوں کی طرح نہیں ہو اگر تم تقوی رکھتی ہو تو نرم لہجے میں باتیں نہ کرنا، کہیں وہ شخص لالچ میں نہ پڑ جائے جس کے دل میں بیماری ہے اور معمول کے مطابق باتیں کیا کرو۔

۳۳۔ اور اپنے گھروں میں جم کر بیٹھی رہو اور قدیم جاہلیت کی طرح اپنے آپ

کو نمایاں کرتی نہ پھرو نیز نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دیا کرو اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو، اللہ کا ارادہ بس یہی ہے ہر طرح کی ناپاکی کو اہل بیت ! آپ سے دور رکھے اور آپ کو ایسے پاکیزہ رکھے جیسے پاکیزہ رکھنے کا حق ہے۔

۳۴۔ اور اللہ کی ان آیات اور حکمت کو یاد رکھو جن کی تمہارے گھروں میں تلاوت ہوتی ہے، اللہ یقینا بڑا باریک بین، خوب باخبر ہے۔

۳۵۔ یقینا مسلم مرد اور مسلم عورتیں، مومن مرد اور مومنہ عورتیں، اطاعت گزار مرد اور اطاعت گزار عورتیں، راستگو مرد اور راستگو عورتیں، صابر مرد اور صابرہ عورتیں، فروتنی کرنے والے مرد اور فروتن عورتیں، صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں، روزہ دار مرد اور روزہ دار عورتیں، اپنی عفت کے محافظ مرد اور عفت کی محافظہ عورتیں نیز اللہ کا بکثرت ذکر کرنے والے مرد اور اللہ کا ذکر کرنے والی عورتیں وہ ہیں جن کے لیے اللہ نے مغفرت اور اجر عظیم مہیا کر رکھا ہے۔

۳۶۔ اور کسی مؤمن اور مومنہ کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ جب اللہ اور اس کے رسول کسی معاملے میں فیصلہ کریں تو انہیں اپنے معاملے کا اختیار حاصل رہے اور جس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی وہ صریح گمراہی میں مبتلا ہو گیا۔

۳۷۔ اور(اے رسول یاد کریں وہ وقت)جب آپ اس شخص سے جس پر اللہ نے اور آپ نے احسان کیا تھا، کہ رہے تھے :اپنی زوجہ کو نہ چھوڑو اور اللہ سے ڈرو اور وہ بات آپ اپنے دل میں چھپائے ہوئے تھے جسے اللہ ظاہر

کرنا چاہتا ہے اور آپ لوگوں سے ڈر رہے تھے حالانکہ اللہ زیادہ حقدار ہے کہ آپ اس سے ڈریں، پھر جب زید نے اس(خاتون)سے اپنی حاجت پوری کر لی تو ہم نے اس خاتون کا نکاح آپ سے کر دیا تاکہ مومنوں پر اپنے منہ بولے بیٹوں کی بیویوں(سے شادی کرنے)کے بارے میں کوئی حرج نہ رہے جب کہ وہ ان سے اپنی حاجت پوری کر چکے ہوں اور اللہ کا حکم نافذ ہو کر ہی رہے گا۔

۳۸۔ نبی کے لیے اس(عمل کے انجام دینے)میں کوئی مضائقہ نہیں ہے جو اللہ نے ان کے لیے مقرر کیا ہے، جو(انبیاء)پہلے گزر چکے ہیں ان کے لیے بھی اللہ کی سنت یہی رہی ہے اور اللہ کا حکم حقیقی انداز سے طے شدہ ہوتا ہے۔

۳۹۔(وہ انبیاء)جو اللہ کے پیغامات پہنچاتے ہیں اور اسی سے ڈرتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے اور محاسبے کے لیے اللہ ہی کافی ہے۔

۴۰۔ محمد(صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم)تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں ہاں وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیّین ہیں اور اللہ ہر چیز کا خوب جاننے والا ہے۔

۴۱۔ اے ایمان والو !اللہ کو بہت کثرت سے یاد کیا کرو۔

۴۲۔ اور صبح و شام اس کی تسبیح کیا کرو۔

۴۳۔ وہی تم پر رحمت بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے بھی(دعا کرتے ہیں)تاکہ تمہیں تاریکیوں سے روشنی کی طرف نکال لائے اور وہ مومنوں کے بارے میں بڑا مہربان ہے۔

۴۴۔ جس روز وہ اس سے ملیں گے ان کی تحیت سلام ہو گی اور اللہ نے ان کے لیے باعزت اجر مہیا کر رکھا ہے۔

۴۵۔ اے نبی !ہم نے آپ کو گواہ اور بشارت دینے والا اور تنبیہ کرنے والا بنا کر بھیجا ہے،

۴۶۔ اور اس(اللہ)کے اذن سے اللہ کی طرف دعوت دینے والا اور روشن چراغ بنا کر۔

۴۷۔ اور مومنین کو یہ بشارت دیجیے کہ ان کے لیے اللہ کی طرف سے بڑا فضل ہو گا۔

۴۸۔ اور آپ کافروں اور منافقوں کی باتوں میں نہ آئیں اور ان کی اذیت رسانی پر توجہ نہ دیا کریں اور اللہ پر بھروسہ رکھیں اور ضمانت کے لیے اللہ کافی ہے۔

۴۹۔ اے مومنو !جب تم مومنات سے نکاح کرو اور پھر ہاتھ لگانے سے پہلے انہیں طلاق دے دو تو تمہیں کوئی حق نہیں پہنچتا کہ انہیں عدت میں بٹھاؤ، لہٰذاانہیں کچھ مال دو اور شائستہ انداز میں انہیں رخصت کرو۔

۵۰۔ اے نبی !ہم نے آپ کے لیے آپ کی وہ بیویاں حلال کی ہیں جن کے مہر آپ نے دے دیے ہیں اور وہ لونڈیاں بھی جو اللہ نے(بغیر جنگ کے) آپ کو عطا کی ہیں نیز آپ کے چچا کی بیٹیاں اور آپ کی پھوپھیوں کی بیٹیاں اور آپ کے ماموں کی بیٹیاں اور آپ کی خالاؤں کی بیٹیاں جنہوں نے آپ کے ساتھ ہجرت کی ہے(سب حلال ہیں)اور وہ مومنہ عورت جو اپنے آپ کو

نبی کے لیے ہبہ کرے اور اگر نبی بھی اس سے نکاح کرنا چاہیں،(یہ اجازت) صرف آپ کے لیے ہے مومنوں کے لیے نہیں، ہمیں معلوم ہے کہ ہم نے مومنوں پر ان کی بیویوں اور کنیزوں کے بارے میں کیا(حق مہر)معین کیا ہے(آپ کو یہ رعایت اس لیے حاصل ہے)تاکہ آپ پر کسی قسم کا مضائقہ نہ ہو اور اللہ بڑا معاف کرنے والا، مہربان ہے۔

۵۱۔ آپ ان بیویوں میں سے جسے چاہیں علیحدہ رکھیں اور جسے چاہیں اپنے پاس رکھیں اور جسے آپ نے علیحدہ کر دیا ہو اسے آپ پھر اپنے پاس بلانا چاہتے ہوں تو اس میں آپ پر کوئی مضائقہ نہیں ہے، یہ اس لیے ہے کہ اس میں زیادہ توقع ہے کہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں اور وہ رنجیدہ نہ ہوں اور جو کچھ بھی آپ انہیں دیں وہ سب اسی پر راضی ہوں اور جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اللہ اسے جانتا ہے اور اللہ بڑا جاننے والا، بردبار ہے۔

۵۲۔ اس کے بعد آپ کے لیے دوسری عورتیں حلال نہیں ہیں اور نہ اس بات کی اجازت ہے کہ ان بیویوں کو بدل لیں خواہ ان(دوسری)عورتوں کا حسن آپ کو کتنا ہی پسند ہو سوائے ان(کنیز)عورتوں کے جو آپ کی ملکیت میں ہوں اور اللہ ہر چیز پر نگران ہے۔

۵۳۔ اے ایمان والو !نبی کے گھروں میں داخل نہ ہونا مگر یہ کہ تمہیں کھانے کے لیے اجازت دی جائے اور نہ ہی پکنے کا انتظار کرو، لیکن جب دعوت دے دی جائے تو داخل ہو جاؤ اور جب کھانا کھا چکو تو منتشر ہو جاؤ اور باتوں میں لگے بیٹھے نہ رہو، یہ بات نبی کو تکلیف پہنچاتی ہے مگر وہ تمہارا لحاظ کرتے ہیں

لیکن اللہ حق بات کرنے سے نہیں شرماتا اور جب تمہیں نبی کی بیویوں سے کچھ مانگنا ہو تو پردے کے پیچھے سے مانگا کرو، یہ تمہارے اور ان کے دلوں کی پاکیزگی کے لیے زیادہ بہتر طریقہ ہے تمہیں یہ حق نہیں کہ اللہ کے رسول کو اذیت دو اور ان کی ازواج سے ان کے بعد کبھی بھی نکاح نہ کرو، بتحقیق یہ اللہ کے نزدیک بہت بڑا گناہ ہے۔

۵۴۔ تم کسی بات کو خواہ چھپاؤ یا ظاہر کرو اللہ تو یقینا ہر چیز کا خوب علم رکھتا ہے۔

۵۵۔(رسول کی)ازواج پر کوئی مضائقہ نہیں اپنے باپوں، اپنے بیٹوں، اپنے بھائیوں، اپنے بھتیجوں، اپنے بھانجوں، اپنی مسلم خواتین اور کنیزوں سے(پردہ نہ کرنے میں)اور اللہ کا خوف کریں، اللہ یقینا ہر چیز پر گواہ ہے۔

۵۶۔ اللہ اور اس کے فرشتے یقینا نبی پر درود بھیجتے ہیں، اے ایمان والو !تم بھی ان پر درود و سلام بھیجو جیسے سلام بھیجنے کا حق ہے۔

۵۷۔ جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کو اذیت دیتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت میں اللہ نے لعنت کی ہے اور اس نے ان کے لیے ذلت آمیز عذاب تیار کر رکھا ہے۔

۵۸۔ اور جو لوگ مومن مردوں اور مومنہ عورتوں کو ناکردہ(گناہ) پر اذیت دیتے ہیں پس انہوں نے بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اٹھایا ہے۔

۵۹۔ اے نبی !اپنی ازواج اور اپنی بیٹیوں اور مومنین کی عورتوں سے کہدیجیے : وہ اپنی چادریں تھوڑی نیچی کر لیا کریں، یہ امر ان کی شناخت کے لیے(احتیاط

کے)قریب تر ہو گا پھر کوئی انہیں اذیت نہ دے گا اور اللہ بڑا معاف کرنے والا، مہربان ہے۔

۶۰۔ اگر منافقین اور وہ لوگ جن کے دلوں میں بیماری ہے اور جو مدینہ میں افواہیں پھیلاتے ہیں اپنی حرکتوں سے باز نہ آئے تو ہم آپ کو ان کے خلاف اٹھائیں گے پھر وہ اس شہر میں آپ کے جوار میں تھوڑے دن ہی رہ پائیں گے۔

۶۱۔ یہ لعنت کے سزاوار ہوں گے، وہ جہاں پائے جائیں گے پکڑے جائیں گے اور بری طرح سے مارے جائیں گے۔

۶۲۔جو پہلے گزر چکے ہیں ان کے لیے بھی اللہ کا یہی دستور رہا ہے اور اللہ کے دستور میں آپ کوئی تبدیلی نہیں پائیں گے۔

۶۳۔ لوگ آپ سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں، کہدیجیے :اس کا علم صرف اللہ کے پاس ہے اور تجھے کیا خبر شاید قیامت قریب ہو؟

۶۴۔ بلاشبہ اللہ نے کافروں پر لعنت کی ہے اور ان کے لیے بھڑکتی آگ تیار کر رکھی ہے،

۶۵۔ جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے، وہ نہ کوئی حامی پائیں گے اور نہ مددگار۔

۶۶۔ اس دن ان کے چہرے آگ میں الٹائے پلٹائے جائیں گے، وہ کہیں گے : اے کاش !ہم نے اللہ کی اطاعت اور اس کے رسول کی اطاعت کی ہوتی۔

۶۷۔ اور وہ کہیں گے :ہمارے پروردگار !ہم نے اپنے سرداروں اور بڑوں کی اطاعت کی تھی پس انہوں نے ہمیں گمراہ کر دیا۔

۶۸۔ ہمارے پروردگار !تو انہیں دگنا عذاب دے اور ان پر بڑی لعنت بھیج ۔

۶۹۔ اے ایمان والو !ان لوگوں کی طرح نہ ہونا جنہوں نے موسیٰ کو اذیت دی تھی پھر اللہ نے ان کے الزام سے انہیں بری ثابت کیا اور وہ اللہ کے نزدیک آبرو والے تھے۔

۷۰۔ اے ایمان والو !اللہ سے ڈرو اور سیدھی(مبنی بر حق)باتیں کیا کرو۔

۷۱۔ اللہ تمہارے اعمال کی اصلاح فرمائے گا اور تمہارے گناہ معاف فرمائے گا اور جس نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی پس اس نے عظیم کامیابی حاصل کی۔

۷۲۔ ہم نے اس امانت کو آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں کے سامنے پیش کیا تو ان سب نے اسے اٹھانے سے انکار کیا اور وہ اس سے ڈر گئے لیکن انسان نے اسے اٹھا لیا، انسان یقینا بڑا ظالم اور نادان ہے۔

۷۳۔ تاکہ(نتیجے میں)اللہ منافق مردوں اور منافق عورتوں کو اور مشرک مردوں اور مشرکہ عورتوں کو عذاب دے اور مومن مردوں اور مومنہ عورتوں کو معاف کرے اور اللہ بڑا بخشنے والا، رحیم ہے۔

۶۰–سورۃ الممتحنہ ۔ مدنی ۔آیات ۱۳

بنام خدائے رحمن و رحیم

۱۔ اے ایمان والو !تم میرے اور اپنے دشمنوں کو حامی نہ بناؤ، تم ان کی طرف

محبت کا پیغام بھیجتے ہو حالانکہ جو حق تمہارے پاس آیا ہے اس کا وہ انکار کرتے ہیں اور وہ رسول کو اور تمہیں اس جرم میں جلاوطن کرتے ہیں کہ تم اپنے رب اللہ پر ایمان لائے ہو،(ایسا نہ کرو)اگر تم میری راہ میں جہاد کرنے اور میری خوشنودی حاصل کرنے کے لیے نکلے ہو، تم چھپ چھپا کر ان کی طرف محبت کا پیغام بھیجتے ہو؟ حالانکہ جو کچھ تم چھپاتے ہو اور جو کچھ ظاہر کرتے ہو ان سب کو میں بہتر جانتا ہوں تم میں سے جو بھی ایسا کرے وہ راہ راست سے بہک گیا۔

۲۔ اگر وہ تم پر قابو پالیں تو وہ تمہارے دشمن ہو جائیں اور برائی کے ساتھ تم پر دست درازی اور زبان درازی کریں اور خواہش کرنے لگیں کہ تم بھی کفر اختیار کرو۔

۳۔ تمہاری قرابتیں اور تمہاری اولاد تمہیں ہرگز کوئی فائدہ نہیں دے گی، قیامت کے دن اللہ تمہارے درمیان(ان رشتوں کو توڑ کر)جدائی ڈال دے گا اور جو کچھ تم کرتے و اللہ اسے خوب دیکھنے والا ہے۔

۴۔ تم لوگوں کے لیے ابراہیم اور ان کے ساتھیوں میں بہترین نمونہ ہے جب ان سب نے اپنی قوم سے کہا :ہم تم سے اور اللہ کے سوا جنہیں تم پوجتے ہو ان سب سے بیزار ہیں، ہم نے تمہارے نظریات کا انکار کیا اور ہمارے اور تمہارے درمیان ہمیشہ کے لیے بغض و عداوت ظاہر ہو گی جب تک کہ تم اللہ کی وحدانیت پر ایمان نہ لاؤ، البتہ ابراہیم نے اپنے باپ(چچا)سے کہا تھا :میں آپ کے لیے مغفرت ضرور چاہوں گا اور مجھے آپ کے لیے اللہ سے کوئی

اختیار نہیں ہے،(ان کی دعا یہ تھی)ہمارے پروردگار !ہم نے تجھ پر بھروسہ کیا اور ہم تیری ہی طرف رجوع کرتے ہیں اور ہمیں تیری ہی طرف پلٹنا ہے۔

۵۔ ہمارے پروردگار !تو ہمیں کفار کی آزمائش میں نہ ڈال اور ہمیں بخش دے ہمارے پروردگار !یقینا تو ہی بڑا غالب آنے والا، حکمت والا ہے۔

۶۔ بتحقیق انہی لوگوں میں تمہارے لیے ایک اچھا نمونہ ہے ان کے لیے جو اللہ اور روز آخرت کی امید رکھتے ہیں اور جو کوئی روگردانی کرے تو اللہ یقینا بے نیاز، قابل ستائش ہے۔

۷۔ ممکن ہے کہ اللہ تمہارے اور ان لوگوں کے درمیان جن سے تم دشمنی کر رہے ہو محبت پیدا کر دے اور اللہ بہت قدرت والا ہے اور اللہ بڑا بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔

۸۔ جن لوگوں نے دین کے بارے میں تم سے جنگ نہیں کی اور نہ ہی تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا ہے اللہ تمہیں ان کے ساتھ احسان کرنے اور انصاف کرنے سے نہیں روکتا، اللہ یقینا انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

۹۔ اللہ تو یقینا تمہیں ایسے لوگوں سے دوستی کرنے سے روکتا ہے جنہوں نے دین کے معاملے میں تم سے جنگ کی ہے اور تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا ہے اور تمہاری جلاوطنی پر ایک دوسرے کی مدد کی ہے اور جو ان لوگوں سے دوستی کرے گا پس وہی لوگ ظالم ہیں۔

۱۰۔ اے ایمان والو !جب ہجرت کرنے والی مومنہ عورتیں تمہارے پاس آ جائیں تو تم ان کا امتحان کر لیا کرو، اللہ ان کے ایمان کو بہتر جانتا ہے پھر اگر

تمہیں معلوم ہو جائے کہ وہ ایماندار ہیں تو انہیں کفار کی طرف واپس نہ بھیجو، نہ وہ ان (کفار) کے لیے حلال ہیں اور نہ وہ (کفار) ان کے لیے حلال ہیں اور جو کچھ انہوں نے خرچ کیا ہے وہ ان (کافر شوہروں) کو ادا کر دو اور جب تم ان عورتوں کے مہر انہیں ادا کر دو تو ان سے نکاح کر لینے میں تم پر کوئی گناہ نہیں اور کافر عورتوں کو اپنے نکاح میں روکے نہ رکھو اور جو کچھ تم نے خرچ کیا ہے مانگ لو اور جو کچھ انہوں نے خرچ کیا ہے وہ (کفار) بھی (تم سے) مانگ لیں، یہ اللہ کا حکم ہے، وہ تمہارے درمیان فیصلہ کرتا ہے اور اللہ بڑا علم والا، حکمت والا ہے.

۱۱۔ اور اگر تمہاری کوئی بیوی تم سے نکل کر کفار کی طرف چلی جائے پھر تمہاری (غنیمت لینے کی) باری آ جائے تو جن لوگوں کی بیویاں چلی گئیں ہیں (اس غنیمت میں سے) انہیں اتنا مال ادا کرو جتنا ان لوگوں نے خرچ کیا ہے اور اس اللہ سے ڈرو جس پر تم ایمان رکھتے ہو۔

۱۲۔ اے نبی !جب مومنہ عورتیں اس بات پر آپ سے بیعت کرنے آپ کے پاس آئیں کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گی اور نہ چوری کریں گی اور نہ زنا کا ارتکاب کریں گی اور نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی اور نہ اپنے ہاتھ پاؤں کے آگے کوئی بہتان (غیر قانونی اولاد) گھڑ کر (شوہر کے ذمے ڈالنے) لائیں گی اور نیک کاموں میں آپ کی نافرمانی نہیں کریں گی تو ان سے بیعت لے لیں اور ان کے لیے اللہ سے مغفرت طلب کریں، اللہ یقینا بخشنے والا، رحیم ہے۔

۱۳۔ اے ایمان والو !اس قوم سے دوستی نہ رکھو جس پر اللہ غضبناک ہوا ہے جو آخرت سے اس طرح مایوس ہے جیسے کفار اہل قبور سے ناامید ہیں۔

۴-سورۂ نساء۔ مدنی۔ آیات۱۷۶

بنام خدائے رحمن و رحیم

۱۔ اے لوگو!اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑا پیدا کیا اور ان دونوں سے بکثرت مرد و عورت(روئے زمین پر)پھیلا دیے اور اس اللہ کا خوف کرو جس کا نام لے کر ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو اور قرابتداروں کے بارے میں بھی(پرہیز کرو)، بے شک تم پر اللہ نگران ہے۔

۲۔ اور یتیموں کا مال ان کے حوالے کرو، پاکیزہ مال کو برے مال سے نہ بدلو اور ان کا مال اپنے مال کے ساتھ ملا کر نہ کھایا کرو، ایسا کرنا یقینا بہت بڑا گناہ ہے۔

۳۔ اور اگر تم لوگ اس بات سے خائف ہو کہ یتیم(لڑکیوں)کے بارے میں انصاف نہ کر سکو گے تو جو دوسری عورتیں تمہیں پسند آئیں ان میں سے دو دو، تین تین یا چار چارسے نکاح کر لو، اگر تمہیں خوف ہو کہ ان میں عدل نہ کر سکو گے تو ایک ہی عورت یا لونڈی جس کے تم مالک ہو(کافی ہے)، یہ

ناانصافی سے بچنے کی قریب ترین صورت ہے۔
۴۔ اور عورتوں کو ان کے مہر خوشی سے دیا کرو، ہاں !اگر وہ کچھ حصہ اپنی خوشی سے معاف کر دیں تو اسے خوشگواری سے بلا کراہت کھا سکتے ہو۔
۵۔ اور اپنے وہ مال جن پر اللہ نے تمہارا نظام زندگی قائم کر رکھا ہے بیوقوفوں کے حوالے نہ کرو(البتہ)ان میں سے انہیں کھلاؤ اور پہناؤ اور ان سے اچھے پیرائے میں گفتگو کرو۔
۶۔ اور یتیموں کو آزماتے رہو یہاں تک کہ یہ نکاح کی عمر کو پہنچ جائیں پھر اگر تم ان میں رشد عقلی پاؤ تو ان کے اموال ان کے حوالے کر دو اور اس خوف سے کہ وہ بڑے ہو جائیں گے(اور مال کا مطالبہ کریں گے)فضول اور جلدی میں ان کا مال کھا نہ جانا، اگر(یتیم کا سرپرست) مالدار ہے تو وہ(کچھ کھانے سے)اجتناب کرے اور اگر غریب ہے تو معمول کے مطابق کھاسکتا ہے، پھر جب تم ان کے اموال ان کے حوالے کرو تو ان پر گواہ ٹھہرایا کرو اور حقیقت میں حساب لینے کے لیے تو اللہ ہی کافی ہے ۔
۷۔اور جومال ماں باپ اور قریبی رشتے دار چھوڑ جائیں اس میں مردوں کا ایک حصہ ہے اور(ایسا ہی)جو مال ماں باپ اور قریبی رشتے دار چھوڑ جائیں اس میں تھوڑا ہو یا بہت عورتوں کا بھی ایک حصہ ہے، یہ حصہ ایک طے شدہ امر ہے ۔
۸۔ اور جب(میراث کی) تقسیم کے وقت قریب ترین رشتے دار یتیم اور مسکین موجود ہوں تو اس(میراث)میں سے انہیں بھی کچھ دیا کرو اور ان

سے اچھے انداز میں بات کرو۔
۹۔ اور لوگوں کو اس بات پر خوف لاحق رہنا چاہیے کہ اگر وہ خود اپنے پیچھے بے بس اولاد چھوڑ جاتے جن کے بارے میں فکر لاحق ہوتی(کہ ان کا کیا بنے گا)تو انہیں چاہیے کہ اللہ سے ڈریں اور سنجیدہ باتیں کریں۔
۱۰۔ جو لوگ ناحق یتیموں کامال کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں آگ بھرتے ہیں اور وہ جلد ہی جہنم کی بھڑکتی آگ میں تپائے جائیں گے۔
۱۱۔ اللہ تمہاری اولاد کے بارے میں تمہیں ہدایت فرماتا ہے، ایک لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے حصے کے برابر ہے، پس اگر لڑکیاں دو سے زائد ہوں تو ترکے کا دو تہائی ان کا حق ہے اور اگر صرف ایک لڑکی ہے تو نصف(ترکہ) اس کا ہے اور میت کی اولاد ہونے کی صورت میں والدین میں سے ہر ایک کو ترکے کا چھٹا حصہ ملے گا اور اگر میت کی اولاد نہ ہو بلکہ صرف ماں باپ اس کے وارث ہوں تواس کی ماں کو تیسرا حصہ ملے گا، پس اگر میت کے بھائی ہوں تو ماں کوچھٹا حصہ ملے گا، یہ تقسیم میت کی وصیت پر عمل کرنے اور اس کے قرض کی ادائیگی کے بعد ہو گی، تمہیں نہیں معلوم تمہارے والدین اور تمہاری اولاد میں فائدے کے حوالے سے کون تمہارے زیادہ قریب ہے، یہ حصے اللہ کے مقرر کردہ ہیں، یقینا اللہ بڑا جاننے والا، باحکمت ہے۔
۱۲۔اور تمہیں اپنی بیویوں کے ترکے میں سے اگر ان کی اولاد نہ ہو نصف حصہ ملے گا اور اگر ان کی اولاد ہو تو ان کے ترکے میں سے چوتھائی تمہارا ہو گا، یہ تقسیم میت کی وصیت پر عمل کرنے اور قرض اداکرنے کے بعد ہو گی

اور تمہاری اولاد نہ ہو تو انہیں تمہارے ترکے میں سے چوتھائی ملے گا اور اگر تمہاری اولاد ہو تو انہیں تمہارے ترکے میں سے آٹھواں حصہ ملے گا، یہ تقسیم تمہاری وصیت پر عمل کرنے اور قرض ادا کرنے کے بعد ہو گی اور اگر کوئی مرد یا عورت بے اولاد ہو اور والدین بھی زندہ نہ ہوں اور اس کا ایک بھائی یا ایک بہن ہو تو بھائی اور بہن میں سے ہر ایک کو چھٹا حصہ ملے گا، پس اگر بہن بھائی ایک سے زیادہ ہوں تو سب ایک تہائی حصے میں شریک ہوں گے، یہ تقسیم وصیت پر عمل کرنے اور قرض ادا کرنے کے بعد ہو گی، بشرطیکہ ضرر رساں نہ ہو، یہ نصیحت اللہ کی طرف سے ہے اور اللہ بڑا دانا، بردبار ہے۔

۱۳۔ یہ اللہ کی مقرر کردہ حدود ہیں اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا اللہ اسے ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہوں گی جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور یہی تو بڑی کامیابی ہے۔

۱۴۔ اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرتا ہے اور اس کی حدود سے تجاوز کرتا ہے اللہ اسے داخل جہنم کرے گا جہاں وہ ہمیشہ رہے گا اور اس کے لیے ذلت آمیز سزا ہے۔

۱۵۔ اور تمہاری عورتوں میں جو بدکاری کی مرتکب ہو جاتی ہیں ان پر اپنے (مسلمانوں)میں سے چار افراد کی گواہی لو، پھر اگر وہ گواہی دیں تو ان عورتوں کو گھروں میں بند رکھو یہاں تک کہ موت انہیں انجام تک پہنچا دے یا اللہ ان کے لیے کوئی اور سبیل پیدا کر دے۔

۱۶۔ اور اگر تم میں سے دد اشخاص بدکاری کا ارتکاب کریں تو ان دونوں کو

اذیت دو پھر اگر وہ دونوں توبہ کریں اور اپنی اصلاح کر لیں تو ان کا پیچھا چھوڑ دو، بے شک اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا، رحم کرنے والا ہے۔

۱۷۔ اللہ کے ذمے صرف ان لوگوں کی توبہ(قبول کرنا)ہے جو نادانی میں گناہ کا ارتکاب کر بیٹھتے ہیں پھر جلد ہی توبہ کر لیتے ہیں، اللہ ایسے لوگوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور اللہ بڑا دانا، حکمت والا ہے۔

۱۸۔ اور ایسے لوگوں کی توبہ(حقیقت میں توبہ ہی)نہیں جو برے کاموں کا ارتکاب کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ ان میں سے کسی کی موت کا وقت آپہنچتا ہے تو وہ کہہ اٹھتا ہے: اب میں نے توبہ کی اور نہ ہی ان لوگوں کی(توبہ قبول ہے) جو مرتے دم تک کافر رہتے ہیں، ایسے لوگوں کے لیے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

۱۹۔ اے ایمان والو !تمہارے لیے جائز نہیں کہ تم اپنی عورتوں کے جبراً وارث بنو اور اس نیت سے انہیں قید نہ رکھو کہ تم نے جو کچھ انہیں دیا ہے اس میں سے کچھ حصہ واپس لے لو مگر یہ کہ وہ مبینہ بدکاری کی مرتکب ہوں اور ان کے ساتھ اچھے انداز میں زندگی بسر کرو، اگر وہ تمہیں ناپسند ہے تو ہو سکتا ہے کہ ایک چیز تمہیں تو ناپسند ہو مگر اللہ اس میں بہت سی خوبیاں پیدا کر دے۔

۲۰۔ اور اگر تم لوگ ایک زوجہ کی جگہ دوسری زوجہ لینا چاہو اور ایک کو بہت سا مال بھی دے چکے ہو تو اس میں سے کچھ بھی واپس نہ لینا، کیا تم بہتان اور صریح گناہ کے ذریعے مال لینا چاہتے ہو؟

۲۱۔ اور دیا ہوا مال تم کیسے واپس لے سکتے ہو جب کہ تم ایک دوسرے سے مباشرت کر چکے ہو اور وہ تم سے شدید عہد و قرار لے چکی ہیں؟

۲۲۔اور ان عورتوں سے نکاح نہ کرو جن سے تمہارے باپ نکاح کر چکے ہوں مگر جو کچھ ہو چکا سو ہو چکا، یہ ایک کھلی بے حیائی اور ناپسندیدہ عمل ہے اور برا طریقہ ہے۔

۲۳۔تم پر حرام کر دی گئی ہیں تمہاری مائیں، تمہاری بیٹیاں، تمہاری بہنیں، تمہاری پھوپھیاں، تمہاری خالائیں، تمہاری بھتیجیاں، تمہاری بھانجیاں، تمہاری وہ مائیں جو تمہیں دودھ پلا چکی ہوں اور تمہاری دودھ شریک بہنیں، تمہاری بیویوں کی مائیں اور جن بیویوں سے تم مقاربت کر چکے ہو ان کی وہ بیٹیاں جو تمہاری پرورش میں رہی ہوں، لیکن اگر ان بیویوں سے(صرف عقد ہوا ہو)مقاربت نہ ہوئی ہو تو کوئی حرج نہیں ہے نیز تمہارے صلبی بیٹوں کی بیویاں اور دو بہنوں کا باہم جمع کرنا، مگر جوپہلے ہو چکاسو ہو چکا، بے شک اللہ بڑا بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔

۲۴۔ اور شوہر دار عورتیں بھی(تم پر حرام ہیں)مگر جو تمہاری ملکیت میں آ جائیں،(یہ)تم پر اللہ کا فرض ہے اور ان کے علاوہ باقی عورتیں تم پر حلال ہیں ان عورتوں کو تم مال خرچ کر کے اپنے عقد میں لا سکتے ہو بشرطیکہ(نکاح کامقصد)عفت قائم رکھنا ہو بے عفتی نہ ہو، پھر جن عورتوں سے تم نے متعہ کیا ہے ان کا طے شدہ مہر بطور فرض ادا کرو البتہ طے کرنے کے بعد آپس کی رضا مندی سے(مہر میں کمی بیشی)کرو تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے،یقینا

اللہ بڑا جاننے والا، حکمت والا ہے۔

۲۵ ۔ اور اگر تم میں سے کوئی مالی رکاوٹ کی وجہ سے آزاد مسلم عورتوں سے نکاح کرنے کی قدرت نہ رکھتا ہو تو(اسے چاہیے کہ)وہ تمہاری مملوکہ مسلمان لونڈی سے نکاح کرے اور اللہ تمہارے ایمان کو اچھی طرح جانتا ہے، تم لوگ آپس میں ایک دوسرے کا حصہ ہو لہٰذا ان کے سرپرستوں کی اجازت سے ان کے ساتھ نکاح کرو اور شائستہ طریقے سے ان کے مہر ادا کرو وہ نکاح کے تحفظ میں رہنے والی ہوں بدچلنی کا ارتکاب کرنے والی نہ ہوں اور درپردہ آشنا رکھنے والی نہ ہوں، پھر جب وہ(کنیزیں)نکاح میں آنے کے بعد بدکاری کا ارتکاب کریں تو ان کے لیے اس سزا کا نصف ہے جو آزاد عورتوں کے لیے مقرر ہے، یہ اجازت اسے حاصل ہے جسے(شادی نہ کرنے سے)تکلیف اور مشقت کا خطرہ لاحق ہو، لیکن صبر کرنا تمہارے حق میں زیادہ اچھا ہے اور اللہ بڑا بخشنے والا،رحم کرنے والا ہے۔

۲۶۔اللہ چاہتا ہے کہ تمہارے لیے(اپنے احکام)کھول کھول کر بیان کرے اور تمہیں گزشتہ اقوام کے طریقوں پر چلائے نیز تمہاری طرف توجہ کرے اور اللہ بڑا جاننے والا، حکمت والا ہے۔

۲۷۔ اور اللہ(اپنی رحمتوں کے ساتھ)تم پر توجہ کرنا چاہتا ہے اور جو لوگ اپنی خواہشات کی پیروی کرتے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ تم بڑی بے راہ روی میں پڑ جاؤ۔

۲۸۔ اور اللہ تمہارا بوجھ ہلکا کرنا چاہتا ہے کیونکہ انسان کمزور پیدا کیا گیا ہے۔

۲۹۔ اے ایمان والو !تم آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق طریقے سے نہ کھایا کرو مگر یہ کہ آپس کی رضامندی سے تجارت کرو (تو کوئی حرج نہیں ہے)اور تم اپنے آپ کو ہلاک نہ کرو، بے شک اللہ تم پر بڑا رحم کرنے والا ہے۔

۳۰۔اور جو شخص ظلم و زیادتی سے ایسا کرے گا ہم اسے(جہنم کی)آگ میں جھلسا دیں گے اور یہ کام اللہ کے لیے آسان ہے۔

۳۱۔ اگر تم ان بڑے بڑے گناہوں سے اجتناب کرو جن سے تمہیں منع کیا گیا ہے تو ہم تمہارے(چھوٹے چھوٹے)گناہ معاف کر دیں گے اور تمہیں عزت کے مقام میں داخل کر دیں گے۔

۳۲۔ اور جس چیز میں اللہ نے تم میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے ان کی تمنا نہ کیا کرو، مردوں کو اپنی کمائی کا حصہ مل جائے گا اور عورتوں کو اپنی کمائی کا حصہ مل جائے گا اور اللہ سے اس کا فضل مانگتے رہو، یقینا اللہ ہر چیز کا خوب علم رکھتا ہے۔

۳۳۔اور ہم نے ان سب کے ترکوں کے وارث مقرر کیے ہیں جو ماں باپ اور رشتے دار چھوڑ جاتے ہیں اور جن سے تم نے معاہدہ کیا ہے انہیں بھی ان کے حق دے دو، بے شک اللہ ہر چیز پر حاضر و ناظر ہے۔

۳۴۔ مرد عورتوں پر نگہبان ہیں، اس بنا پر کہ اللہ نے ان میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے اور اس لیے کہ مردوں نے اپنا مال خرچ کیا ہے، پس جو نیک عورتیں ہیں وہ فرمانبردار ہوتی ہیں، اللہ نے جن چیزوں(مال اور آبرو)

کا تحفظ چاہا ہے،(خاوند کی)غیر حاضری میں ان کی محافظت کرتی ہیں اورجن عورتوں کی سرکشی کا تمہیں خوف ہو انہیں نصیحت کرو(اگر باز نہ آئیں تو) خواب گاہ الگ کر دو اور(پھر بھی باز نہ آئیں تو)انہیں مارو، پھر اگر وہ تمہاری فرمانبردار ہو جائیں تو ان کے خلاف بہانہ تلاش نہ کرو، یقینا اللہ بالاتر اور بڑا ہے.

۳۵۔ اور اگر تمہیں میاں بیوی کے درمیان ناچاقی کا اندیشہ ہو تو ایک منصف مرد کے رشتہ داروں میں سے اور ایک منصف عورت کے رشتہ داروں میں سے مقرر کرو اگر وہ دونوں اصلاح کی کوشش کریں تو اللہ ان کے درمیان اتفاق پیدا کرے گا، یقینا اللہ بڑا علم رکھنے والا، با خبر ہے .

۳۶۔ اور تم لوگ اللہ ہی کی بندگی کرو اور کسی چیز کو اس کاشریک قرار نہ دو اور ماں باپ، قریب ترین رشتے داروں، یتیموں، مسکینوں، قریب ترین رشتہ دار پڑوسی، اجنبی پڑوسی، پاس بیٹھنے والے رفیقوں، مسافروں اور جو(غلام و کنیز)تمہارے قبضے میں ہیں سب کے ساتھ احسان کرو، بے شک اللہ کو غرور کرنے والا،(اپنی بڑائی پر)فخر کرنے والا پسند نہیں۔

۳۷۔(وہ لوگ بھی اللہ کو پسند نہیں)جو خود بخل کرتے ہیں اور لوگوں کو بھی بخل کی تلقین کرتے ہیں اور اللہ نے اپنے فضل سے جو انہیں عطا کیا ہے اسے چھپاتے ہیں اور ہم نے کافروں کے لیے ذلت آمیز سزا مہیا کر رکھی ہے۔

۳۸۔اور(وہ لوگ بھی اللہ کو پسند نہیں)جو اپنا مال صرف لوگوں کو دکھانے کے لیے خرچ کرتے ہیں اور وہ نہ خدا پر ایمان رکھتے ہیں اور نہ روز آخرت پر

اور(بات یہ ہے کہ)شیطان جس کا رفیق ہو جائے تو وہ بہت ہی برا رفیق ہے۔

۳۹۔ اور اگر یہ لوگ اللہ اور روز آخرت پر ایمان لاتے اور اللہ کی عطا کردہ روزی میں سے خرچ کرتے تو اس میں انہیں کوئی نقصان نہ تھا اور اللہ تو ان کا حال اچھی طرح جانتا ہے۔

۴۰۔ یقینا اللہ (کسی پر)ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کرتا اور اگر(کسی کی) ایک نیکی ہو تو(اللہ)اسے دگنا کر دیتا ہے اور اپنے ہاں سے اسے اجر عظیم عطا فرماتا ہے۔

۴۱۔پس(اس دن)کیا حال ہو گا جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں گے اور(اے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)آپ کو ان لوگوں پربطور گواہ پیش کریں گے۔

۴۲۔ اس روز کافر اور جو لوگ رسول کی نافرمانی کرتے رہے تمنا کریں گے کہ کاش(زمین پھٹ جائے اور وہ اس میں دفن ہو کر)زمین کے برابر ہوجائیں اور وہ اللہ سے کوئی بات چھپا نہ سکیں گے۔

۴۳۔اے ایمان والو !نشے کی حالت میں نماز کے قریب نہ جایا کرو یہاں تک کہ تم جان لو کہ تم کیا کہ رہے ہو اور جنابت کی حالت میں بھی، یہاں تک کہ غسل کر لو مگر یہ کہ کسی راستے سے گزر رہے ہو اور اگر تم بیمارہویاسفر میں ہو یا تم میں سے کوئی رفع حاجت کر آیا ہو یا تم نے عورتوں سے ہمبستری کی ہو اور تمہیں پانی میسرنہ آئے تو پاک مٹی پر تیمم کرو چنانچہ اپنے چہرے اور

ہاتھوں کا مسح کرو، بے شک اللہ بڑا معاف کرنے والا، بخشنے والا ہے۔

۴۴۔ کیا آپ نے ان لوگوں کا حال نہیں دیکھا جنہیں کتاب کا کچھ حصہ دیا گیا تھا(لیکن)وہ ضلالت خریدتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ تم(بھی)گمراہ ہو جاؤ۔

۴۵۔ اور اللہ تمہارے دشمنوں کو بہتر جانتا ہے اور تمہاری سرپرستی کے لیے اللہ کافی ہے اور تمہاری مدد کے لیے بھی اللہ کافی ہے۔

۴۶۔ یہودیوں میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جو کلمات کو ان کی جگہ سے بدل دیتے ہیں اور کہتے ہیں :ہم نے سنا اور نہ مانا اور سنو(لیکن)تیری بات نہ سنی جائے اور اپنی زبانوں کو مروڑ کر دین پر طعن کرتے ہوئے کہتے ہیں :اور اگر وہ کہتے :ہم نے سنا اور مان لیا اور سنیے ہم پر نظر کیجیے تو یہ ان کے حق میں بہتر اور درست ہوتا لیکن اللہ نے ان کے کفر کے سبب ان پر لعنت کر رکھی ہے اس لیے سوائے تھوڑے لوگوں کے وہ ایمان نہیں لاتے۔

۴۷۔ اے وہ لوگو جنہیں کتاب دی گئی تھی اس پر ایمان لے آؤ جسے ہم نے نازل کیا ہے جو تمہارے پاس موجود کتاب کی بھی تصدیق کرتا ہے قبل اس کے کہ ہم(بہت سے)چہروں کو بگاڑ کر ان کی پیٹھ کی طرف پھیر دیں یا ہم ان پر اسی طرح لعنت کریں جس طرح ہم نے ہفتہ(کے دن)والوں پر لعنت کی اور اللہ کا حکم تو ہو کر رہتا ہے ۔

۴۸۔ اللہ اس بات کو یقینا معاف نہیں کرتا کہ اس کے ساتھ(کسی کو)شریک ٹھہرایا جائے اور اس کے علاوہ دیگر گناہوں کو جس کے بارے میں وہ چاہے گا معاف کر دے گا اور جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک قرار دیا اس نے تو

عظیم گناہ کا بہتان باندھا۔

۴۹۔ کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو اپنے آپ کو پاکباز خیال کرتے ہیں،(نہیں)بلکہ اللہ ہی جسے چاہتا ہے پاکیزہ کرتا ہے اور ان پر ذرہ برابر بھی ظلم نہیں ہو گا۔

۵۰۔ دیکھ لیجیے: یہ لوگ اللہ پر کیسے جھوٹ باندھتے ہیں اور صریح گناہ کے لیے یہی کافی ہے۔

۵۱۔ کیا آپ نے ان لوگوں کا حال نہیں دیکھا جنہیں کتاب کا ایک حصہ دیا گیا ہے؟ جو غیر اللہ معبود اور طاغوت پر ایمان رکھتے ہیں اور کافروں کے بارے میں کہتے ہیں: یہ لوگ تو اہل ایمان سے بھی زیادہ راہ راست پر ہیں۔

۵۲۔ یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی ہے اور جس پر اللہ لعنت کرے اس کے لیے آپ کوئی مددگار نہیں پائیں گے۔

۵۳۔ کیا حکومت میں ان کا کوئی حصہ ہے؟ اگر ایسا ہوتا تو یہ(دوسرے) لوگوں کو کوڑی برابر بھی نہ دیتے۔

۵۴۔ کیا یہ (دوسرے)لوگوں سے اس لیے حسد کرتے ہیں کہ اللہ نے انہیں اپنے فضل سے نوازا ہے؟(اگر ایسا ہے)تو ہم نے آل ابراہیم کو کتاب و حکمت عطا کی اور انہیں عظیم سلطنت عنایت کی۔

۵۵۔ پس ان میں سے کچھ اس پر ایمان لے آئے اور کچھ نے روگردانی کی اور (ان کے لیے)جہنم کی بھڑکتی آگ ہی کافی ہے۔

۵۶۔ جنہوں نے ہماری آیات کو ماننے سے انکار کیا ہے یقینا انہیں ہم عنقریب

آگ میں جھلسا دیں گے، جب بھی ان کی کھالیں گل جائیں گی(ان کی جگہ)
ہم دوسری کھالیں پیدا کریں گے تا کہ یہ لوگ عذاب چکھتے رہیں، بے شک
اللہ غالب آنے والا، حکمت والا ہے۔

۵۷۔اور جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے ہیں انہیں ہم جلد ہی ایسی
جنتوں میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی جن میں وہ ابد
تک رہیں گے، جن میں ان کے لیے پاکیزہ بیویاں ہیں اور ہم انہیں گھنے سایوں
میں داخل کریں گے۔

۵۸۔بے شک اللہ تم لوگوں کو حکم دیتا ہے کہ امانتوں کو ان کے اہل کے سپرد
کر دو اور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو عدل و انصاف کے ساتھ کرو،
اللہ تمہیں مناسب ترین نصیحت کرتا ہے، یقینا اللہ تو ہر بات کو خوب سننے والا
اور دیکھنے والا ہے۔

۵۹۔ اے ایمان والو !اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اور تم میں سے جو
صاحبان امر ہیں ان کی اطاعت کرو پھر اگر تمہارے درمیان کسی بات میں
نزاع ہو جائے تو اس سلسلے میں اللہ اور رسول کی طرف رجوع کرو اگر تم اللہ
اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہو۔ یہی بھلائی ہے اور اس کا انجام بھی بہتر ہو
گا۔

۶۰۔کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو دعویٰ تو یہ کرتے ہیں کہ جو
کتاب آپ پر نازل ہوئی اور جو کچھ آپ سے پہلے نازل کیا گیا ہے،(سب)پر
ایمان لائے ہیں مگر اپنے فیصلوں کے لیے طاغوت کی طرف رجوع کرنا چاہتے

ہیں حالانکہ انہیں طاغوت کا انکار کرنے کا حکم دیا گیا تھا، اور شیطان انہیں گمراہ کر کے راہ حق سے دور لے جانا چاہتا ہے۔

۶۱۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جو حکم اللہ نے نازل فرمایا ہے اس کی طرف اور رسول کی طرف آ جاؤ تو آپ ان منافقین کو دیکھتے ہیں کہ آپ کی طرف آنے سے کتراتے ہوئے ٹال مٹول کرتے ہیں۔

۶۲۔ پھر ان کا کیا حال ہو گا جب ان پر اپنے ہاتھوں لائی ہوئی مصیبت آ پڑے گی؟ پھر وہ آپ کے پاس اللہ کی قسمیں کھاتے آئیں گے(اور کہیں گے):قسم بخدا ہم تو خیر خواہ تھے اور باہمی توافق چاہتے تھے۔

۶۳۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے بارے میں اللہ جانتا ہے کہ ان کے دلوں میں کیا ہے، آپ انہیں خاطر میں نہ لائیے اور انہیں نصیحت کیجیے اور ان سے ان کے بارے میں ایسی باتیں کیجیے جو مؤثر ہوں۔

۶۴۔اور ہم نے جو بھی رسول بھیجا اس لیے بھیجا ہے کہ باذن خدا اس کی اطاعت کی جائے اور جب یہ لوگ اپنے آپ پر ظلم کر بیٹھتے تھے تو اگر آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر اللہ سے معافی مانگتے اور رسول بھی ان کے لیے مغفرت کی دعا کرتے تو وہ اللہ کو توبہ قبول کرنے والا، رحم کرنے والا پاتے۔

۶۵۔(اے رسول)تمہارے رب کی قسم یہ لوگ اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتے جب تک اپنے باہمی تنازعات میں آپ کو منصف نہ بنائیں پھر آپ کے فیصلے پر ان کے دلوں میں کوئی رنجش نہ آئے بلکہ وہ(اسے)بخوشی تسلیم کریں۔

۶۶۔اور اگر ہم ان پر اپنے آپ کو ہلاک کرنا اور اپنے گھروں کو خیر باد کہنا واجب قرار دے دیتے تو ان میں سے کم لوگ ہی اس پر عمل کرتے حالانکہ اگر یہ لوگ انہیں کی جانے والی نصیحتوں پر عمل کرتے تو یہ ان کے حق میں بہتر اور ثابت قدمی کا موجب ہوتا۔

۶۷۔ اور اس صورت میں ہم انہیں اپنی طرف سے اجر عظیم عطا کرتے ۔

۶۸۔اور ہم انہیں سیدھے راستے کی رہنمائی(بھی)کرتے۔

۶۹۔اور جو اللہ اور رسول کی اطاعت کرے وہ انبیاء، صدیقین، گواہوں اور صالحین کے ساتھ ہو گا جن پر اللہ نے انعام کیا ہے اور یہ لوگ کیا ہی اچھے رفیق ہیں۔

۷۰۔ یہ فضل اللہ کی طرف سے(ملتا)ہے اور علم و آگاہی کے لیے تو اللہ ہی کافی ہے۔

۷۱۔ اے ایمان والو !اپنے بچاؤ کا سامان اٹھا لو پھر دستہ دستہ یا سب مل کر نکل پڑو۔

۷۲۔البتہ تم میں کوئی ایسا بھی ہے جو(جہاد سے)ضرور کتراتاہے پھر اگر تم پر کوئی مصیبت آ پڑے تو کہتا ہے :اللہ نے مجھ پر(خاص)فضل کیا کہ میں ان لوگوں کے ساتھ حاضر نہ تھا۔

۷۳۔ اور اگر تم پر اللہ کی طرف سے فضل ہو جائے تو وہ اس طرح کہ گویا تم میں اور اس میں کوئی دوستی نہ تھی، ضرور کہے گا :کاش میں بھی ان کے ساتھ ہوتا تو میں بھی بڑی کامیابی حاصل کرتا۔

۷۴۔ اب ان لوگوں کو اللہ کی راہ میں لڑنا چاہیے جو اپنی دنیاوی زندگی کو آخرت کی زندگی کے بدلے فروخت کرتے ہیں اور جو راہ خدا میں لڑتا ہے وہ مارا جائے یا غالب آئے (دونوں صورتوں میں) ہم اسے عنقریب اجر عظیم دیں گے۔

۷۵۔ (آخر) تم لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کی راہ میں اور ان بے بس کیے گئے مردوں عورتوں اور بچوں کی خاطر نہیں لڑتے جو پکارتے ہیں: اے ہمارے پروردگار! ہمیں اس بستی سے نکال جس کے باشندے بڑے ظالم ہیں اور اپنی طرف سے کسی کو ہمارا سرپرست بنا دے اور اپنی طرف سے کسی کو ہمارے لیے مددگار بنا دے؟

۷۶۔ ایمان لانے والے اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں اور کفار طاغوت کی راہ میں لڑتے ہیں پس تم شیطان کے حامیوں سے لڑو (مطمئن رہو کہ) شیطان کی عیاریاں یقینا ناپائیدار ہیں۔

۷۷۔ کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جن سے کہا گیا تھا: اپنا ہاتھ روکے رکھو، نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دیا کرو؟ پھر جب ان پر جہاد فرض کیا گیا تو ان میں سے کچھ تو لوگوں سے اس طرح ڈرنے لگے جیسے اللہ سے ڈرا جاتا ہے یا اس سے بھی بڑھ کر اور کہنے لگے: ہمارے پروردگار! تو نے ہم پر جہاد کیوں فرض کیا؟ ہمیں تھوڑی مہلت کیوں نہ دی؟ ان سے کہدیجیے: دنیا کا سرمایہ بہت تھوڑا ہے اور متقی (انسان) کے لیے نجات اخروی زیادہ بہتر ہے اور تم پر ذرہ برابر ظلم نہیں کیا جائے گا۔

۷۸۔(تمہیں موت کاخوف ہے)تم جہاں کہیں بھی ہو خواہ تم مضبوط قلعوں میں بند رہو موت تمہیں آ لے گی اور انہیں اگر کوئی سکھ پہنچے تو کہتے ہیں :یہ اللہ کی طرف سے ہے اور اگر انہیں کوئی دکھ پہنچتا ہے تو کہتے ہیں یہ آپ کی وجہ سے ہے، کہدیجیے :سب کچھ اللہ کی طرف سے ہے، پھر انہیں کیا ہو گیا ہے کہ کوئی بات ان کی سمجھ میں ہی نہیں آتی؟

۷۹۔تمہیں جو سکھ پہنچے وہ اللہ کی طرف سے ہے اور جو دکھ پہنچے وہ خود تمہاری اپنی طرف سے ہے اور ہم نے آپ کو لوگوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا ہے اور(اس پر) گواہی کے لیے اللہ کافی ہے۔

۸۰۔ جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے منہ پھیر لیا تو ہم نے آپ کو ان کا نگہبان بنا کر تو نہیں بھیجا۔

۸۱۔ اور یہ لوگ(منہ پر تو)کہتے ہیں :اطاعت کے لیے حاضر(ہیں)لیکن جب آپ کے پاس سے نکلتے ہیں تو ان میں سے ایک گروہ آپ کی باتوں کے خلاف رات کو مشورہ کرتا ہے، یہ لوگ راتوں کو جو مشورہ کرتے ہیں اللہ اسے لکھ رہا ہے۔پس(اے رسول)آپ ان کی پرواہ نہ کریں اور اللہ پر بھروسا کریں اور کارسازی کے لیے اللہ کافی ہے۔

۸۲۔ کیا یہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے؟ اور اگر یہ اللہ کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا تو یہ لوگ اس میں بڑا اختلاف پاتے۔

۸۳۔ اور جب ان کے پاس امن یا خوف کی خبر پہنچتی ہے تو وہ اسے خوب پھیلاتے ہیں اور اگر وہ اس خبر کو رسول اور اپنے میں سے صاحبان امر تک

پہنچا دیتے تو ان میں سے اہل تحقیق اس خبر کی حقیقت کو جان لیتے اور اگر تم پر اللہ کا فضل نہ ہوتا اوراس کی رحمت نہ ہوتی تو چند ایک افراد کے سوا باقی تم سب شیطان کے پیروکار بن جاتے۔

۸۴۔(اے رسول)راہ خدا میں قتال کیجیے، آپ پر صرف اپنی ذات کی ذمے داری ڈالی جاتی ہے اور آپ مومنین کو ترغیب دیں، عین ممکن ہے کہ اللہ کافروں کا زور روک دے اور اللہ بڑا طاقت والا اور سخت سزا دینے والا ہے۔

۸۵۔ جو شخص اچھی بات کی حمایت اور سفارش کرتا ہے وہ اس میں سے حصہ پائے گا اور جو بری بات کی حمایت اور سفارش کرتا ہے وہ بھی اس میں سے کچھ حصہ پائے گا اور اللہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔

۸۶۔ اور جب تمہیں سلام کیا جائے تو تم اس سے بہتر سلام کرو یا انہی الفاظ سے جواب دو، اللہ یقینا ہر چیز کا حساب لینے والا ہے۔

۸۷۔ اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تم سب کو بروز قیامت جس کے آنے میں کوئی شبہ نہیں ضرور جمع کرے گا اور اللہ سے بڑھ کر سچی بات کرنے والا کون ہو سکتا ہے؟

۸۸۔ پھر تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم منافقین کے بارے میں دو گروہ ہو گئے ہو؟ اور اللہ نے ان کی بداعمالیوں کی وجہ سے انہیں اوندھا کر دیا ہے، کیا تم لوگ اللہ کے گمراہ کردہ کو ہدایت دینا چاہتے ہو؟ حالانکہ جسے اللہ گمراہ کر دے اس کے لیے تم کوئی راستہ نہیں پاؤ گے۔

۸۹۔ وہ چاہتے ہیں کہ تم بھی ویسے ہی کافر ہو جاؤ جیسے کافر وہ خود ہیں تاکہ تم

سب یکساں ہو جاؤ، لہٰذا ان میں سے کسی کو اپنا حامی نہ بناؤ جب تک وہ راہ خدا میں ہجرت نہ کریں، اگر وہ(ہجرت سے)منہ موڑ لیں تو انہیں پکڑ لو اور جہاں پاؤ قتل کر دو اور ان میں سے کسی کو اپنا حامی اور مدد گار نہ بناؤ۔

۹۰۔ سوائے ان لوگوں کے جو ایسے لوگوں سے جا ملیں جن کے اور تمہارے درمیان معاہدہ ہو یا وہ اس بات سے دل تنگ ہو کر تمہارے پاس آ جائیں کہ تم سے لڑیں یا اپنی قوم سے لڑیں اور اگر اللہ چاہتا تو انہیں تم پر مسلط کر دیتا اور وہ تم سے ضرور لڑتے لہٰذا اگر وہ تم سے الگ رہیں اور تم سے جنگ نہ کریں اور تمہاری طرف صلح کا پیغام بھیجیں تو اللہ نے تمہارے لیے ان پر بالادستی کی کوئی سبیل نہیں رکھی ہے .

۹۱۔ عنقریب تم دوسری قسم کے ایسے(منافق)لوگوں کو پاؤ گے جو تم سے بھی امن میں رہنا چاہتے ہیں اور اپنی قوم سے بھی امن میں رہنا چاہتے ہیں، لیکن اگر فتنہ انگیزی کا موقع ملے تو اس میں اوندھے منہ کود پڑتے ہیں، ایسے لوگ اگر تم لوگوں سے جنگ کرنے سے باز نہ آئیں اور تمہاری طرف صلح کا پیغام نہ دیں اور دست درازی سے بھی باز نہ آئیں تو جہاں کہیں وہ ملیں انہیں پکڑو اور قتل کرو اور ان پر ہم نے تمہیں واضح بالادستی دی ہے۔

۹۲۔ اور کسی مومن کو یہ حق نہیں کہ وہ کسی دوسرے مومن کو قتل کر دے مگر غلطی سے اور جو شخص کسی مومن کو غلطی سے قتل کر دے وہ ایک مومن غلام آزاد کرے اور مقتول کے ورثاء کو خونبہا ادا کرے مگر یہ کہ وہ معاف کر دیں، پس اگر وہ مومن مقتول تمہاری دشمن قوم سے تھا تو(قاتل)

ایک مومن غلام آزاد کرے اور اگر وہ مقتول ایسی قوم سے تعلق رکھتا تھا جس کے ساتھ تمہارا معاہدہ ہو تو اس کے ورثاء کو خونبہا دیا جائے اور ایک غلام آزاد کیا جائے اور جسے غلام میسر نہیں وہ دو ماہ متواتر روزے رکھے، یہ ہے اللہ کی طرف سے توبہ اور اللہ بڑا علم والا، حکمت والا ہے۔

۹۳۔اور جو شخص کسی مومن کو عمداً قتل کر دے تو اس کی سزا جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور اس پر اللہ کا غضب اور اس کی لعنت ہو گی اور ایسے شخص کے لیے اس نے ایک بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

۹۴۔ اے ایمان والو !جب تم راہ خدا میں(جہاد کے لیے)نکلو تو تحقیق سے کام لیا کرو اور جو شخص تمہیں سلام کرے اس سے یہ نہ کہو کہ تم مومن نہیں ہو، تم دنیاوی مفاد کے طالب ہو، جب کہ اللہ کے پاس غنیمتیں بہت ہیں، پہلے خود تم بھی تو ایسی حالت میں مبتلا تھے پھر اللہ نے تم پر احسان کیا، لہٰذا تحقیق سے کام لو، یقینا اللہ تمہارے اعمال سے خوب باخبر ہے۔

۹۵۔ بغیر کسی معذوری کے گھر میں بیٹھنے والے مؤمنین اور راہ خدا میں جان و مال سے جہاد کرنے والے یکساں نہیں ہو سکتے، اللہ نے بیٹھے رہنے والوں کے مقابلے میں جان و مال سے جہاد کرنے والوں کا درجہ زیادہ رکھا ہے، گو اللہ نے سب کے لیے نیک وعدہ فرمایا ہے، مگر بیٹھنے والوں کی نسبت جہاد کرنے والوں کو اجر عظیم کی فضیلت بخشی ہے۔

۹۶۔(ان کے لیے)یہ درجات اور مغفرت اور رحمت اللہ کی طرف سے ہے اور اللہ بڑا معاف کرنے والا، رحم کرنے والا ہے۔

۹۷۔ وہ لوگ جو اپنے آپ پر ظلم کر رہے ہوتے ہیں جب فرشتے ان کی روحیں قبض کرتے ہیں تو ان سے پوچھتے ہیں :تم کس حال میں مبتلا تھے؟ وہ کہتے ہیں :ہم اس سر زمین میں بے بس تھے، فرشتے کہیں گے :کیا اللہ کی سرزمین وسیع نہ تھی کہ تم اس میں ہجرت کرتے؟ پس ایسے لوگوں کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ بہت بری جگہ ہے۔

۹۸۔بجز ان بے بس مردوں اور عورتوں اور بچوں کے جو نہ کوئی چارہ کر سکتے ہیں اور نہ کوئی راہ پاتے ہیں۔

۹۹۔ عین ممکن ہے اللہ انہیں معاف کر دے اور اللہ بڑا معاف کرنے والا، بخشنے والا ہے۔

۱۰۰۔ اور جو اللہ کی راہ میں ہجرت کرے گا وہ زمین میں بہت سی پناہ گاہیں اور کشائش پائے گا اور جو اپنے گھر سے اللہ اور رسول کی طرف ہجرت کی غرض سے نکلے پھر(راستے میں)اسے موت آ جائے تواس کا اجر اللہ کے ذمے ہو گیا، اور اللہ بڑا معاف کرنے والا،رحم کرنے والا ہے۔

۱۰۱۔اور جب تم زمین میں سفر کے لیے نکلو تو اگر تمہیں کافروں کے حملے کا خوف ہو تو تمہارے لیے نماز قصر پڑھنے میں کوئی مضائقہ نہیں، یہ کافر لوگ یقینا تمہارے صریح دشمن ہیں۔

۱۰۲۔ اور(اے رسول)جب آپ خود ان کے درمیان موجود ہوں اور آپ خود ان کے لیے نماز قائم کریں تو ان میں سے ایک گروہ آپ کے ساتھ مسلح ہوکر نماز پڑھے پھر جب وہ سجدہ کر چکیں تو ان کو تمہارے پیچھے ہونا چاہیے

اور دوسرا گروہ جس نے نماز نہیں پڑھی ان کی جگہ آئے اور آپ کے ساتھ نماز پڑھے اور اپنے بچاؤ کا سامان اور اسلحہ لیے رہیں، کیونکہ کفار اس تاک میں ہیں کہ تم ذرا اپنے ہتھیاروں اور سامان سے غافل ہو جاؤ تو تم پر یکبارگی حملہ کر دیں اور اگر تم بارش کی وجہ سے تکلیف میں ہو یا تم بیمار ہو تو اسلحہ اتار رکھنے میں کوئی مضائقہ نہیں، مگر اپنے بچاؤ کا سامان لیے رہو، بے شک اللہ نے تو کافروں کے لیے ذلت آمیز عذاب تیار کر رکھا ہے۔

۱۰۳۔ پھر جب تم نماز پڑھ چکو تو کھڑے، بیٹھے اور لیٹے (ہر حال میں) اللہ کو یاد کرو، پھر جب اطمینان حاصل ہو جائے تو (معمول کی) نماز قائم کرو، بے شک وقت کی پابندی کے ساتھ نماز ادا کرنا مومنین پر فرض ہے۔

۱۰۴۔ اور تم ان کافروں کے تعاقب میں تساہل سے کام نہ لینا اگر تمہیں کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو انہیں بھی ایسی ہی تکلیف پہنچتی ہے جیسے تمہیں تکلیف پہنچتی ہے اور اللہ سے جیسی امید تم رکھتے ہو ویسی امید وہ نہیں رکھتے اور اللہ جاننے والا، حکمت والا ہے۔

۱۰۵۔(اے رسول)ہم نے یہ کتاب حق کے ساتھ آپ کی طرف نازل کی ہے تاکہ جیسے اللہ نے آپ کو بتایا ہے اسی کے مطابق لوگوں میں فیصلے کریں اور خیانت کاروں کے طرفدار نہ بنیں۔

۱۰۶۔اور اللہ سے طلب مغفرت کریں یقینا اللہ بڑا درگزر کرنے والا، رحم کرنے والا ہے۔

۱۰۷۔ اور جو لوگ اپنی ذات سے خیانت کرتے ہیں، آپ ان کی طرف سے

ان کا دفاع نہ کریں، بے شک اللہ خیانت کار اور گنہگار کو پسند نہیں کرتا۔

۱۰۸۔ یہ لوگ(اپنی حرکتوں کو)لوگوں سے تو چھپا سکتے ہیں لیکن اللہ سے نہیں چھپا سکتے اور اللہ تو اس وقت بھی ان کے ساتھ ہوتا ہے جب یہ لوگ اللہ کی ناپسندیدہ باتوں میں رات کو تدبیریں سوچتے ہیں اور اللہ ان کی تمام حرکات پر احاطہ رکھتا ہے۔

۱۰۹۔ دیکھو !تم نے دنیاوی زندگی میں تو ان کا دفاع کیا مگر بروز قیامت ان کا دفاع کون کرے گا یاان کا وکیل کون ہو گا؟

۱۱۰۔ اور جو برائی کا ارتکاب کرے یا اپنے نفس پر ظلم کرے پھر اللہ سے مغفرت طلب کرے تو وہ اللہ کو درگزر کرنے والا، رحم کرنے والا پائے گا۔

۱۱۱۔ اور جو برائی کا ارتکاب کرتا ہے وہ اپنے لیے وبال کسب کرتا ہے اور اللہ تو بڑا علم والا، حکمت والا ہے۔

۱۱۲۔ اور جس نے خطا یا گناہ کر کے اسے کسی بے گناہ کے سر تھوپ دیا تو یقینا اس نے ایک بڑے بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اٹھایا۔

۱۱۳۔ اور(اے رسول)اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت آپ کے شامل حال نہ ہوتی تو ان میں سے ایک گروہ نے تو آپ کو غلطی میں ڈالنے کا فیصلہ کر لیا تھا حالانکہ وہ خود کو ہی غلطی میں ڈالتے ہیں اور وہ آپ کا تو کوئی نقصان نہیں کر سکتے اور اللہ نے آپ پر کتاب و حکمت نازل کی اور آپ کو ان باتوں کی تعلیم دی جنہیں آپ نہیں جانتے تھے اور آپ پر اللہ کا بڑا فضل ہے۔

۱۱۴۔ ان لوگوں کی بیشتر سرگوشیوں میں کوئی خیر نہیں ہے مگر یہ کہ کوئی

صدقہ، نیکی یا لوگوں میں اصلاح کی تلقین کرے اور جو شخص اللہ کی خوشنودی کے لیے ایسا کرے تو اسے عنقریب ہم اجر عظیم عطا کریں گے۔

۱۱۵۔ اور جو شخص ہدایت کے واضح ہونے کے بعد رسول کی مخالفت کرے اور مومنین کا راستہ چھوڑ کر کسی اور راستے پر چلے تو جدھر وہ چلتا ہے ہم اسے ادھر ہی چلنے دیں گے اور ہم اسے جہنم میں جھلسا دیں گے جو بدترین ٹھکانا ہے۔

۱۱۶۔ اللہ صرف شرک سے درگزر نہیں کرتا اس کے علاوہ جس کو چاہے معاف کر دیتا ہے اور جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا وہ گمراہی میں دور تک چلا گیا۔

۱۱۷۔ وہ اللہ کے سوا صرف مؤنث صفت چیزوں کو پکارتے ہیں اور وہ تو بس باغی شیطان ہی کو پکارتے ہیں۔

۱۱۸۔ اللہ نے اس پر لعنت کی اور اس نے اللہ سے کہا: میں تیرے بندوں میں سے ایک مقررہ حصہ ضرور لے کر رہوں گا۔

۱۱۹۔ اور میں انہیں ضرور گمراہ کروں گا اور انہیں آرزوؤں میں ضرور مبتلا رکھوں گا اور انہیں حکم دوں گا تو وہ ضرور جانوروں کے کان پھاڑیں گے اور میں انہیں حکم دوں گا تو وہ اللہ کی بنائی ہوئی صورت میں ضرور ردو بدل کریں گے اور جس نے اللہ کے سوا شیطان کو اپنا سرپرست بنا لیا پس یقینا وہ صریح نقصان میں رہے گا۔

۱۲۰۔وہ انہیں وعدوں اور امیدوں میں الجھاتا ہے اور ان کے ساتھ شیطان

کے وعدے بس فریب پر مبنی ہوتے ہیں۔

۱۲۱۔یہی لوگ ہیں جن کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ اس سے بچ نکلنے کی کوئی جگہ نہیں پائیں گے ۔

۱۲۲۔اور جو لوگ ایمان لاتے ہیں اور نیک اعمال بجا لاتے ہیں عنقریب ہم انہیں ایسی جنتوں میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہوں گی، وہ وہاں ابد تک ہمیشہ رہیں گے، اللہ کا سچا وعدہ ہے اور بھلا اللہ سے بڑھ کر بات کا سچا کون ہو سکتا ہے؟

۱۲۳۔ نہ تمہاری آرزوؤں سے(بات بنتی ہے)اور نہ اہل کتاب کی آرزوؤں سے، جو برائی کرے گا وہ اس کی سزا پائے گا اور اللہ کے سوا نہ اسے کوئی کارساز میسر ہو گا اور نہ کوئی مدد گار۔

۱۲۴۔ اور جو نیک اعمال بجا لائے خواہ مرد ہو یا عورت اور وہ مومن ہو تو(سب)جنت میں داخل ہوں گے اور ان پر ذرہ برابر ظلم نہیں کیا جائے گا۔

۱۲۵۔ اور دین میں اس سے بہتر اور کون ہو سکتا ہے جس نے نیک کردار بن کر اپنے وجود کو اللہ کے سپرد کیا اور یکسوئی کے ساتھ ملت ابراہیمی کی اتباع کی؟ اور ابراہیم کو تو اللہ نے اپنا دوست بنایا ہے۔

۱۲۶۔ اور جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اللہ کا ہے اور اللہ ہر چیز پر خوب احاطہ رکھنے والا ہے۔

۱۲۷۔اور لوگ آپ سے عورتوں کے بارے میں دریافت کرتے ہیں، کہدیجیے : اللہ تمہیں ان کے بارے میں حکم دیتا ہے اور کتاب میں تمہارے لیے جو حکم

بیان کیا جاتا ہے وہ ان یتیم عورتوں کے متعلق ہے جن کا مقررہ حق تم انہیں ادا نہیں کرتے اور ان سے نکاح بھی کرنا چاہتے ہو اور ان بچوں کے متعلق ہے جو بے بس ہیں اور یہ(حکم بھی دیتا ہے)کہ یتیموں کے بارے میں انصاف کرو اور تم بھلائی کا جو کام بھی انجام دو گے تو اللہ اس سے خوب آگاہ ہے۔

۱۲۸۔اور اگر کسی عورت کو اپنے شوہر کی طرف سے بے اعتدالی یا بے رخی کا اندیشہ ہو تو کوئی مضائقہ نہیں کہ دونوں آپس میں بہتر طریقے سے مصالحت کر لیں اور صلح تو بہرحال بہتر ہی ہے اور ہر نفس کو بخل کے قریب کر دیا گیا ہے، لیکن اگر تم نیکی کرو اور تقویٰ اختیار کرو تو اللہ تمہارے سارے اعمال سے یقینا خوب باخبر ہے.

۱۲۹۔ اور تم بیویوں کے درمیان پورا عدل قائم نہ کر سکو گے خواہ تم کتنا ہی چاہو، لیکن ایک طرف اتنے نہ جھک جاؤ کہ(دوسری کو)معلق کی طرح چھوڑدو اور اگر تم اصلاح کرو اور تقویٰ اختیار کرو تو اللہ یقینا درگزر کرنے والا، رحم کرنے والا ہے۔

۱۳۰۔اور اگر میاں بیوی دونوں نے علیحدگی اختیار کی تو اللہ اپنی وسیع قدرت سے ہر ایک کو بے نیاز کر دے گا اور اللہ بڑی وسعت والا، حکمت والا ہے۔

۱۳۱۔اور جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اللہ کی ملکیت ہے، بتحقیق ہم نے تم سے پہلے اہل کتاب کو نصیحت کی ہے اور تمہیں بھی یہی نصیحت ہے کہ تقویٰ اختیار کرو اور اگر کفر اختیار کرو گے تو آسمانوں اور زمین کی ہر چیز اس

کے قبضۂ قدرت میں ہے اور اللہ بڑا بے نیاز، قابل ستائش ہے۔

۱۳۲۔ اور اللہ ہی ان سب چیزوں کا مالک ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہیں اور کفالت کے لیے اللہ ہی کافی ہے۔

۱۳۳۔ اے لوگو !اگر اللہ چاہے تو تم سب کو فنا کر کے تمہاری جگہ دوسروں کو لے آئے اور اس بات پر تو اللہ خوب قدرت رکھتا ہے۔

۱۳۴۔ جو(فقط)دنیاوی مفاد کا طالب ہے پس اللہ کے پاس دنیا و آخرت دونوں کا ثواب موجود ہے اور اللہ خوب سننے والا، دیکھنے والا ہے۔

۱۳۵۔ اے ایمان والو !انصاف کے سچے داعی بن جاؤ اور اللہ کے لیے گواہ بنو اگرچہ تمہاری ذات یا تمہارے والدین اور رشتہ داروں کے خلاف ہی کیوں نہ ہو، اگر کوئی امیر یا فقیر ہے تو اللہ ان کا بہتر خیرخواہ ہے، لہٰذا تم خواہش نفس کی وجہ سے عدل نہ چھوڑو اور اگر تم نے کج بیانی سے کام لیا یا (گواہی دینے سے)پہلو تہی کی تو جان لو کہ اللہ تمہارے اعمال سے یقینا خوب باخبر ہے۔

۱۳۶۔ اے ایمان والو !اللہ اور اس کے رسول اور اس کتاب پر جو اللہ نے اپنے رسول پر نازل کی ہے، سچا ایمان لے آؤ اور اس کتاب پر بھی جو اس نے اس سے پہلے نازل کی ہے اور جس نے اللہ، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں اور روز آخرت کا انکار کیا وہ گمراہی میں بہت دور چلا گیا۔

۱۳۷۔ جو لوگ ایمان لانے کے بعد پھر کافر ہو گئے پھر ایمان لائے پھر کافر ہو گئے پھر کفر میں بڑھتے چلے گئے، اللہ انہیں نہ تو معاف کرے گا اور نہ ہی انہیں ہدایت کا راستہ دکھائے گا۔

۱۳۸۔(اے رسول)منافقوں کو دردناک عذاب کا مژدہ سنا دو۔

۱۳۹۔ جو ایمان والوں کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا حامی بناتے ہیں، کیا یہ لوگ ان سے عزت کی توقع رکھتے ہیں؟ بے شک ساری عزت تو خدا کی ہے۔

۱۴۰۔اور بتحقیق اللہ نے(پہلے)اس کتاب میں تم پر یہ حکم نازل فرمایا کہ جہاں کہیں تم سن رہے ہو کہ اللہ کی آیات کا انکار کیا جا رہا ہے اور ان کا مذاق اڑایا جا رہا ہے تو تم ان کے ساتھ نہ بیٹھا کرو جب تک وہ کسی دوسری گفتگو میں نہ لگ جائیں ورنہ تم بھی انہی کی طرح کے ہو جاؤ گے، بے شک اللہ تمام منافقین اور کافرین کو جہنم میں یکجا کرنے والا ہے۔

۱۴۱۔ یہ(منافق)تمہارے حالات کا انتظار کرتے ہیں کہ اگر اللہ کی طرف سے تمہیں فتح حاصل ہو تو کہتے ہیں :کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے؟ اور اگر کافروں کو کچھ کامیابی مل جائے تو(ان سے)کہتے ہیں :کیا ہم تمہارے خلاف لڑنے پر قادر نہ تھے؟(اس کے باوجود ہم نے تمہارے ساتھ جنگ نہ کی)اور کیا ہم نے تمہیں مومنوں سے بچا نہیں لیا؟ پس اللہ قیامت کے دن تمہارے درمیان فیصلہ کرے گا اور اللہ ہرگز کافروں کو مومنوں پر غالب نہیں آنے دے گا۔

۱۴۲۔ یہ منافقین(اپنے زعم میں)اللہ کو دھوکہ دیتے ہیں حالانکہ درحقیقت اللہ انہیں دھوکہ دے رہا ہے اور جب یہ نماز کے لیے اٹھتے ہیں تو سستی کے ساتھ لوگوں کو دکھانے کے لیے اٹھتے ہیں اور اللہ کو کم ہی یاد کرتے ہیں۔

۱۴۳۔ یہ لوگ نہ ان کی طرف ہیں اور نہ ان کی طرف بلکہ درمیان میں سرگرداں ہیں اور جسے اللہ گمراہی میں چھوڑ دے اس کے لیے تم کوئی راہ

نہیں پا سکتے۔

۱۴۴۔ اے ایمان والو !تم مومنین کو چھوڑ کر کفار کو اپنا حامی مت بناؤ، کیا تم چاہتے ہو کہ خود اپنے خلاف اللہ کے پاس صریح دلیل فراہم کرو؟

۱۴۵۔ منافقین تو یقینا جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں ہوں گے اور آپ کسی کو ان کا مددگار نہیں پائیں گے ۔

۱۴۶۔ البتہ ان میں سے جو لوگ توبہ کریں اور اپنی اصلاح کر لیں اور اللہ سے متمسک رہیں اور اپنے دین کو اللہ کے لیے خالص کریں تو ایسے لوگ مومنوں کے ساتھ ہوں گے اور اللہ عنقریب مومنوں کو اجر عظیم عطا فرمائے گا۔

۱۴۷۔ اگر تم شکر ادا کرو اور ایمان لے آؤ تو اللہ تمہیں عذاب دے کر کیا کرے گا؟ اور اللہ بڑا قدردان،بڑا جاننے والا ہے۔

۱۴۸۔ اللہ اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ کوئی(کسی کی)برملا برائی کرے، مگر یہ کہ مظلوم واقع ہوا ہو اور اللہ بڑا سننے والا، جاننے والا ہے۔

۱۴۹۔ اگر تم کوئی نیک کام علانیہ یا خفیہ کرو اور برائی سے درگزر کرو تو اللہ بڑا معاف کرنے والا، قدرت والا ہے۔

۱۵۰۔ جو اللہ اور اس کے رسولوں کا انکار کرتے ہیں اور اللہ اور رسولوں کے درمیان تفریق ڈالنا چاہتے ہیں اور کہتے ہیں :ہم بعض پر ایمان لائیں گے اور بعض کا انکار کریں گے اور وہ اس طرح کفر و ایمان کے درمیان ایک راہ نکالنا چاہتے ہیں۔

۱۵۱۔ ایسے لوگ حقیقی کافر ہیں اور ہم نے کافروں کے لیے ذلت آمیز عذاب

تیار کر رکھا ہے۔

۱۵۲۔ اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاتے ہیں اور ان میں سے کسی ایک کے درمیان کسی تفریق کے بھی قائل نہیں ہیں عنقریب اللہ ان کا اجر انہیں عطا فرمائے گا اور اللہ بڑا درگزر کرنے والا، رحم کرنے والا ہے۔

۱۵۳۔ اہل کتاب آپ سے مطالبہ کر رہے ہیں کہ آپ ان پر آسمان سے ایک کتاب اتار لائیں، جبکہ یہ لوگ اس سے بڑا مطالبہ موسیٰ سے کر چکے ہیں، چنانچہ انہوں نے کہا: ہمیں علانیہ طور پر اللہ دکھا دو، ان کی اسی زیادتی کی وجہ سے انہیں بجلی نے آ لیا پھر انہوں نے گوسالہ کو(اپنا معبود)بنایا جب کہ ان کے پاس واضح نشانیاں آ چکی تھیں اس پر بھی ہم نے ان سے درگزر کیا اور موسیٰ کو ہم نے واضح غلبہ عطا کیا۔

۱۵۴۔اور ہم نے ان کے میثاق کے مطابق کوہ طور کو ان کے اوپر اٹھایا اور ہم نے انہیں حکم دیا: دروازے سے سجدہ کرتے ہوئے داخل ہو جاؤ اور ہم نے ان سے کہا: ہفتہ کے دن تجاوز نہ کرو اور(اس طرح)ہم نے ان سے ایک پختہ عہد لیا۔

۱۵۵۔ پھر ان کے اپنے میثاق کی خلاف ورزی، اللہ کی آیات کا انکار کرنے اور انبیاء کو ناحق قتل کرنے اور ان کے اس قول کے سبب کہ ہمارے دل غلاف میں محفوظ ہیں(اللہ نے انہیں سزا دی، ان کے دل غلاف میں محفوظ نہیں) بلکہ ان کے کفر کے سبب اللہ نے ان پر مہر لگا دی ہے اسی وجہ سے یہ کم ہی ایمان لاتے ہیں۔

۱۵۶۔ نیز ان کے کفر کے سبب اور مریم پر عظیم بہتان باندھنے کے سبب۔
۱۵۷۔ اور ان کے اس قول کے سبب کہ ہم نے اللہ کے رسول مسیح بن مریم کو قتل کیا ہے، جبکہ فی الحقیقت انہوں نے نہ انہیں قتل کیا اور نہ سولی چڑھایا بلکہ (دوسرے کو)ان کے لیے شبیہ بنا دیا گیا تھا اور جن لوگوں نے اس میں اختلاف کیا وہ اس میں شک میں مبتلا ہیں، ظن کی پیروی کے علاوہ انہیں اس بارے میں کوئی علم نہیں اور انہوں نے مسیح کو یقیناً قتل نہیں کیا۔
۱۵۸۔ بلکہ اللہ نے انہیں اپنی طرف اٹھایا اور بے شک اللہ بڑا غالب آنے والا، حکمت والا ہے۔
۱۵۹۔ اور اہل کتاب میں کوئی ایسا نہیں جو ان کی موت سے پہلے ان پر ایمان نہ لائے اور قیامت کے دن وہ(مسیح)ان پر گواہ ہوں گے۔
۱۶۰۔یہود کے ظلم اور راہ خدا سے بہت روکنے کے سبب بہت سی پاک چیزیں جو(پہلے)ان پر حلال تھیں ہم نے ان پر حرام کر دیں۔
۱۶۱۔ اور اس سبب سے بھی کہ وہ سود خوری کرتے تھے جبکہ اس سے انہیں منع کیا گیا تھا اور لوگوں کا مال ناحق کھانے کے سبب سے بھی اور ان میں سے جو کافر ہیں ان کے لیے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔
۱۶۲۔لیکن ان میں سے جو علم میں راسخ ہیں اور اہل ایمان ہیں وہ اس پر ایمان لاتے ہیں جو آپ پر نازل کیا گیا اور جو آپ سے پہلے نازل کیا گیا اور نماز قائم کرنے والے ہیں اور زکوٰۃ دینے والے ہیں اور اللہ اور روز آخرت پر ایمان لانے والے ہیں، یہ وہ لوگ ہیں جن کو عنقریب ہم اجر عظیم عطا کریں گے۔

۱۶۳۔(اے رسول)ہم نے آپ کی طرف اسی طرح وحی بھیجی ہے جس طرح نوح اور ان کے بعد کے نبیوں کی طرف بھیجی، اور جس طرح ہم نے ابراہیم، اسماعیل، اسحاق،یعقوب، اولادیعقوب،عیسیٰ،ایوب، یونس، ہارون اور سلیمان کی طرف(وحی بھیجی)اور داؤد کو ہم نے زبور دی۔

۱۶۴۔ ان رسولوں پر(وحی بھیجی)جن کے حالات کا ذکر ہم پہلے آپ سے کر چکے ہیں اور ان رسولوں پر بھی جن کے حالات کا ذکر ہم نے آپ سے نہیں کیا اور اللہ نے موسیٰ سے تو خوب باتیں کی ہیں۔

۱۶۵۔(یہ سب)بشارت دینے والے اور تنبیہ کرنے والے رسول بنا کر بھیجے گئے تھے تاکہ ان رسولوں کے بعد لوگوں کے لیے اللہ کے سامنے کسی حجت کی گنجائش نہ رہے اور اللہ بڑا غالب آنے والا، حکمت والا ہے۔

۱۶۶۔ لیکن اللہ گواہی دیتا ہے کہ جو کچھ اس نے آپ پر نازل کیا ہے وہ اپنے علم سے نازل کیا ہے اور ساتھ فرشتے بھی گواہی دیتے ہیں اور گواہی کے لیے تو اللہ ہی کافی ہے۔

۱۶۷۔ بے شک جنہوں نے کفر اختیار کیا اور(لوگوں کو)اللہ کے راستے سے روگردانی کی یقینا وہ گمراہی میں دور تک نکل گئے۔

۱۶۸۔جنہوں نے کفر اختیار کیا اور ظلم کرتے رہے اللہ انہیں ہرگز نہیں بخشے گا اور نہ ہی ان کی راہنمائی کرے گا۔

۱۶۹۔ سوائے راہ جہنم کے جس میں وہ ابد تک ہمیشہ رہیں گے اور یہ کام اللہ کے لیے نہایت سہل ہے۔

۱۷۰۔ اے لوگو !یہ رسول تمہارے رب کی طرف سے حق لے کر تمہارے پاس آئے ہیں پس تمہارے حق میں بہتر ہے کہ تم(ان پر)ایمان لے آؤ اور اگر تم کفر اختیار کرو تو(جان لو کہ)آسمانوں اور زمین کی موجودات کا مالک اللہ ہے اور اللہ بڑا علم رکھنے والا، حکمت والا ہے۔

۱۷۱۔ اے اہل کتاب ! اپنے دین میں غلو سے کام نہ لو اور اللہ کے بارے میں حق بات کے سوا کچھ نہ کہو،بے شک مسیح عیسیٰ بن مریم تو اللہ کے رسول اور اس کا کلمہ ہیں جو اللہ نے مریم تک پہنچا دیا اور اس کی طرف سے وہ ایک روح ہیں، لہٰذا اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لے آؤ اور یہ نہ کہو کہ تین ہیں، اس سے باز آ جاؤ اس میں تمہاری بہتری ہے، یقینا اللہ تو بس ایک ہی معبود ہے، اس کی ذات اس سے پاک ہے کہ اس کا کوئی بیٹا ہو، آسمانوں اور زمین میں موجود ساری چیزیں اسی کی ہیں اور کارسازی کے لیے اللہ کافی ہے۔

۱۷۲۔ مسیح نے کبھی بھی اللہ کی بندگی کو عار نہیں سمجھا اور نہ ہی مقرب فرشتے(اسے عار سمجھتے ہیں)اور جو اللہ کی بندگی کو عار سمجھتا ہے اور تکبر کرتا ہے اللہ ان سب کو(ایک دن)اپنے سامنے جمع کرے گا۔

۱۷۳۔پھر ایمان لانے والوں اور نیک اعمال بجا لانے والوں کو اللہ ان کا پورا اجر دے گا اور انہیں اپنے فضل سے مزید عطا کرے گا اور جن لوگوں نے (عبادت کو)عار سمجھا اور تکبر کیا انہیں اللہ دردناک عذاب دے گا اور وہ اپنے لیے اللہ کے سوا نہ کوئی سرپرست اور نہ کوئی مددگار پائیں گے۔

۱۷۴۔ اے لوگو !تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس واضح دلیل آگئی

ہے اور ہم نے تمہاری طرف روشن نور نازل کیا ہے۔

۱۷۵۔لہٰذا جو اللہ پر ایمان لے آئیں اور اس سے متمسک رہیں تو وہ جلد ہی انہیں اپنی رحمت اور فضل میں داخل کرے گا اور انہیں اپنی طرف آنے کا سیدھا راستہ دکھائے گا۔

۱۷۶۔لوگ آپ سے(کلالہ کے بارے میں)دریافت کرتے ہیں، ان سے کہدیجیے : اللہ کلالہ کے بارے میں تمہیں یہ حکم دیتا ہے :اگر کوئی مرد مر جائے اور اس کی اولاد نہ ہو اور اس کی ایک بہن ہو تو اسے(بھائی کے)ترکے سے نصف حصہ ملے گا اور اگر بہن(مر جائے اور اس)کی کوئی اولاد نہ ہو تو بھائی کو بہن کا پورا ترکہ ملے گا اور اگر بہنیں دو ہوں تو دونوں کو(بھائی کے) ترکے سے دو تہائی ملے گااور اگر بھائی بہن دونوں ہیں تو مرد کا حصہ دو عورتوں کے حصے کے برابر ہو گا، اللہ تمہارے لیے(احکام)بیان فرماتا ہے تاکہ تم گمراہ نہ ہو جاؤ اور اللہ ہر چیز کا پورا علم رکھتا ہے۔

۹۹-سورہ زلزال ۔ مدنی ۔ آیات ۸

بنام خدائے رحمن و رحیم

۱۔ جب زمین اپنی لرزش سے ہلائی جائے گی،

۲۔ اور زمین اپنا بوجھ نکال دے گی،

۳۔ اور انسان کہے گا کہ اسے کیا ہو گیا ہے؟

۴. اس دن وہ اپنے حالات بیان کرے گی.

۵۔ کیونکہ آپ کے رب نے اسے ایسا کرنے کا حکم دیا تھا۔

۶۔ اس دن لوگ گروہ گروہ ہو کر نکل آئیں گے تاکہ انہیں ان کے اعمال دکھائے جائیں

۷۔ پس جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہو گی وہ اسے دیکھ لے گا۔

۸۔ اور جس نے ذرہ برابر برائی کی ہو گی وہ اسے دیکھ لے گا۔

۵۷-سورہ حدید۔ مدنی ۔ آیات ۲۹

بنام خدائے رحمن و رحیم

۱۔ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اللہ کی تسبیح کرتے ہیں اور وہی بڑا غالب آنے والا، حکمت والا ہے۔

۲۔ آسمانوں اور زمین کی سلطنت اسی کی ہے، وہی زندگی اور (وہی)موت دیتا ہے اور وہ ہر چیز پر خوب قادر ہے۔

۳۔ وہی اول اور وہی آخر ہے نیز وہی ظاہر اور وہی باطن ہے اور وہ ہر چیز کا خوب علم رکھنے والا ہے۔

۴۔ وہ وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں دنوں میں خلق کیا

پھر عرش پر مستقر ہوا، اللہ کے علم میں ہے جو کچھ زمین کے اندر جاتا ہے اور جو کچھ اس سے باہر نکلتا ہے اور جو کچھ آسمان سے اترتا ہے اور جو کچھ اس میں چڑھتا ہے، تم جہاں بھی ہو وہ تمہارے ساتھ ہوتا ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس پر خوب نگاہ رکھنے والا ہے۔

۵۔ آسمانوں اور زمین کی سلطنت اسی کی ہے اور تمام امور اسی کی طرف پلٹا دیے جاتے ہیں۔

۶۔ وہی رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور وہی دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور وہ سینوں کے راز کو خوب جانتا ہے۔

۷۔ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لے آؤ اور اس مال سے خرچ کرو جس میں اللہ نے تمہیں جانشین بنایا ہے، پس تم میں سے جو لوگ ایمان لائیں اور (راہ خدا میں)خرچ کریں ان کے لیے بڑا ثواب ہے.

۸۔ اور تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ پر ایمان نہیں لاتے؟ جب کہ رسول تمہیں تمہارے رب پر ایمان لانے کی دعوت دے رہا ہے اور وہ تم سے مضبوط عہد لے چکا ہے اگر تم ماننے والے ہو۔

۹۔وہ وہی ہے جو اپنے بندے پر واضح نشانیاں نازل فرماتا ہے تاکہ تمہیں تاریکی سے نکال کر روشنی کی طرف لائے، یقینا اللہ تم پر نہایت شفقت کرنے والا، مہربان ہے۔

۱۰۔ اور تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم راہ خدا میں خرچ نہیں کرتے جب کہ آسمانوں اور زمین کی میراث اللہ کے لیے ہے؟ تم میں سے جنہوں نے فتح

(مکہ)سے پہلے خرچ کیا اور قتال کیا وہ(دوسروں کے)برابر نہیں ہو سکتے، ان
کا درجہ بہت بڑا ہے ان لوگوں سے جنہوں نے بعد میں خرچ کیا اور مقاتلہ
کیا، البتہ اللہ تعالیٰ نے ان سب سے اچھا وعدہ کیا ہے اور اللہ تمہارے اعمال
سے خوب آگاہ ہے۔

۱۱۔ کون ہے جو اللہ کو قرض حسنہ دے تاکہ اللہ اس کے لیے اسے کئی گنا کر
دے؟ اور اس کے لیے پسندیدہ اجر ہے۔

۱۲۔ قیامت کے دن آپ مومنین اور مومنات کو دیکھیں گے کہ ان کا نور ان
کے آگے آگے اور ان کی دائیں جانب دوڑ رہا ہو گا(ان سے کہا جائے گا)آج
تمہیں ان جنتوں کی بشارت ہے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی جن میں
تمہیں ہمیشہ رہنا ہو گا، یہی تو بڑی کامیابی ہے۔

۱۳۔ اس دن منافق مرد اور منافق عورتیں مؤمنین سے کہیں گے :ہماری
طرف نظر ڈالیں تاکہ ہم تمہارے نور سے روشنی حاصل کریں،(مگر)ان سے
کہا جائے گا :اپنے پیچھے لوٹ جاؤ اور نور تلاش کرو، پھر ان کے درمیان ایک
دیوار بنا دی جائے گی، جس کا ایک دروازہ ہو گا جس کے اندرونی حصے میں
رحمت ہو گی اور اس کی بیرونی جانب عذاب ہو گا۔

۱۴۔ وہ(مؤمنوں کو)پکار کر کہیں گے :کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے؟ کہیں
گے :تھے تو سہی !لیکن تم نے اپنے آپ کو فتنے میں ڈالا اور تم(ہمارے لیے
حوادث کے)منتظر رہے اور شک کرتے رہے اور تمہیں آرزوؤں نے دھوکے
میں رکھا یہاں تک کہ اللہ کا حکم آگیا اور دھوکے باز(شیطان)تمہیں اللہ کے

بارے میں دھوکہ دیتا رہا۔

۱۵۔ پس آج تم سے نہ کوئی فدیہ قبول کیا جائے گا اور نہ ان سے جنہوں نے کفر اختیار کیا، تمہارا ٹھکانا آتش ہے، وہی تمہارے لیے سزاوار ہے اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے.

۱۶۔ کیا مومنین کے لیے ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل ذکر خدا سے اور نازل ہونے والے حق سے نرم ہو جائیں اور وہ ان لوگوں کی طرح نہ ہو جائیں جنہیں پہلے کتاب دی گئی پھر ایک طویل مدت ان پر گزر گئی تو ان کے دل سخت ہو گئے ؟ اور ان میں سے بہت سے لوگ فاسق ہیں۔

۱۷۔ جان رکھو !اللہ ہی زمین کو اس کے مردہ ہو جانے کے بعد زندہ کرتا ہے، ہم نے تمہارے لیے نشانیوں کو یقینا واضح طور پر بیان کیا ہے، شاید تم عقل سے کام لو۔

۱۸۔ یقینا صدقہ دینے والے مردوں اور صدقہ دینے والی عورتوں نیز ان لوگوں کے لیے جنہوں نے اللہ کو قرض حسنہ دیا ہے کئی گنا کر دیا جائے گا اور ان کے لیے پسندیدہ اجر ہے۔

۱۹۔ اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں وہی اپنے رب کے نزدیک کامل سچے اور گواہ ہیں، ان کے لیے ان کا اجر اور ان کا نور ہے اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیات کی تکذیب کی وہ جہنمی ہیں۔

۲۰۔ جان رکھو کہ دنیاوی زندگی صرف کھیل، بیہودگی، آرائش، آپس میں فخر کرنا اور اولاد و اموال میں ایک دوسرے سے بڑھ جانے کی کوشش سے

عبارت ہے، اس کی مثال اس بارش کی سی ہے جس کی پیداوار (پہلے) کسانوں کو خوش کرتی ہے پھر وہ خشک ہو جاتی ہے پھر دیکھتے ہو کہ وہ کھیتی زرد ہو گئی ہے پھر وہ بھس بن جاتی ہے جب کہ آخرت میں (کفار کے لیے) عذاب شدید اور (مومنین کے لیے) اللہ کی طرف سے مغفرت اور خوشنودی ہے اور دنیا کی زندگی تو سامان فریب ہے۔

۲۱۔ایک دوسرے پر سبقت لے جاؤ اپنے پروردگار کی مغفرت اور اس جنت کی طرف جس کی وسعت آسمان و زمین جتنی ہے اور ان لوگوں کے لیے تیار کی گئی ہے جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہیں، یہ اللہ کا فضل ہے اسے وہ جسے چاہے عطا فرماتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

۲۲۔ کوئی مصیبت زمین پر اور تم پر نہیں پڑتی مگر یہ کہ اس کے پیدا کرنے سے پہلے وہ ایک کتاب میں لکھی ہوتی ہے، اللہ کے لیے یقینا یہ نہایت آسان ہے۔

۲۳۔ تاکہ جو چیز تم لوگوں کے ہاتھ سے چلی جائے اس پر تم رنجیدہ نہ ہو اور جو چیز تم لوگوں کو عطا ہو اس پر اترایا نہ کرو، اللہ کسی خود پسند، فخر جتانے والے کو پسند نہیں کرتا

۲۴۔ جو خود بخل کرتے ہیں اور لوگوں کو بخل کرنے کا حکم دیتے ہیں اور اگر کوئی روگردانی کرتا ہے تو اللہ یقینا بڑا بے نیاز، قابل ستائش ہے۔

۲۵۔ بتحقیق ہم نے اپنے رسولوں کو واضح دلائل دے کر بھیجا ہے اور ہم نے ان کے ساتھ کتاب اور میزان نازل کیا ہے تاکہ لوگ عدل قائم کریں اور ہم

نے لوہا اتارا جس میں شدید طاقت ہے اور لوگوں کے لیے فائدے ہیں اور
تاکہ اللہ معلوم کرے کہ کون بن دیکھے خدا اور اس کے رسولوں کی مدد کرتا
ہے، اللہ یقینا بڑی طاقت والا، غالب آنے والا ہے۔
۲۶۔ اور بتحقیق ہم نے نوح اور ابراہیم کو بھیجا اور ان دونوں کی اولاد میں
نبوت اور کتاب رکھ دی تو ان میں سے کچھ ہدایت پا گئے اور ان میں سے
بہت سے فاسق ہو گئے.
۲۷۔ پھر ان کے بعد ہم نے پے درپے اپنے رسول بھیجے اور ان سب کے بعد
عیسیٰ بن مریم کو بھیجا اور انہیں ہم نے انجیل دی اور جنہوں نے ان کی پیروی
کی ہم نے ان کے دلوں میں شفقت اور رحم ڈال دیا اور رہبانیت(ترک دنیا)
کو تو انہوں نے خود ایجاد کیا، ہم نے تو ان پر رہبانیت کو واجب نہیں کیا تھا
سوائے اللہ کی خوشنودی کے حصول کے، لیکن انہوں نے اس کی بھی پوری
رعایت نہیں کی، پس ان میں سے جنہوں نے ایمان قبول کیا ہم نے ان کا اجر
انہیں دیا اور ان میں بہت سے لوگ فاسق ہیں۔
۲۸۔ اے ایمان والو !اللہ سے ڈرو اور اس کے رسول پر ایمان لے آؤ، اللہ
تمہیں اپنی رحمت کا دوھرا حصہ دے گا اور تمہیں وہ نور عنایت فرمائے گا
جس سے تم راہ طے کر سکو گے اور تمہاری مغفرت بھی کر دے گا اور اللہ
بڑا معاف کرنے، والا رحم کرنے والا ہے
۲۹۔ یہ اس لیے کہ اہل کتاب جان لیں کہ اللہ کے فضل میں ان کا کچھ بھی

اختیار نہیں ہے اور یہ کہ فضل تو صرف اللہ کے ہاتھ میں ہے، وہ جسے چاہے اسے دے دیتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

۴۷-سورہ محمد -مدنی- آیات ۳۸

بنام خدائے رحمن و رحیم

۱- جنہوں نے کفر اختیار کیا اور راہ خدا میں رکاوٹ ڈالی اللہ نے ان کے اعمال حبط کر دیے۔

۲- اور جو لوگ ایمان لائے اور صالح اعمال بجا لائے اور جو کچھ محمد ﷺ پر نازل کیا گیا ہے اس پر بھی ایمان لائے اور ان کے رب کی طرف سے حق بھی یہی ہے، اللہ نے ان کے گناہ ان سے دور کر دیئے اور ان کے حال کی اصلاح فرمائی۔

۳- یہ اس لیے ہے کہ کفار نے باطل کی پیروی کی اور ایمان لانے والوں نے اس حق کی اتباع کی جو ان کے پروردگار کی طرف سے ہے، اللہ تعالیٰ اسی طرح لوگوں کے لیے ان کے اوصاف بیان فرماتا ہے۔

۴- پس جب کفار سے تمہارا سامنا ہو تو(ان کی) گردنیں مارو یہاں تک کہ جب انہیں خوب قتل کر چکو تو(بچنے والوں کو)مضبوطی سے قید کر لو، اس کے بعد احسان رکھ کر یا فدیہ لے کر(چھوڑ دو)تاوقتیکہ لڑائی تھم جائے، حکم یہی

ہے اور اگر اللہ چاہتا تو ان سے انتقام لیتا لیکن(اللہ کو یہ منظور ہے کہ)تم میں سے ایک کا امتحان دوسرے کے ذریعے سے لے اور جو لوگ راہ خدا میں شہید کیے جاتے ہیں اللہ ان کے اعمال ہرگز حبط نہیں کرے گا۔

۵۔ وہ عنقریب انہیں ہدایت دے گا اور ان کی حالت کی اصلاح فرمائے گا۔

۶۔ اور انہیں جنت میں داخل کرے گا جس کی انہیں پہچان کرا دی ہے۔

۷۔ اے ایمان والو !اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو وہ بھی تمہاری مدد کرے گا اور تمہیں ثابت قدم رکھے گا۔

۸۔ اور جنہوں نے کفر اختیار کیا ہے ان کے لیے ہلاکت ہے اور(اللہ نے) ان کے اعمال کو برباد کر دیا ہے۔

۹۔ یہ اس لیے ہے کہ انہوں نے اسے ناپسند کیا جسے اللہ نے نازل کیا پس اللہ نے ان کے اعمال حبط کر دیے۔

۱۰۔ کیا یہ لوگ زمین میں چلتے پھرتے نہیں ہیں کہ وہ دیکھ لیتے کہ ان سے پہلے والوں کا کیا انجام ہوا؟ اللہ نے ان پر تباہی ڈالی اور کفار کا انجام بھی اسی قسم کا ہو گا۔

۱۱۔ یہ اس لیے ہے کہ مومنین کا کارساز اللہ ہے اور اور کفار کا کوئی کارساز نہیں ہے۔

۱۲۔ اللہ ایمان لانے والوں اور صالح اعمال بجا لانے والوں کو یقینا ایسی جنتوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور جو لوگ کافر ہو گئے وہ لطف اٹھاتے ہیں اور کھاتے ہیں تو جانوروں کی طرح کھاتے ہیں اور ان کا

ٹھکانا جہنم ہے۔

۱۳۔ اور بہت سی ایسی بستیاں جو آپ کی اس بستی سے کہیں زیادہ طاقتور تھیں جس(کے رہنے والوں)نے آپ کو نکالا ہے ہم نے انہیں ہلاک کر ڈالا، پس ان کا کوئی مددگار نہ تھا۔

۱۴۔ کیاجو شخص اپنے پروردگار کی طرف سے واضح دلیل پر ہو اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جس کے لیے اس کا برا عمل خوشنما بنا دیا گیا ہو اور جنہوں نے اپنی خواہشات کی پیروی کی ہو؟

۱۵۔ جس جنت کا پرہیزگاروں سے وعدہ کیا گیا ہے اس کی مثال یوں ہے کہ اس میں ایسے پانی کی نہریں ہیں جو(کبھی)بدبودار نہ ہو گا اور ایسے دودھ کی نہریں ہیں جس کا ذائقہ نہیں بدلے گا اور ایسی شراب کی نہریں ہیں جو پینے والوں کے لیے لذت بخش ہو گی اور خالص شہد کی نہریں(بھی)ہیں اور اس میں ان کے لیے ہر قسم کے میوے ہیں اور ان کے رب کی طرف سے مغفرت ہے، کیا یہ اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جو ہمیشہ جہنم میں رہے گا اور جنہیں کھولتا ہوا پانی پلایا جائے گا جو ان کی آنتوں کو کاٹ کر رکھ دے گا۔

۱۶۔ ان میں کچھ لوگ ایسے ہیں جو آپ کو سنتے ہیں لیکن جب آپ کے پاس سے نکل جاتے ہیں تو جنہیں علم دیا گیا ہے ان سے پوچھتے ہیں :اس نے ابھی کیا کہا؟ یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں پر اللہ نے مہر لگا دی ہے اور وہ اپنی خواہشات کی پیروی کرتے ہیں۔

۱۷۔ اور جنہوں نے ہدایت حاصل کی اللہ نے ان کی ہدایت میں اضافہ فرمایا

اور انہیں ان کا تقویٰ عطا فرمایا۔

۱۸۔ کیا یہ لوگ بس قیامت ہی کے منتظر ہیں کہ انہیں اچانک آ لے؟ پس اس کی علامات تو آ چکی ہیں، لہذا جب قیامت آ چکے گی تو اس وقت انہیں نصیحت کہاں مفید ہو گی؟

۱۹۔ پس جان لو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اپنے گناہ کی معافی مانگو اور مومنین و مومنات کے لیے بھی اور اللہ تمہاری آمد و رفت اور ٹھکانے کو جانتا ہے۔

۲۰۔ اور جو لوگ ایمان لائے ہیں وہ کہتے ہیں: کوئی(نئی)سورت نازل کیوں نہیں ہوئی؟(جس میں جہاد کا ذکر ہو)اور جب محکم بیان والی سورت نازل ہو اور اس میں قتال کا ذکر آ جائے تو آپ دیکھتے ہیں کہ جن کے دلوں میں بیماری ہے وہ آپ کی طرف اس طرح دیکھتے ہیں جیسے موت کی بے ہوشی طاری ہو گئی ہو، پس ان کے لیے تباہی ہو۔

۲۱۔ ان کی اطاعت اور پسندیدہ گفتار(کا حال معلوم ہے)مگر جب معاملہ حتمی ہو جاتا ہے تو اس وقت(بھی)اگر وہ اللہ کے ساتھ سچے رہتے تو ان کے لیے بہتر ہوتا۔

۲۲۔ پھر اگر تم نے(جہاد سے)منہ پھیر لیا تو تم سے توقع کی جا سکتی ہے کہ تم زمین میں فساد برپا کرو گے اور اپنے رشتوں کو توڑ ڈالو گے۔

۲۳۔ یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی ہے لہذا انہیں بہرا کر دیا اور ان کی آنکھوں کو اندھا کر دیا ہے۔

۲۴۔ کیا یہ لوگ قرآن میں تدبر نہیں کرتے یا(ان کے)دلوں پر تالے لگ گئے ہیں؟

۲۵۔جو لوگ اپنی پیٹھ پر الٹے پھر گئے بعد اس کے کہ ان پر ہدایت واضح ہو چکی تھی، شیطان نے انہیں فریب دیا ہے اور ڈھیل دے رکھی ہے۔

۲۶۔ یہ اس لیے ہوا کہ انہوں نے اللہ کی طرف سے نازل کردہ(کتاب)کو ناپسند کرنے والوں سے(خفیہ طور پر)کہا :بعض معاملات میں عنقریب ہم تمہاری پیروی کریں گے اور اللہ ان کی پوشیدہ باتیں جانتا ہے۔

۲۷۔ پس اس وقت(ان کا کیا حال ہو گا)جب فرشتے ان کی جان نکالیں گے اور ان کے چہروں اور سرینوں پر ضربیں لگا رہے ہوں گے۔

۲۸۔ یہ اس لیے کہ انہوں نے اس بات کی پیروی کی جو اللہ کو ناراض کرتی ہے اور اللہ کی خوشنودی سے بیزاری اختیار کرتے ہیں لہذااللہ نے ان کے اعمال حبط کر دیے،

۲۹۔ جن کے دلوں میں بیماری ہے کیا انہوں نے یہ خیال کر رکھا ہے کہ اللہ ان کے کینوں کو ہرگز ظاہر نہیں کرے گا؟

۳۰۔ اور اگر ہم چاہتے تو ہم آپ کو ان کی نشاندہی کر دیتے پھر آپ انہیں ان کی شکلوں سے پہچان لیتے اور آپ انداز کلام سے ہی انہیں ضرور پہچان لیں گے اور اللہ تمہارے اعمال سے واقف ہے۔

۳۱۔ اور ہم تمہیں ضرور آزمائش میں ڈالیں گے یہاں تک کہ ہم تم میں سے جہاد کرنے والوں اور صبر کرنے والوں کی شناخت کر لیں اور تمہارے حالات

جانچ لیں۔

۳۲۔ یقینا جنہوں نے ان پر ہدایت ظاہر ہونے کے بعد کفر کیا اور(لوگوں کو) راہ خدا سے روکا اور رسول کی مخالفت کی وہ اللہ کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے اور اللہ عنقریب ان کے اعمال حبط کر دے گا۔

۳۳۔ اے ایمان والو !اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال کو ضائع نہ کرو۔

۳۴۔ یقینا جنہوں نے کفر کیا اور راہ خدا سے روکا پھر کفر کی حالت میں مر گئے تو اللہ انہیں ہرگز نہیں بخشے گا۔

۳۵۔ تم ہمت نہ ہارو اور نہ ہی صلح کی دعوت دو جب کہ تم ہی غالب ہو اور اللہ تمہارے ساتھ ہے اور وہ ہرگز تمہارے اعمال ضائع نہیں کرے گا۔

۳۶۔ بے شک دنیاوی زندگی تو بس کھیل اور فضول ہے اور اگر تم ایمان لے آؤ اور تقویٰ اختیار کرو تو اللہ تمہارا اجر تمہیں دے گا اور تم سے تمہارا مال طلب نہیں کرے گا۔

۳۷۔ اگر(تمہارے رسول)تم لوگوں سے مال کا مطالبہ کریں اور پھر تم سے اصرار کریں تو تم بخل کرنے لگو گے اور وہ بخل کینے نکال باہر کرے گا۔

۳۸۔ آگاہ رہو !تم ہی وہ لوگ ہو جنہیں اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی دعوت دی جاتی ہے تو تم میں سے بعض بخل کرتے ہیں اور جو بخل کرتا ہے تو وہ خود اپنے آپ سے بخل کرتا ہے اور اللہ تو بے نیاز ہے اور محتاج تم ہی ہو اور اگر تم نے منہ پھیر لیا تو اللہ تمہارے بدلے اور لوگوں کو لے آئے گا پھر وہ تم

جیسے نہ ہوں گے۔

۱۳-سورۂ رعد ۔ مدنی ۔ آیات۴۳

بنام خدائے رحمن و رحیم

۱۔ الف لام میم را، یہ کتاب کی آیات ہیں اور جو کچھ آپ کے رب کی طرف سے آپ پر نازل کیا گیا ہے وہ حق ہے لیکن اکثرلوگ ایمان نہیں لاتے۔

۲۔ اللہ وہ ذات ہے جس نے آسمانوں کو تمہیں نظر آنے والے ستونوں کے بغیر بلند کیا پھر اس نے عرش پر سلطنت استوار کی اور سورج اور چاند کو مسخر کیا، ان میں سے ہر ایک مقررہ مدت کے لیے چل رہا ہے، وہی امور کی تدبیر کرتاہے وہی نشانیوں کو تفصیل سے بیان کرتا ہے شاید تم اپنے رب کی ملاقات کا یقین کرو۔

۳۔ اور وہی ہے جس نے زمین کو پھیلایا اور اس میں پہاڑ اور دریا بنائے اور ہر طرح کے پھلوں کے دو جوڑے بنائے، وہی رات سے دن کو ڈھانپ دیتا ہے، غور و فکر کرنے والوں کے لیے یقینا اس میں نشانیاں ہیں۔

۴۔ اور زمین میں باہم متصل ٹکڑے ہیں اور انگوروں کے باغات ہیں نیز کھیتیاں اور کھجورکے درخت ہیں جن میں سے کچھ دوہرے تنے کے ہوتے ہیں اورکچھ دوہرے نہیں ہوتے، سب کو ایک ہی پانی سے سیر اب کیا جاتا ہے

لیکن پھلوں میں(لذت میں)ہم بعض کو بعض سے بہتر بناتے ہیں، عقل سے کام لینے والوں کے لیے یقینا ان چیزوں میں نشانیاں ہیں۔

۵۔ اور اگر آپ کو تعجب ہوتا ہے تو ان(کفار)کی یہ بات تعجب خیز ہے کہ جب ہم خاک ہو جائیں گے تو کیا ہم نئی پیدائش میں ہوں گے؟ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے رب کے منکر ہو گئے ہیں اور یہی وہ لوگ ہیں جن کی گردنوں میں طوق پڑے ہوئے ہیں اور یہی جہنم والے ہیں جس میں یہ ہمیشہ رہیں گے۔

۶۔ اور یہ لوگ آپ سے بھلائی سے پہلے برائی میں عجلت چاہتے ہیں جب کہ ان سے پہلے عذاب کے واقعات پیش آ چکے ہیں اور آپ کا پروردگار ظلم و زیادتی کے باوجود لوگوں سے یقینا درگزر کرنے والا ہے اور آپ کا رب یقینا سخت عذاب دینے والا(بھی)ہے۔

۷۔ اور جنہوں نے کفر اختیار کیاہے وہ کہتے ہیں :اس شخص پر اپنے رب کی طرف سے کوئی نشانی نازل کیوں نہیں ہوتی؟ آپ تو محض تنبیہ کرنے والے ہیں اور ہر قوم کا ایک رہنما ہوا کرتا ہے۔

۸۔ اللہ ہی جانتا ہے کہ ہر مادہ(مونث)کیا اٹھائے ہوئے ہے اور ارحام کیا گھٹاتے اور کیا بڑھاتے ہیں اور اس کے ہاں ہر چیز کی ایک(معین)مقدار ہے۔

۹۔(وہ)پوشیدہ اور ظاہر چیزوں کا جاننے والا بزرگ برتر ہے۔

۱۰۔ تم میں سے کوئی آہستہ بات کرے یا آواز سے اور کوئی پردہ شب میں چھپا ہوا ہو یا دن کی روشنی میں(سرعام)چل رہا ہو(اس کے لیے)برابر ہے۔

۱۱۔ ہر شخص کے آگے اور پیچھے یکے بعد دیگرے آنے والے پہرے دار (فرشتے)مقرر ہیں جو بحکم خدا اس کی حفاظت کرتے ہیں، اللہ کسی قوم کا حال یقینا اس وقت تک نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنی حالت کو نہ بدلے اور جب اللہ کسی قوم کو برے حال سے دوچار کرنے کا ارادہ کر لے تو اس کے ٹلنے کی کوئی صورت نہیں ہوتی اور نہ ہی اللہ کے سوا ان کا کوئی مددگار ہوتا ہے۔

۱۲۔ وہی ہے جو تمہیں ڈرانے اور امید دلانے کے لیے بجلی کی چمک دکھاتا ہے اور بھاری بادلوں کو پیدا کرتا ہے ۔

۱۳۔ اور(بجلی کی)گرج اس کی ثنا کے ساتھ اور فرشتے اس کے خوف سے (لرزتے ہوئے)تسبیح کرتے ہیں اور وہی بجلیوں کو روانہ کرتا ہے پھر جس پر چاہتا ہے گراتا ہے جب وہ اللہ کے بارے میں الجھ رہے ہوتے ہیں اور وہ سخت طاقت والا ہے۔

۱۴۔ صرف اللہ کو پکارنا برحق ہے اور وہ اللہ کو چھوڑ کر جنہیں پکارتے ہیں وہ انہیں کوئی جواب نہیں دے سکتے، ایسے ہی جیسے کوئی شخص اپنے دونوں ہاتھ پانی کی طرف پھیلائے ہوئے ہو کہ پانی(از خود)اس کے منہ تک پہنچ جائے حالانکہ وہ اس تک پہنچنے والا نہیں ہے اور کافروں کی دعا(اسی طرح) محض بے سود ہی ہے۔

۱۵۔ اور آسمانوں اور زمین میں بسنے والے سب بشوق یا بزور اور ان کے سائے بھی صبح و شام اللہ ہی کے لیے سربسجود ہیں.

۱۶۔ ان سے پوچھیے:آسمانوں اور زمین کا پروردگار کون ہے؟ کہدیجیے :اللہ ہے،

کہدیں :تو پھر کیا تم نے اللہ کے سوا ایسوں کو اپنا اولیاء بنایا ہے جو اپنے نفع و نقصان کے بھی مالک نہیں ہیں؟ کہدیجیے : کیا بینا اور نابینا برابر ہو سکتے ہیں؟ اور کیا تاریکی اور روشنی برابر ہو سکتی ہیں؟ کیا جنہیں ان لوگوں نے اللہ کا شریک بنایا ہے کیا انہوں نے اللہ کی خلقت کی طرح کچھ خلق کیا ہے جس کی وجہ سے پیدائش کا مسئلہ ان پر مشتبہ ہو گیا ہو؟ کہدیجیے : ہر چیز کا خالق صرف اللہ ہے اور وہ یکتا، بڑا غالب آنے والا ہے۔

۱۷۔ اللہ نے آسمانوں سے پانی برسایا پھر نالے اپنی گنجائش کے مطابق بہنے لگے پھر سیلاب نے پھولے ہوئے جھاگ کو اٹھایا اور ان(دھاتوں)پر بھی ایسے ہی جھاگ اٹھتے ہیں جنہیں لوگ زیور اور سامان بنانے کے لیے آگ میں تپاتے ہیں، اس طرح اللہ حق و باطل کی مثال بیان کرتا ہے، پھر جو جھاگ ہے وہ تو ناکارہ ہو کر ناپید ہو جاتا ہے اور جو چیز لوگوں کے فائدے کی ہے وہ زمین میں ٹھہر جاتی ہے، اللہ اسی طرح مثالیں پیش کرتا ہے۔

۱۸۔جنہوں نے اپنے رب کی دعوت مان لی ان کے لیے بہتری ہے اور جنہوں نے اس کی دعوت قبول نہیں کی وہ اگر ان سب چیزوں کے مالک بن جائیں جو زمین میں ہیں اور اتنی دولت مزید بھی ساتھ ہو تو وہ(۔آخرت میں)ان سب کو(اپنی نجات کے لیے)فدیہ دے دیں، ایسے لوگوں کا برا حساب ہو گا اور جہنم ان کا ٹھکانا ہو گا اور وہ برا ٹھکانا ہے۔

۱۹۔ کیا جو شخص یہ جانتا ہے کہ جوکچھ آپ کے رب کی طرف سے آپ پر نازل کیا گیا ہے وہ برحق ہے، اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جو نابینا ہے ؟

نصیحت تو بس عقل والے ہی قبول کرتے ہیں۔

۲۰۔ جو اللہ کے عہد کو پورا کرتے ہیں اور پیمان کو نہیں توڑتے۔

۲۱۔ اور اللہ نے جن رشتوں کو قائم رکھنے کا حکم دیا ہے انہیں قائم رکھتے ہیں اور اپنے رب کا خوف رکھتے ہیں اور برے حساب سے بھی خائف رہتے ہیں۔

۲۲۔ اور جو لوگ اپنے رب کی خوشنودی کی خاطر صبر کرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو روزی ہم نے انہیں دی ہے اس میں سے پوشیدہ اور علانیہ طور پر خرچ کرتے ہیں اور نیکی کے ذریعے برائی کو دور کرتے ہیں آخرت کا گھر ایسے ہی لوگوں کے لیے ہے۔

۲۳۔(یعنی)ایسی دائمی جنتیں ہیں جن میں وہ خود بھی داخل ہوں گے اور ان کے آبا اور ان کی بیویوں اور اولاد میں سے جو نیک ہوں گے وہ بھی اور فرشتے ہر دروازے سے ان کے پاس آئیں گے۔

۲۴۔(اور کہیں گے)تم پر سلامتی ہو یہ تمہارے صبر کا صلہ ہے، پس عاقبت کا گھر کیا ہی عمدہ گھر ہے۔

۲۵۔ اور جو لوگ اللہ کے عہد کو مضبوط باندھ لینے کے بعد توڑ دیتے ہیں اور اللہ نے جن رشتوں کو جوڑنے کا حکم دیا ہے انہیں منقطع کر دیتے ہیں اور زمین میں فساد پھیلاتے ہیں ایسے ہی لوگوں پر لعنت ہے اور ان کے لیے ٹھکانا بھی برا ہو گا۔

۲۶۔ اللہ جس کی چاہے روزی بڑھاتا ہے اور گھٹاتا ہے اور لوگ دنیاوی زندگی پر خوش ہیں جب کہ دنیاوی زندگی آخرت کے مقابلے میں ایک(عارضی)

سامان ہے۔

۲۷۔ اور جو لوگ کافر ہو گئے ہیں وہ کہتے ہیں :اس(رسول)پر اپنے رب کی طرف سے کوئی معجزہ کیوں نازل نہیں ہوتا؟ کہ دیجئے :اللہ جسے چاہے گمراہ کر دیتا ہے اور جو(اللہ کی طرف)رجوع کرتا ہے اپنی طرف اس کی رہنمائی فرماتا ہے۔

۲۸۔(یہ لوگ ہیں)جو ایمان لائے ہیں اور ان کے دل یادِ خدا سے مطمئن ہو جاتے ہیں اور یاد رکھو !یاد خدا سے دلوں کو اطمینان ملتا ہے۔

۲۹۔ جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال انجام دیے ان کی نیک نصیبی ہے اور ان کے لیے بہترین ٹھکانا ہے۔

۳۰۔(اے رسول) اسی طرح ہم نے آپ کو ایسی قوم میں بھیجا ہے جس سے پہلے بہت سی قومیں گزر چکی ہیں تاکہ آپ ان پر اس(کتاب)کی تلاوت کریں جس کی ہم نے آپ کی طرف وحی کی ہے جبکہ یہ لوگ خدائے رحمن کو نہیں مانتے، کہدیجیے :وہی میرا رب ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اسی پر میں نے بھروسا کیا ہے اور اسی کی طرف میرا رجوع ہے۔

۳۱۔ اگر کوئی قرآن ایسا ہوتا جس سے پہاڑ چل پڑتے یا زمین پھٹ جاتی یا مردے کلام کرتے(تو بھی یہ لوگ ایمان نہ لاتے)بلکہ یہ سارے امور اللہ کے ہاتھ میں ہیں، کیا اہل ایمان پر یہ بات واضح نہیں ہوئی کہ اگر اللہ چاہتا تو تمام انسانوں کو ہدایت دے دیتا اور ان کافروں پر ان کے اپنے کردار کی وجہ سے آفت آتی رہے گی یا ان کے گھروں کے قریب(مصیبت)آتی رہے گی

یہاں تک کہ اللہ کا وعدہ آ پہنچے، یقینا اللہ وعدہ خلافی نہیں کرتا۔

۳۲۔ اور آپ سے پہلے بھی رسولوں کا مذاق اڑایا گیا ہے پھر میں نے ان کافروں کو ڈھیل دی پھر میں نے انہیں گرفت میں لے لیا(تو دیکھ لو)عذاب کیساشدید تھا۔

۳۳۔ کیا وہ اللہ جو ہر نفس کے عمل پر کڑی نظر رکھتا ہے(بے حس بتوں کی طرح ہو سکتا ہے جنہیں)ان لوگوں نے اللہ کا شریک بنا رکھا ہے؟ کہدیجیے : ان کے نام(اور اوصاف)بیان کرو(جیسے اللہ کے اسمائے حسنیٰ ہیں)، کیا تم اللہ کو ایسی خبر دینا چاہتے ہو جسے وہ اس زمین میں نہیں جانتا یا یہ محض ایک کھوکھلی بات ہے؟ بلکہ دراصل کافروں کے لیے ان کی مکاری زیبا بنا دی گئی ہے اور ان کے لیے ہدایت کا راستہ مسدود ہے، حقیقت یہ ہے کہ اللہ جسے گمراہ کر دے اسے ہدایت دینے والا کوئی نہیں۔

۳۴۔ ان کے لیے دنیا کی زندگی میں بھی عذاب ہے اور آخرت کا عذاب تو زیادہ مشقت والا ہے اور انہیں اللہ کے عذاب سے بچانے والا بھی کوئی نہیں ہے۔

۳۵۔ اہل تقویٰ سے جس جنت کا وعدہ کیا گیا ہے اس کی شان ایسی ہے کہ اس کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، اس کے میوے اور ان کا سایہ دائمی ہیں، یہ ہے اہل تقویٰ کی عاقبت اور کافروں کا انجام تو آتش ہے۔

۳۶۔اور جنہیں ہم نے کتاب دی ہے وہ آپ کی طرف نازل ہونے والی کتاب سے خوش ہیں اور بعض فرقے ایسے ہیں جو اس کی بعض باتوں کو نہیں مانتے،

کہدیجیے: مجھے تو صرف یہ حکم ملا ہے کہ میں اللہ کی بندگی کروں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤں، میں اسی کی طرف دعوت دیتا ہوں اور اسی کی طرف مجھے رجوع کرنا ہے۔

۳۷۔ اور اسی طرح ہم نے اس قرآن کو عربی میں ایک دستور بنا کر نازل کیا ہے اور اگر آپ نے علم آ جانے کے بعد بھی لوگوں کی خواہشات کی پیروی کی تو اللہ کے مقابلے میں آپ کو نہ کوئی حامی ملے گا اور نہ کوئی بچانے والا۔

۳۸۔ بتحقیق ہم نے آپ سے پہلے بھی بہت سے رسول بھیجے اور انہیں ہم نے ازواج اور اولاد سے بھی نوازا اور کسی رسول کو یہ اختیار نہیں کہ وہ اللہ کی اجازت کے بغیر کوئی نشانی لے آئے، ہر زمانے کے لیے ایک دستور ہوتا ہے۔

۳۹۔ اللہ جسے چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے قائم رکھتا ہے اور اسی کے پاس ام الکتاب ہے۔

۴۰۔ اور جو وعدے ہم ان سے کر رہے ہیں خواہ ان کا کچھ حصہ ہم آپ کو (زندگی میں)دکھا دیں یا ہم آپ کو اٹھا لیں بہرحال آپ کے ذمے صرف پیغام پہنچانا اور ہمارے ذمے حساب لینا ہے۔

۴۱۔ کیا ان لوگوں کو نظر نہیں آتا کہ ہم زمین کا رخ کرتے ہیں تو اس کو اطراف سے کم کرتے چلے آتے ہیں؟ اللہ حکم صادر فرماتا ہے اس کے حکم کو پس پشت ڈالنے والا کوئی نہیں اور وہ جلد حساب لینے والا ہے۔

۴۲۔ اور بیشک ان سے پہلے والوں نے بھی مکاریاں کی ہیں لیکن تمام تر تدبیریں اللہ کے ہاتھ میں ہیں، وہ ہر نفس کے عمل سے باخبر ہے اور کافروں کو

عنقریب معلوم ہو جائے گا کہ عاقبت کا مسکن کس کے لیے ہے۔

۴۳۔ اور کافر کہتے ہیں: کہ آپ رسول نہیں ہیں، کہہ دیجیے: میرے اور تمہارے درمیان گواہی کے لیے اللہ اور وہ جس کے پاس کتاب کا علم ہے کافی ہیں۔

۵۵-سورۃ رحمن۔ مدنی۔ آیات ۷۸

بنام خدائے رحمن ورحیم

۱۔ رحمن نے،

۲۔ قرآن سکھایا۔

۳۔ اسی نے انسان کو پیدا کیا۔

۴۔ اسی نے انسان کو بولنا سکھایا۔

۵۔ سورج اور چاند (مقررہ) حساب کے تحت ہیں۔

۶۔ اور ستارے اور درخت سجدہ کرتے ہیں.

۷۔ اور اسی نے اس آسمان کو بلند کیا اور ترازو قائم کی۔

۸۔ تاکہ تم ترازو (کے ساتھ تولنے) میں تجاوز نہ کرو۔

۹۔ اور انصاف کے ساتھ وزن کو درست رکھو اور تول میں کمی نہ کرو۔

۱۰۔ اور اسی نے مخلوقات کے لیے اس زمین کو بنایا ہے۔

۱۱۔ اس میں میوے اور خوشے والے کھجور کے درخت ہیں۔

۱۲۔ اور بھوسے والا اناج خوشبو والے پھول ہیں۔

۱۳۔ پس(اے جن و انس)! تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟

۱۴۔ اس نے انسان کو ٹھیکری کی طرح کے خشک گارے سے بنایا۔

۱۵۔ اور جنات کو آگ کے شعلے سے پیدا کیا۔

۱۶۔ پس تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟

۱۷۔ وہ دونوں مشرقوں اور دونوں مغربوں کا پروردگار ہے۔

۱۸۔ پس تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟

۱۹۔ اسی نے دو سمندروں کو جاری کیا کہ آپس میں مل جائیں،

۲۰۔تاہم ان دونوں کے درمیان ایک آڑ ہے جس سے وہ تجاوز نہیں کرتے۔

۲۱۔ پس تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟

۲۲۔ ان دونوں سمندروں سے موتی اور مونگا نکلتے ہیں۔

۲۳۔پس تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟

۲۴۔ اور سمندر میں چلنے والے پہاڑوں کی طرح بلند جہاز اسی کے ہیں۔

۲۵۔پس تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟

۲۶۔ روئے زمین پر موجود ہر چیز فنا ہونے والی ہے۔

۲۷۔ اور صرف آپ کے صاحب عزت و جلال رب کی ذات باقی رہنے والی ہے۔

۲۸۔پس تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟
۲۹۔ جو کچھ بھی آسمانوں اور زمین میں ہے(سب)اسی سے مانگتے ہیں، وہ ہر روز ایک(نئی)کرشمہ سازی میں ہے۔
۳۰۔پس تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟
۳۱۔ اے(جن و انس کی)دو باوزن جماعتو!ہم عنقریب تمہاری(جزا و سزا کی) طرف پوری توجہ دینے والے ہیں۔
۳۲۔پس تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟
۳۳۔ اے گروہ جن و انس! اگر تم آسمانوں اور زمین کی سرحدوں سے نکلنے کی استطاعت رکھتے ہو تو نکل جاؤ، تم سلطنت و قہاریت کے بغیر نہیں نکل سکو گے۔
۳۴۔پس تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟
۳۵۔ تم دونوں پر آگ کے شعلے اور چنگاریاں چھوڑی جائیں گی، پھر تم کامیاب نہیں رہو گے۔
۳۶۔پس تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟
۳۷۔ پس جب آسمان پھٹ جائے گا تو سرخ ہو جائے گا جیسے سرخ چمڑا۔
۳۸۔پس تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟
۳۹۔ پھر اس روز کسی انسان سے اور کسی جن سے اس کے گناہ کے بارے میں نہیں پوچھا جائے گا۔
۴۰۔پس تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟

۴۱۔ مجرم اپنے چہروں سے پہچانے جائیں گے پھر وہ پیشانیوں اور پیروں سے پکڑے جائیں گے۔

۴۲۔پس تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟

۴۳۔ یہ وہی جہنم ہے جسے مجرمین جھٹلاتے تھے۔

۴۴۔ وہ جہنم اور کھولتے ہوئے انتہائی گرم پانی کے درمیان گردش کرتے رہیں گے۔

۴۵۔ پس تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟

۴۶۔ اور جو شخص اپنے رب کی بارگاہ میں پیش ہونے کا خوف رکھتا ہے اس کے لیے دو باغ ہیں۔

۴۷۔ پس تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟

۴۸۔(یہ دونوں باغ)گھنی شاخوں والے ہوں گے۔

۴۹۔ پس تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟

۵۰۔ ان دونوں(باغوں)میں دو بہتے ہوئے چشمے ہیں۔

۵۱۔ پس تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟

۵۲۔ ان دونوں میں موجود ہر میوے کی دو دو قسمیں ہیں۔

۵۳۔پس تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟

۵۴۔ وہ ایسے فرشوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے جن کے استر ریشم کے ہوں گے اور ان دونوں باغوں کے میوے(ان کی دسترس میں)قریب ہوں گے ۔

۵۵۔پس تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟

۵۶۔ ان میں نگاہیں(اپنے شوہروں تک)محدود رکھنے والی حوریں ہیں جنہیں ان سے پہلے نہ کسی انسان نے چھوا ہو گا اور نہ کسی جن نے۔

۵۷۔پس تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟

۵۸۔ گویا وہ یاقوت اور موتی ہیں۔

۵۹۔پس تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟

۶۰۔ احسان کا بدلہ احسان کے سوا کیا ہو سکتا ہے؟

۶۱۔پس تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟

۶۲۔ اور ان دونوں باغوں کے علاوہ دو باغ اور ہیں۔

۶۳۔پس تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟

۶۴۔ دونوں باغ گھنے سرسبز ہیں۔

۶۵۔پس تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟

۶۶۔ ان دونوں باغوں میں دو ابلتے ہوئے چشمے موجود ہیں۔

۶۷۔پس تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟

۶۸۔ ان دونوں میں میوے اور کھجوریں اور انار ہیں۔

۶۹۔پس تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟

۷۰۔ ان میں نیک سیرت اور خوبصورت بیویاں ہیں۔

۷۱۔پس تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟

۷۲۔ خیموں میں مستور حوریں ہیں۔

۷۳.پس تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟

۷۴۔ جنہیں ان سے پہلے نہ کسی انسان نے چھوا ہو گا اور نہ کسی جن نے۔

۷۵۔پس تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟

۷۶۔ وہ سبز قالینوں اور نفیس فرشوں پر تکیے لگائے ہوئے ہوں گے۔

۷۷۔ پس تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟

۷۸۔ بابرکت ہے آپ کے پروردگار کا نام جو صاحب جلالت و اکرام ہے۔

۷۶-سورہ دہر۔مکی ۔آیات ۳۱

بنام خدائے رحمن ورحیم

۱۔ کیا زمانے میں انسان پر ایسا وقت آیاہے جب وہ کوئی قابل ذکر چیز نہ تھا؟

۲۔ ہم نے انسان کو ایک مخلوط نطفے سے پیدا کیا کہ اسے آزمائیں، پس ہم نے اسے سننے والا، دیکھنے والابنایا۔

۳۔ ہم نے اسے راستے کی ہدایت کر دی خواہ شکر گزار بنے اور خواہ ناشکرا۔

۴۔ ہم نے کفار کے لیے زنجیریں اور طوق اور بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے۔

۵۔ نیکی کے مرتبے پر فائز لوگ ایسا مشروب پئیں گے جس میں کافور کی آمیزش ہو گی.

۶۔ یہ ایسا چشمہ ہے جس سے اللہ کے(خاص)بندے پئیں گے اور خود اسے

(جیسے چاہیں)جاری کر دیں گے۔

۷۔ جو نذر پوری کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی برائی ہر طرف پھیلی ہوئی ہو گی۔

۸۔ اور اپنی خواہش کے باوجود مسکین، یتیم اور اسیر کو کھانا کھلاتے ہیں۔

۹۔(وہ ان سے کہتے ہیں)ہم تمہیں صرف اللہ(کی رضا)کے لیے کھلا رہے ہیں، ہم تم سے نہ تو کوئی معاوضہ چاہتے ہیں اور نہ ہی شکرگزاری۔

۱۰۔ ہمیں تو اپنے رب سے اس دن کا خوف ہے جو شدید بد منظر ہو گا۔

۱۱۔ پس اللہ انہیں اس دن کے شر سے محفوظ رکھے گا اور انہیں شادابی اور مسرت عنایت فرمائے گا۔

۱۲۔ اور ان کے صبر کے عوض انہیں جنت اور ریشمی لباس عنایت فرمائے گا۔

۱۳۔ وہ اس(جنت)میں مسندوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے جس میں نہ دھوپ کی گرمی دیکھنے کا اتفاق ہو گا اور نہ سردی کی شدت۔

۱۴۔ اور درخت ان پر سایہ فگن ہوں گے اور میوں کے(گچھے)ان کی دسترس میں ہوں گے۔

۱۵۔اور ان کے لیے چاندی کے برتنوں اور بلوریں پیالوں کے دور چلیں گے۔

۱۶۔ شیشے بھی چاندی کے ہوں گے جنہیں(ساقی نے)ایک مناسب مقدار میں بھرا ہو گا۔

۱۷۔ اور وہاں انہیں ایک ایسا جام پلایا جائے گا جس میں زنجبیل(سونٹھ)کی آمیزش ہو گی۔

۱۸۔ جنت میں ایک ایسے چشمے سے جسے سلسبیل کہا جاتا ہے۔

۱۹۔ اور(خدمت کے لیے)ان کے گرد ایسے لڑکے پھر رہے ہوں گے جو ہمیشہ رہنے والے ہیں، آپ انہیں دیکھیں تو بکھرے ہوئے موتی خیال کریں گے۔

۲۰۔ اور آپ جہاں بھی نگاہ ڈالیں گے بڑی نعمت اور عظیم سلطنت نظر آئے گی۔

۲۱۔ ان کے اوپر سبز دیباج اور اطلس کے کپڑے ہوں گے، انہیں چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے اور ان کا پروردگار انہیں پاکیزہ مشروب پلائے جائے گا۔

۲۲۔ یقینا یہ تمہارے لیے جزا ہے اور تمہاری یہ محنت قابل قدر ہے۔

۲۳۔ یقینا ہم نے ہی آپ پر قرآن نازل کیا ہے جیسا کہ نازل کرنے کا حق ہے۔

۲۴۔ لہٰذا آپ اپنے رب کے حکم پر صبر کریں اور ان میں سے کسی گنہگار یا کافر کی بات نہ مانیں۔

۲۵۔ اور صبح و شام اپنے رب کے نام کا ذکر کیا کریں۔

۲۶۔ اور رات کے ایک حصے میں اس کے سامنے سجدہ ریز ہو جایا کریں اور رات کو دیر تک تسبیح کرتے رہا کریں۔

۲۷۔ یہ لوگ یقینا عجلت(دنیا)پسند ہیں اور اپنے پیچھے ایک بہت سنگین دن کو نظر انداز کیے بیٹھے ہیں ۔

۲۸۔ ہم نے انہیں پیدا کیا اور ان کے جوڑ مضبوط کیے اور جب ہم چاہیں ان

کے بدلے ان جیسے اور لوگ لے آئیں۔

۲۹۔ یہ ایک نصیحت ہے پس جو چاہے اپنے رب کی طرف جانے کا راستہ اختیار کرے۔

۳۰۔ اور تم نہیں چاہتے ہو مگر وہ جو اللہ چاہتا ہے، یقینا اللہ بڑا علم والا، حکمت والا ہے۔

۳۱۔ اللہ جسے چاہتاہے اپنی رحمت میں داخل کرتا ہے اور اس نے ظالموں کے لیے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

۶۵-سورۃ طلاق ۔ مدنی ۔آیات ۱۲

بنام خدائے رحمن و رحیم

ا۔ اے نبی !جب تم عورتوں کو طلاق دو تو انہیں ان کی عدت کے لیے طلاق دے دیا کرو اور عدت کا شمار رکھو اور اپنے رب اللہ سے ڈرو، تم انہیں(عدت کے دنوں میں)ان کے گھروں سے نہ نکالو اور نہ ہی وہ عورتیں خود نکل جائیں مگر یہ کہ وہ کسی نمایاں برائی کا ارتکاب کریں اور یہ اللہ کی حدود ہیں اور جس نے اللہ کی حدود سے تجاوز کیا تو اس نے اپنے ہی نفس پر ظلم کیا، تجھے کیا معلوم اس کے بعد شاید اللہ کوئی صورت پیدا کر دے۔

۲۔ پس جب عورتیں اپنی عدت پوری کرنے کو آئیں تو انہیں اچھی طرح سے

(اپنے عقد میں)رکھو یا انہیں اچھے طریقے سے علیحدہ کر دو اور اپنوں میں سے
دو صاحبان عدل کو گواہ بناؤ اور اللہ کی خاطر درست گواہی دو، یہ وہ باتیں ہیں
جن کی تمہیں نصیحت کی جاتی ہے ہر اس شخص کے لیے جو اللہ اور روز آخرت
پر ایمان رکھتا ہو اور جو اللہ سے ڈرتا رہے اللہ اس کے لیے(مشکلات سے)
نکلنے کا راستہ بنا دیتا ہے،

۳۔ اور اسے ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے جہاں سے وہ سوچ بھی نہ سکتا ہو اور
جو اللہ پر بھروسہ کرتا ہے پس اس کے لیے اللہ کافی ہے، اللہ اپنا حکم پورا
کرنے والا ہے، بتحقیق اللہ نے ہر چیز کے لیے ایک اندازہ مقرر کیا ہے۔

۴۔ تمہاری عورتوں میں سے جو حیض سے ناامید ہو گئی ہیں،(ان کے بارے
میں)اگر تمہیں شک ہو جائے(کہ خون کا بند ہونا سن رسیدہ ہونے کی وجہ
سے ہے یا کسی اور عارضے کی وجہ سے)تو اس کی عدت تین ماہ ہے اور یہی
حکم ان عورتوں کا ہے جنہیں حیض نہ آتا ہو اور حاملہ عورتوں کی عدت ان کا
وضع حمل ہے اور جو اللہ سے ڈرتا ہے وہ اس کے معاملے میں آسانی پیدا کر
دیتا ہے ۔

۵۔ یہ اللہ کا حکم ہے جو اس نے تمہاری طرف نازل کیا ہے اور جو اللہ سے
ڈرے گا اللہ اس کی برائیاں اس سے دور کر دے گا اور اس کے لیے اجر کو
بڑھا دے گا۔

۶۔ ان عورتوں کو(زمانہ عدت میں)بقدر امکان وہاں سکونت دو جہاں تم رہتے
ہو اور انہیں تنگ کرنے کے لیے تکلیف نہ پہنچاؤ، اگر وہ حاملہ ہوں تو وضع

حمل تک انہیں خرچہ دیتے رہو پھر اگر تمہارے کہنے پر وہ دودھ پلائیں تو انہیں (اس کی)اجرت دے دیا کرو اور احسن طریقے سے باہم مشورہ کر لیا کرو اور (اجرت طے کرنے میں)اگر تمہیں آپس میں دشواری پیش آئے تو(ماں کی جگہ)کوئی اور عورت دودھ پلائے گی۔

۷۔ وسعت والا اپنی وسعت کے مطابق خرچ کرے اور جس پر اس کے رزق میں تنگی کی گئی ہو اسے چاہیے کہ جتنا اللہ نے اسے دے رکھا ہے اس میں سے خرچ کرے، اللہ کسی کو اس سے زیادہ مکلف نہیں بناتا جتنا اسے دیا ہے، تنگدستی کے بعد عنقریب اللہ آسانی پیدا کر دے گا۔

۸۔ اور ایسی کتنی بستیاں ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار اور اس کے رسولوں کے حکم سے سرتابی کی تو ہم نے بھی ان سے سخت حساب لیا اور انہیں برے عذاب میں ڈال دیا۔

۹۔ پھر انہوں نے اپنے اعمال کے وبال کا ذائقہ چکھ لیا اور ان کا انجام خسارے پر منتہی ہوا۔

۱۰۔ ان کے لیے اللہ نے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے، پس اے عقل مند ایماندارو !اللہ سے ڈرو، بے شک اللہ نے تمہاری طرف ایک ذکر نازل کیا ہے۔

۱۱۔ ایک ایسا رسول جو تمہیں اللہ کی واضح آیات پڑھ کر سناتا ہے تاکہ وہ ایمان لانے والوں اور نیک اعمال بجا لانے والوں کو تاریکیوں سے نکال کر روشنی کی طرف لے آئے اور جو اللہ پر ایمان لے آئے اور نیک عمل کرے اللہ اسے ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی جن

میں وہ ابد تک ہمیشہ رہیں گے، اللہ نے ایسے شخص کے لیے بہترین رزق دے رکھا ہے۔

۱۲۔ وہی اللہ ہے جس نے سات آسمان بنائے اور انہی کی طرح زمین بھی، اس کا حکم ان کے درمیان اترتا ہے تاکہ تم جان لو کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور یہ کہ اللہ نے بلحاظ علم ہر چیز پر احاطہ کیا ہوا ہے۔

۹۸-سورہ بینہ۔مدنی۔آیات۸

بنام خدائے رحمن و رحیم

ا۔ اہل کتاب اور مشرکین میں سے جو لوگ کافر تھے وہ باز آنے والے نہ تھے جب تک ان کے پاس واضح دلیل نہ آئے۔

۲۔(یعنی)اللہ کی طرف سے ایک رسول جو انہیں پاک صحیفہ پڑھ کر سنائے۔

۳۔ ان صحیفوں میں مستحکم تحریریں درج ہیں۔

۴۔ اور جنہیں کتاب دی گئی تھی وہ واضح دلیل آنے کے بعد متفرق ہوگئے۔

۵۔ حالانکہ انہیں تو صرف یہ حکم دیا گیا تھا کہ وہ یکسو ہو کر دین کو اس کے لیے خالص رکھتے ہوئے صرف اللہ کی عبادت کریں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں اور یہی مستحکم(تحریروں کا)دین ہے۔

۶۔ اہل کتاب اور مشرکین میں سے جو لوگ کافر ہو گئے وہ یقینا جہنم کی آگ

میں ہمیشہ رہیں گے، وہ بدترین خلائق میں سے ہیں۔

۷۔ جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل بجالائے وہ یقینا بہترین خلائق میں سے ہیں۔

۸۔ ان کا صلہ ان کے رب کے پاس دائمی باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور جن میں وہ ابد تک ہمیشہ رہیں گے، اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے، یہ سب کچھ اپنے رب سے خوف رکھنے والے کے لیے ہے۔

۵۹-سورہ حشر۔ مدنی ۔ آیات ۲۴۔

بنام خدائے رحمن و رحیم

ا۔ آسمانوں اور زمین میں موجود ہر شے نے اللہ کی تسبیح کی ہے اور وہی بڑا غالب آنے والا، حکمت والا ہے۔

۲۔ وہ وہی ہے جس نے اہل کتاب میں سے کافر ہونے والوں کو پہلی ہی بیدخلی مہم میں ان کے گھروں سے نکال دیا، تمہارا گمان نہیں تھا کہ وہ نکل جائیں گے اور وہ یہ سمجھے ہوئے تھے کہ ان کے قلعے انہیں اللہ(کے عذاب) سے بچا لیں گے مگر اللہ(کا عذاب)ان پر ایسی جانب سے آیا جہاں سے وہ سوچ بھی نہیں سکتے تھے اور ان کے دلوں میں رعب ڈال دیا، وہ اپنے گھروں

کو اپنے ہاتھوں اور مومنین کے ہاتھوں سے اجاڑ رہے تھے، پس اے بصیرت رکھنے والو !عبرت حاصل کرو۔

۳۔ اور اگر اللہ نے ان پر جلا وطنی لکھ نہ دی ہوتی تو انہیں دنیامیں ضرور عذاب دیتا اور آخرت میں تو ان کے لیے ہے ہی جہنم کا عذاب۔

۴۔ یہ اس لیے ہے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے دشمنی کی اور جو اللہ سے دشمنی کرے تو اللہ یقینا سخت عذاب دینے والا ہے۔

۵۔ تم لوگوں نے کھجور کے جو درخت کاٹ ڈالے یا انہیں اپنی جڑوں پر قائم رہنے دیا یہ سب اللہ کے حکم سے تھا اور اس لیے بھی تاکہ فاسقین کو رسوا کیا جائے۔

۶۔ اور جس مال(غنیمت)کو اللہ نے اپنے رسول کی آمدنی قرار دیا ہے(اس میں تمہارا کوئی حق نہیں)کیونکہ اس کے لیے نہ تو تم نے گھوڑے دوڑائے اور نہ اونٹ، لیکن اللہ اپنے رسولوں کو جس پر چاہتا ہے غالب کر دیتا ہے اور اللہ ہر چیز پر خوب قادر ہے۔

۷۔ اللہ نے ان بستی والوں کے مال سے جو کچھ بھی اپنے رسول کی آمدنی قرار دیا ہے وہ اللہ اور رسول اور قریب ترین رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کے لیے ہے تاکہ وہ مال تمہارے دولت مندوں کے درمیان ہی گردش نہ کرتا رہے اور رسول جو تمہیں دے دیں وہ لے لو اور جس سے روک دیں اس سے رک جاؤ اور اللہ کا خوف کرو، اللہ یقینا شدید عذاب دینے والا ہے۔

۸۔(یہ مال فئے)ان غریب مہاجرین کے لیے ہے جو اپنے گھروں اور اموال سے بے دخل کر دیے گئے جو اللہ کے فضل اور اس کی خوشنودی کے طلبگار ہیں نیز اللہ اور اس ے رسول کی مدد کرتے ہیں، یہی لوگ سچے ہیں۔

۹۔ اور جو پہلے سے اس گھر(دارالہجرت یعنی مدینہ)میں مقیم اور ایمان پر قائم تھے، وہ اس سے محبت کرتے ہیں جو ہجرت کر کے ان کے پاس آیا ہے اور جو کچھ ان(مہاجرین)کو دے دیا گیا اس سے وہ اپنے دلوں میں کوئی خلش نہیں پاتے اور وہ اپنے آپ پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ وہ خود محتاج ہوں اور جو لوگ اپنے نفس کے بخل سے بچا لیے گئے ہیں پس وہی کامیاب لوگ ہیں۔

۱۰۔ اور جو ان کے بعد آئے ہیں، کہتے ہیں :ہمارے پروردگار !ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں اور ہمارے دلوں میں ایمان لانے والوں کے لیے کوئی عداوت نہ رکھ، ہمارے رب !تو یقینا بڑا مہربان، رحم کرنے والا ہے۔

۱۱۔ کیا آپ نے ان منافقین کو نہیں دیکھا جو اپنے اہل کتاب کافر بھائیوں سے کہتے ہیں :اگر تمہیں نکالا گیا تو ہم بھی تمہارے ساتھ ضرور نکل جائیں گے اور تمہارے بارے میں ہم کبھی بھی کسی کی بات ہرگز نہیں مانیں گے اور اگر تمہارے خلاف جنگ کی جائے تو ہم ضرور بالضرور تمہاری مدد کریں گے لیکن اللہ گواہی دیتا ہے کہ یہ لوگ قطعاً جھوٹے ہیں۔

۱۲۔ اگر وہ نکالے گئے تو یہ ان کے ساتھ نہیں نکلیں گے اور اگر ان سے

جنگ کی گئی تو یہ ان کی مدد نہیں کریں گے اور اگر یہ ان کی مدد کے لیے آ
بھی جائےں تو ضرور پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے پھر ان کی مدد نہیں کی
جائے گی۔

۱۳۔ ان کے دلوں میں اللہ سے زیادہ تمہاری ہیبت بیٹھی ہوئی ہے، یہ اس لیے
کہ یہ لوگ سمجھتے نہیں ہےں۔

۱۴۔ یہ سب مل کر تم سے نہیں لڑیں گے مگر قلعہ بند بستیوں یا دیواروں کی
آڑ میں سے، ان کی آپس کی لڑائی بھی شدید ہے، آپ انہیں متحد سمجھتے ہیں
لیکن ان کے دل منتشر ہیں، یہ اس لیے ہے کہ وہ عقل سے کام لینے والے
نہیں ہیں۔

۱۵۔ ان لوگوں کی طرح جنہوں نے ان سے کچھ ہی مدت پہلے اپنے عمل کا
وبال چکھ لیا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے.

۱۶۔ شیطان کی طرح جب اس نے انسان سے کہا :کافر ہو جا !پھر جب وہ کافر
ہو گیا تو کہنے لگا :میں تجھ سے بیزار ہوں، میں تو عالمین کے پروردگار اللہ سے
ڈرتا ہوں۔

۱۷۔ پھر ان دونوں کا انجام یہ ہوا کہ وہ دونوں جہنمی ہو گئے جس میں(وہ)
ہمیشہ رہیں گے اور ظالموں کی یہی سزا ہے۔

۱۸۔ اے ایمان والو !اللہ سے ڈرو اور ہر شخص کو یہ دیکھنا چاہیے کہ اس نے
کل(روز قیامت)کے لیے کیا بھیجا ہے اور اللہ سے ڈرو، جو کچھ تم کرتے ہو،
اللہ یقینا اس سے خوب با خبر ہے۔

۱۹۔ اور ان لوگوں کی طرح نہ ہونا جنہوں نے اللہ کو بھلا دیا تو اللہ نے انہیں خود فراموشی میں مبتلا کر دیا، یہی لوگ فاسق ہیں۔

۲۰۔ اہل جہنم اور اہل جنت برابر نہیں ہو سکتے، اہل جنت ہی کامیاب ہیں۔

۲۱۔ اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر نازل کرتے تو آپ اسے اللہ کے خوف سے جھک کر پاش پاش ہوتا ضرور دیکھتے اور ہم یہ مثالیں لوگوں کے لیے اس لیے بیان کرتے ہیں کہ شاید وہ فکر کریں۔

۲۲۔ وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ غیب و شہود کا جاننے والا ہے، وہی رحمن و رحیم ہے۔

۲۳۔ وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہی بادشاہ ہے، نہایت پاکیزہ، سلامتی دینے والا، امان دینے والا، نگہبان، بڑا غالب آنے والا، بڑی طاقت والا، کبریائی کا مالک، پاک ہے اللہ اس شرک سے جو یہ لوگ کرتے ہیں۔

۲۴۔ وہی اللہ ہی خالق، موجد اور صورتگر ہے جس کے لیے حسین ترین نام ہیں، جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اس کی تسبیح کرتے ہیں اور وہ بڑا غالب آنے والا، حکمت والا ہے۔

۱۱۰-سورہ نصر۔مدنی۔آیات ۳

بنام خدائے رحمن و رحیم

۱۔ جب اللہ کی نصرت اور فتح آ جائے،
۲۔ اور آپ لوگوں کو فوج در فوج اللہ کے دین میں داخل ہوتے دیکھ لیں،
۳۔ تو اپنے رب کی ثنا کے ساتھ اس کی تسبیح کریں اور اس سے مغفرت طلب کریں یقینا وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے۔

۲۴-سورہ نور۔ مدنی ۔ آیات ۶۴

بنام خدائے رحمن و رحیم

۱۔ یہ ایک سورہ ہے جسے ہم نے نازل کیا اور اسے فرض کیا اور اس میں صریح آیات کو نازل کیا تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔

۲۔ زناکار عورت اور زناکار مرد میں سے ہر ایک کو سو کوڑے مارو اور دین خدا کے معاملے میں تمہیں ان پر ترس نہیں آنا چاہیے اگر تم اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہو اور ان کی سزا کے وقت مومنین کی ایک جماعت موجود رہے۔

۳۔ زانی صرف زانیہ یا مشرکہ سے نکاح کرے گا اور زانیہ صرف زانی یا مشرک سے نکاح کرے گی اور مومنوں پر یہ حرام کیا گیا ہے۔

۴۔ اور جو لوگ پاک دامن عورتوں پر بدکاری کی تہمت لگائیں پھر اس پر چار گواہ نہ لائیں پس انہیں اسّی (۸۰) کوڑے مارو اور ان کی گواہی ہرگز قبول نہ

کرو اور یہی فاسق لوگ ہیں۔

۵۔ سوائے ان لوگوں کے جو اس کے بعد توبہ کر لیں اور اصلاح کر لیں، اس صورت میں اللہ بڑا معاف کرنے والا، رحم کرنے والا ہے۔

٦۔ اور جو لوگ اپنی بیویوں پر زنا کی تہمت لگائیں اور ان کے پاس خود ان کے سوا کوئی گواہ نہ ہو تو ان میں سے ایک شخص کی شہادت یہ ہے کہ چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر گواہی دے کہ وہ سچا ہے۔

۷۔ اور پانچویں بار کہے کہ اگر وہ جھوٹا ہے تو اس پر اللہ کی لعنت ہو۔

۸۔ اور عورت سے سزا اس صورت میں ٹل سکتی ہے کہ وہ چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر گواہی دے کہ یہ شخص جھوٹا ہے۔

۹۔ اور پانچویں مرتبہ کہے کہ مجھ پر اللہ کا غضب ہو اگر وہ سچا ہے۔

۱۰۔ اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی(تو تمہیں اس سے خلاصی نہ ملتی)اور یہ کہ اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا، حکمت والا ہے۔

۱۱۔ جو لوگ بہتان باندھ لائے وہ یقینا تمہارا ہی ایک دھڑا ہے، اسے اپنے لیے برا نہ سمجھنا بلکہ وہ تمہارے لیے اچھا ہے، ان میں سے جس نے جتنا گناہ کمایا اس کے لیے اتنا ہی حصہ ہے اور ان میں سے جس نے بڑا حصہ لیا ہے اس کے لیے بڑا عذاب ہے۔

۱۲۔ جب تم نے یہ بات سنی تھی تو مومن مردوں اور مومنہ عورتوں نے اپنے دلوں میں نیک گمان کیوں نہ کیا اور کیوں نہیں کہا کہ یہ صریح بہتان ہے؟

۱۳۔ وہ لوگ اس بات پر چار گواہ کیوں نہ لائے؟ اب چونکہ وہ گواہ نہیں

لائے ہیں لہذا وہ اللہ کے نزدیک جھوٹے ہیں۔

۱۴۔ اور اگر دنیا اور آخرت میں تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو جن باتوں کا تم نے چرچا کیا تھا ان کے سبب تم پر بڑا عذاب آ جاتا۔

۱۵۔ جب تم اس جھوٹی خبر کو اپنی زبانوں پر لیتے جا رہے تھے اور تم اپنے منہ سے وہ کچھ کہہ رہے تھے جس کا تمہیں کوئی علم نہ تھا اور تم اسے ایک معمولی بات خیال کر رہے تھے جب کہ اللہ کے نزدیک وہ بڑی بات ہے۔

۱۶۔ جب تم نے یہ بات سنی تھی تو کیوں نہ کہا: ہمیں ایسی بات نہیں کہنی چاہیے تھی؟ خدایا تو پاک ہے، یہ بہت بڑا بہتان ہے۔

۱۷۔ اللہ تمہیں نصیحت کرتا ہے کہ اگر تم مومن ہو تو آیندہ کبھی بھی ایسے کام کا اعادہ نہ کرنا۔

۱۸۔ اور اللہ آیات تمہارے لیے بیان کرتا ہے اور اللہ بڑا جاننے والا، حکمت والا ہے۔

۱۹۔ جو لوگ چاہتے ہیں کہ اہل ایمان کے درمیان بے حیائی پھیلے، ان کے لیے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے، اللہ یقینا جانتا ہے مگر تم نہیں جانتے۔

۲۰۔ اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی(تو تم پر فوری عذاب آجاتا)اور یہ کہ اللہ بڑا شفیق، مہربان ہے۔

۲۱۔ اے ایمان والو !شیطان کے نقش قدم پر نہ چلنا اور جو شخص شیطان کے نقش قدم پر چلے گا تو وہ بے حیائی اور برائی کا حکم دے گا اور اگر تم پر اللہ کا

فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو تم میں سے ایک شخص بھی کبھی پاک نہ ہوتا مگر اللہ جسے چاہتا ہے پاک کر دیتا ہے اور اللہ خوب سننے، جاننے والا ہے۔

۲۲۔ تم میں سے جو لوگ احسان کرنے والے اور(مال و دولت میں)وسعت والے ہیں وہ قریبی رشتہ داروں، مسکینوں اور فی سبیل اللہ ہجرت کرنے والوں کو کچھ دینے سے دریغ نہ کریں اور انہیں عفو و درگزر سے کام لینا چاہیے۔ کیا تم خود یہ پسند نہیں کرتے کہ اللہ تمہیں معاف کرے اور اللہ غفور، رحیم ہے۔

۲۳۔ جو لوگ بے خبر پاک دامن مومنہ عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں ان پر دنیا و آخرت میں لعنت ہے اور ان کے لیے عذاب عظیم ہے۔

۲۴۔ اس دن ان کی زبانیں اور ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں ان سب اعمال کی گواہی دیں گے جو یہ کرتے رہے ہیں۔

۲۵۔ اس دن اللہ ان کا حقیقی بدلہ پورا کرے گا اور وہ جان لیں گے کہ اللہ ہی حق ہے(اور حق کا)ظاہر کرنے والا ہے۔

۲۶۔ خبیث عورتیں خبیث مردوں کے لیے اور خبیث مرد خبیث عورتوں کے لیے ہیں اور پاکیزہ عورتیں پاکیزہ مردوں کے لیے اور پاکیزہ مرد پاکیزہ عورتوں کے لیے ہیں، یہ ان باتوں سے پاک ہیں جو لوگ بناتے ہیں، ان کے لیے مغفرت اور باعزت روزی ہے۔

۲۷۔ اے ایمان والو !اپنے گھروں کے علاوہ دوسروں کے گھروں میں داخل نہ ہونا جب تک اجازت نہ لے لو اور گھر والوں پر سلام نہ کر لو، یہ تمہارے لیے بہتر ہے شاید تم نصیحت حاصل کرو۔

۲۸۔ اور اگر تم اس گھر میں کسی کو موجود نہ پاؤ تو بغیر اجازت کے اس میں داخل نہ ہونا اور اگر تم سے لوٹ جانے کے لیے کہا جائے تو لوٹ جاؤ، اسی میں تمہاری پاکیزگی ہے اور اللہ تمہارے اعمال سے خوب آگاہی رکھتا ہے۔

۲۹۔ البتہ ایسے گھروں میں داخل ہونے میں کوئی حرج نہیں جن میں کوئی رہائش پذیر نہ ہو اور ان میں تمہارا کوئی سامان ہو اور اللہ وہ سب کچھ جانتا ہے جو کچھ تم ظاہر کرتے اور جو کچھ تم چھپاتے ہو۔

۳۰۔ آپ مومن مردوں سے کہدیجیے :وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کو بچاکر رکھیں، یہ ان کے لیے پاکیزگی کا باعث ہے، اللہ کو ان کے اعمال کا یقینا خوب علم ہے۔

۳۱۔ اور مومنہ عورتوں سے بھی کہدیجیے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کو بچائے رکھیں اور اپنی زیبائش(کی جگہوں)کو ظاہر نہ کریں سوائے اس کے جو اس میں سے خود ظاہر ہو اور اپنے گریبانوں پر اپنی اوڑھنیاں ڈالے رکھیں اور اپنی زیبائش کو ظاہر نہ ہونے دیں سوائے اپنے شوہروں، آباء، شوہر کے آباء، اپنے بیٹوں، شوہروں کے بیٹوں، اپنے بھائیوں، بھائیوں کے بیٹوں، بہنوں کے بیٹوں، اپنی(ہم صنف)عورتوں، اپنی کنیزوں، ایسے خادموں جو عورت کی خواہش نہ رکھتے ہوں اور ان بچوں کے جو عورتوں کے پردوں کی باتوں سے واقف نہ ہوں، اور مومن عورتوں کو چاہیے کہ(چلتے ہوئے)اپنے پاؤں زور سے نہ رکھیں کہ جس سے ان کی پوشیدہ زینت ظاہر ہو جائے اور اے مومنو !سب مل کر اللہ کے حضور توبہ کرو، امید ہے کہ تم

فلاح پاؤ گے۔

۳۲۔ اور تم میں سے جولوگ بے نکاح ہوں اور تمہارے غلاموں اور کنیزوں میں سے جو صالح ہوں ان کے نکاح کر دو، اگر وہ نادار ہوں تو اللہ اپنے فضل سے انہیں غنی کر دے گا اور اللہ بڑی وسعت والا، علم والا ہے۔

۳۳۔ جو لوگ نکاح کا امکان نہ پائیں انہیں عفت اختیار کرنی چاہیے یہاں تک کہ اللہ اپنے فضل سے انہیں خوشحال کر دے اور تمہارے غلاموں میں سے جو مکاتبت کی خواہش رکھتے ہوں ان سے مکاتبت کر لو۔ اگر تمہیں معلوم ہو کہ ان میں کوئی خیر ہے اور انہیں اس مال میں سے جو اللہ نے تمہیں بخشا ہے دے دو اور تمہاری جوان لونڈیاں اگر پاکدامن رہنا چاہتی ہوں تو انہیں دنیاوی زندگی کے متاع کے لیے بدکاری پر مجبور نہ کرو اور اگر کوئی انہیں مجبور کر دے تو ان کی اس مجبوری کے بعد یقینا اللہ بڑا معاف کرنے والا، رحم کرنے والا ہے۔

۳۴۔ اور بتحقیق ہم نے تمہاری طرف واضح کرنے والی آیات نازل کی ہیں اور تم سے پہلے گزرنے والوں کی مثالیں بھی اور تقویٰ رکھنے والوں کے لیے موعظہ بھی(نازل کیا ہے)۔

۳۵۔ اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے، اس کے نور کی مثال ایسی ہے گویا ایک طاق ہے، اس میں ایک چراغ رکھا ہوا ہے ، چراغ شیشے کے فانوس میں ہے، فانوس گویا موتی کا چمکتا ہوا تارا ہے جو زیتون کے مبارک درخت سے روشن کیا جاتا ہے جو نہ شرقی ہے اور نہ غربی، اس کا تیل روشنی دیتا ہے خواہ آگ اسے

نہ چھوئے، یہ نور بالائے نور ہے، اللہ جسے چاہے اپنے نور کی راہ دکھاتا ہے اور اللہ لوگوں کے لیے مثالیں بھی بیان فرماتا ہے اور اللہ ہر چیز کا خوب علم رکھتا ہے۔

۳۶۔(ہدایت پانے والے)ایسے گھروں میں ہیں جن کی تعظیم کا اللہ نے اذن دیا ہے اور ان میں اس کا نام لینے کا بھی، وہ ان گھروں میں صبح و شام اللہ کی تسبیح کرتے ہیں۔

۳۷۔ ایسے لوگ جنہیں تجارت اور خرید و فروخت، ذکر خدا اور قیام نماز اور ادائیگی زکوۃ سے غافل نہیں کرتیں وہ اس دن سے خوف کھاتے ہیں جس میں قلب و نظر منقلب ہوجاتے ہیں۔

۳۸۔ تاکہ اللہ انہیں ان کے بہترین اعمال کی جزا دے اور اپنے فضل سے انہیں مزید بھی عطا کرے اور اللہ جسے چاہتا ہے بے حساب دے دیتا ہے۔

۳۹۔ اور جو لوگ کافر ہوگئے ہیں ان کے اعمال ایسے ہیں جیسے ایک چٹیل میدان میں سراب، جسے پیاسا پانی خیال کرتا ہے مگر جب وہاں پہنچتا ہے تو اسے کچھ نہیں پاتا بلکہ اللہ کو اپنے پاس پاتا ہے تو اللہ اس کا حساب پورا کر دیتا ہے اور اللہ بہت جلد حساب کرنے والا ہے۔

۴۰۔ یا ان کی مثال اس تاریکی کی طرح ہے جو گہرے سمندر میں ہو جس پر ایک موج چھائی ہوئی ہو اس پر ایک اور موج ہو اور اس کے اوپر بادل، تہ بہ تہ اندھیرے ہی اندھیرے ہوں، جب انسان اپنا ہاتھ نکالے تو وہ اسے نظر نہ آئے اور جسے اللہ نور نہ دے تو اس کے لیے کوئی نور نہیں۔

۴۱۔ کیا آپ نہیں دیکھتے کہ جو مخلوقات آسمانوں اور زمین میں ہیں سب اللہ کی تسبیح کرتی ہیں اور پر پھیلائے ہوئے پرندے بھی؟ ان میں سے ہر ایک کو اپنی نماز اور تسبیح کا علم ہے اور اللہ کو ان کے اعمال کا بخوبی علم ہے۔

۴۲۔ اور آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اللہ ہی کے لیے ہے اور اللہ ہی کی طرف پلٹ کر جانا ہے۔

۴۳۔ کیا آپ نہیں دیکھتے کہ اللہ ہی بادلوں کو چلاتا ہے پھر اسے باہم جوڑ دیتا ہے پھر اسے تہ بہ تہ کر دیتا ہے؟ پھر آپ بارش کے قطروں کو دیکھتے ہیں کہ بادل کے درمیان سے نکل رہے ہیں اور آسمان سے پہاڑوں(جیسے بادلوں)سے اولے نازل کرتا ہے پھر جس پر چاہتا ہے اسے برسا دیتا ہے اور جس سے چاہتا ہے اسے ہٹا دیتا ہے، قریب ہے کہ اس کی بجلی کی چمک نگاہوں کو ختم کر دے۔

۴۴۔ اللہ شب و روز کو بدلتا رہتا ہے جس میں صاحبان بصیرت کے لیے یقینا عبرت ہے.

۴۵۔ اور اللہ نے زمین پر چلنے والے ہر جاندار کو پانی سے خلق فرمایا پس ان میں سے کوئی اپنے پیٹ کے بل چلتا ہے اور کوئی دو ٹانگوں پر چلتا ہے اور کوئی چار ٹانگوں پر، اللہ جو کچھ چاہتا ہے پیدا کرتا ہے،بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

۴۶۔ بتحقیق ہم نے حقیقت بیان کرنے والی آیات نازل کیں اور اللہ جسے چاہتا ہے صراط مستقیم کی رہنمائی فرماتا ہے ۔

۴۷۔ اور یہ لوگ کہتے ہیں :ہم اللہ پر اور رسول پر ایمان لائے اور ہم نے اطاعت بھی کی پھر اس کے بعد ان میں سے ایک گروہ پھر جاتا ہے، یہ لوگ مومن ہی نہیں ہیں۔

۴۸۔ اور جب انہیں اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلایا جاتا ہے تاکہ وہ ان کے درمیان فیصلہ کر دے توان میں سے ایک فریق منہ پھیر لیتاہے۔

۴۹۔ اور اگر حق ان کے موافق ہو تو فرمانبردار بن کر رسول کی طرف آ جاتے ہیں۔

۵۰۔ کیا ان کے دلوں میں بیماری ہے یا انہیں کوئی شبہ یاڈر ہے کہ کہیں اللہ اور اس کا رسول ان کے ساتھ ظلم نہ کریں؟(نہیں)بلکہ یہ لوگ خود ظالم ہیں۔

۵۱۔ جب مومنوں کو اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلایا جاتا ہے تاکہ وہ ان کے درمیان فیصلہ کریں تو مومنوں کا قول تو بس یہ ہوتا ہے کہ وہ کہیں :ہم نے سن لیا اور اطاعت کی اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

۵۲۔ اور جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتا ہے اور اللہ سے ڈرتا اور اس(کی نافرمانی)سے بچتا ہے تو ایسے ہی لوگ کامیاب ہوں گے۔

۵۳۔ اور یہ لوگ اللہ کی کڑی قسمیں کھاتے ہیں کہ اگر آپ انہیں حکم دیں تو وہ ضرور نکل کھڑے ہوں گے، ان سے کہدیجیے :تم قسمیں نہ کھاؤ، اچھی اطاعت(قسم سے بہتر)ہے، بتحقیق اللہ کو تمہارے اعمال کا۔خوب علم ہے۔

۵۴۔ کہدیجیے :اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اطاعت کرو، اگر تم

نے منہ موڑ لیا تو سمجھ لو کہ جو بار رسول پر رکھا گیا ہے اس کے وہ ذمے دار ہیں اور جو بار تم پر رکھا گیا ہے اس کے تم ذمے دار ہو اور اگر تم ان کی اطاعت کرو گے تو ہدایت پاؤ گے اور رسول کی ذمے داری تو صرف یہ ہے کہ واضح انداز میں تبلیغ کریں۔

۵۵۔ تم میں سے جو لوگ ایمان لے آئے ہیں اور نیک اعمال بجا لائے ہیں اللہ نے ان سے وعدہ کر رکھا ہے کہ انہیں زمین میں اس طرح جانشین ضرور بنائے گا جس طرح ان سے پہلوں کو جانشین بنایا اور جس دین کو اللہ نے ان کے لیے پسندیدہ بنایا ہے اسے پائدار ضرور بنائے گا اور انہیں خوف کے بعد امن ضرور فراہم کرے گا، وہ میری بندگی کریں اور میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرائیں اوراس کے بعد بھی جو لوگ کفر اختیار کریں گے پس وہی فاسق ہیں۔

۵۶۔ اور نماز قائم کرو اور زکوۃ دیا کرو اور رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

۵۷۔ آپ یہ خیال نہ کریں کہ کافر لوگ زمین میں (ہمیں)عاجز بنا دیں گے اور ان کا ٹھکانا جہنم ہو گا جو بدترین ٹھکانا ہے۔

۵۸۔ اے ایمان والو !ضروری ہے کہ تمہارے مملوک اور وہ بچے جو ابھی بلوغ کی حد کو نہیں پہنچے ہیں تین اوقات میں تم سے اجازت لے کر آیا کریں، فجر کی نماز سے پہلے اور دوپہر کو جب تم کپڑے اتار کر رکھ دیتے ہو اور عشاء کی نماز کے بعد، یہ تین اوقات تمہارے پردے کے ہیں، ان کے بعد ایک

دوسرے کے پاس بار بار آنے میں نہ تم پر کوئی حرج ہے اور نہ ان پر، اللہ اس طرح تمہارے لیے نشانیاں کھول کر بیان فرماتا ہے اور اللہ بڑا دانا، حکمت والا ہے۔

۵۹۔۔اور جب تمہارے بچے بلوغ کو پہنچ جائیں تو انہیں چاہیے کہ وہ اجازت لیا کریں جس طرح پہلے(ان کے بڑے)لوگ اجازت لیا کرتے تھے، اس طرح اللہ اپنی آیات تمہارے لیے بیان کرتا ہے اور اللہ بڑا دانا، حکمت والا ہے۔

۶۰۔ اور جو عورتیں(ضعیف العمری کی وجہ سے)خانہ نشین ہو گئی ہوں اور نکاح کی توقع نہ رکھتی ہوں ان کے لیے اپنے(حجاب کے)کپڑے اتار دینے میں کوئی حرج نہیں ہے بشرطیکہ زینت کی نمائش کرنے والیاں نہ ہوں تاہم عفت کا پاس رکھنا ان کے حق میں بہتر ہے اور اللہ بڑا سننے والا، خوب جاننے والا ہے۔

۶۱۔ اندھے پر کوئی حرج نہیں ہے اور نہ لنگڑے پر کوئی حرج ہے اور نہ مریض پر کوئی حرج ہے اور نہ خود تم پر اس بات میں کوئی حرج ہے کہ تم اپنے گھروں سے کھاؤ یا اپنے باپ کے گھروں سے یا اپنی بڑی ماؤں(نانی دادی)کے گھروں سے یا اپنے بھائیوں کے گھروں سے یا اپنی بہنوں کے گھروں سے یا اپنے چچاؤں کے گھروں سے یا اپنی پھوپھیوں کے گھروں سے یا اپنے ماموؤں کے گھروں سے یا اپنی خالاؤں کے گھروں سے یا ان کے گھروں سے جن گھروں کی چابیاں تمہارے اختیار میں ہوں یا اپنے دوستوں کے گھروں سے، اس میں بھی کوئی حرج نہیں کہ تم مل کر کھاؤ یا جدا جدا اور جب تم کسی

گھر میں داخل ہو تو اپنے آپ پر سلام کیا کرو اللہ کی طرف سے بابرکت اور پاکیزہ تحیت کے طور پر، اس طرح اللہ اپنی نشانیاں تمہارے لیے کھول کر بیان فرماتا ہے، شاید تم عقل سے کام لو۔

۶۲۔ مومن تو بس وہ لوگ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتے ہیں اور جب وہ کسی اجتماعی معاملے میں رسول اللہ کے ساتھ ہوں تو ان کی اجازت کے بغیر نہیں ملتے، جو لوگ آپ سے اجازت مانگ رہے ہیں یہ یقینا وہی لوگ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتے ہیں لہذا جب یہ لوگ اپنے کسی کام کے لیے آپ سے اجازت مانگیں تو ان میں سے جسے آپ چاہیں اجازت دے دیں اور ایسے لوگوں کے لیے اللہ سے مغفرت طلب کریں، بے شک اللہ بڑا بخشنے والا، مہربان ہے۔

۶۳۔ تمہارے درمیان رسول کے پکارنے کو اس طرح نہ سمجھو جس طرح تم آپس میں ایک دوسرے کو پکارتے ہو، تم میں سے جو دوسروں کی آڑ میں کھسک جاتے ہیں اللہ انہیں جانتا ہے، جو لوگ حکم رسول کی مخالفت کرتے ہیں انہیں اس بات کا خوف لاحق رہنا چاہیے کہ مبادا وہ کسی فتنے میں مبتلا ہو جائیں یا ان پر کوئی دردناک عذاب آجائے۔

۶۴۔ متوجہ رہو! آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اللہ کا ہے اللہ جانتا ہے تم جس حال میں ہو اور جس دن انہیں اس کی طرف پلٹا دیا جائے گا تو وہ انہیں بتائے گا کہ وہ کیا کرتے رہے ہیں اور اللہ کو ہر چیز کا خوب علم ہے۔

۲۲-سورۂ حج ۔ مدنی۔ آیات :۷۸

بنام خدائے رحمن ورحیم

ا۔اے لوگو !اپنے پروردگار سے ڈرو کیونکہ قیامت کا زلزلہ بڑی(خوفناک)چیز ہے۔

۲۔ جس دن تم اسے دیکھو گے ہر دودھ پلانے والی(ماں)اپنے شیرخوار کو بھول جائے گی اور تمام حاملہ عورتیں اپنا حمل گرا بیٹھیں گی اور تم لوگوں کو نشے کی حالت میں دیکھو گے، حالانکہ وہ نشے میں نہ ہوں گے بلکہ اللہ کا عذاب بڑا شدید ہو گا۔

۳۔ اور لوگوں میں کچھ ایسے بھی ہیں جو لاعلمی کے باوجود اللہ کے بارے میں کج بحثیاں کرتے ہیں اور ہر سرکش شیطان کی پیروی کرتے ہیں۔

۴۔ جب کہ اس شیطان کے بارے میں یہ لکھا گیا ہے کہ جو اسے دوست بنائے گا اسے وہ گمراہ کرے گا اور جہنم کے عذاب کی طرف اس کی رہنمائی کرے گا۔

۵۔ اے لوگو !اگر تمہیں موت کے بعد زندگی کے بارے میں شبہ ہے تو سوچو ہم نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا پھر نطفہ سے پھر خون کے لوتھڑے سے پھر گوشت کی تخلیق شدہ اور غیر تخلیق شدہ بوٹی سے تاکہ ہم(اس حقیقت کو)تم پر واضح کریں اور ہم جس کو چاہتے ہیں ایک مقررہ وقت تک رحموں میں

ٹھہرائے رکھتے ہیں پھر تمہیں ایک طفل کی شکل میں نکال لاتے ہیں تاکہ پھر تم جوانی کو پہنچ جاؤ اور تم میں سے کوئی فوت ہو جاتا ہے اور کوئی تم میں سے نکمی عمر کو پہنچا دیا جاتا ہے تاکہ وہ جاننے کے بعد بھی کچھ نہ جانے اور تم دیکھتے ہو کہ زمین خشک ہوتی ہے لیکن جب ہم اس پر پانی برساتے ہیں تو یہ جنبش میں آ جاتی ہے اور ابھرنے لگتی ہے اور مختلف اقسام کی پر رونق چیزیں اگاتی ہے۔

۶۔ یہ سب اس لیے ہے کہ اللہ ہی برحق ہے اور وہی مردوں کو زندہ کرتا ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔

۷۔ اور یہ کہ قیامت آنے والی ہے جس میں کوئی شک نہیں اور یہ کہ اللہ ان سب کو اٹھائے گا جو قبروں میں ہیں۔

۸۔ اور لوگوں میں کچھ ایسے بھی ہیں جو اللہ کے بارے میں بغیر کسی علم اور ہدایت اور روشن کتاب کے کج بحثیاں کرتے ہیں۔

۹۔ تاکہ متکبرانہ انداز میں لوگوں کو راہ خدا سے گمراہ کریں، اس کے لیے دنیا میں خواری ہے اور قیامت کے روز ہم اسے آگ کا عذاب چکھائیں گے۔

۱۰۔ یہ سب تیرے اپنے دونوں ہاتھوں سے آگے بھیجے ہوئے کی وجہ سے ہے ورنہ اللہ اپنے بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہے۔

۱۱۔ اور لوگوں میں کوئی ایسا بھی ہے جو اللہ کی یکطرفہ بندگی کرتا ہے، اگر اسے کوئی فائدہ پہنچے تو مطمئن ہو جاتا ہے اور اگر اسے کوئی مصیبت پہنچے تو منہ کے بل الٹ جاتا ہے، اس نے دنیا میں بھی خسارہ اٹھایا اور آخرت میں بھی،

یہی کھلا نقصان ہے۔

۱۲۔ یہ اللہ کے سوا ایسی چیز کو پکارتا ہے جو اسے نہ ضرر دے سکتی ہے اور نہ اسے فائدہ دے سکتی ہے، یہی تو بڑی کھلی گمراہی ہے۔

۱۳۔ وہ ایسی چیز کو پکارتا ہے جس کا ضرر اس کے فائدے سے زیادہ قریب ہے، کتنا برا ہے اس کا سرپرست اور اس کا رفیق بھی کتنا برا ہے۔

۱۴۔ اللہ ایمان لانے والوں اور نیک اعمال بجا لانے والوں کو یقینا ایسے باغات میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہوں گی، اللہ جس چیز کا ارادہ کر لیتا ہے اسے یقینا کر گزرتا ہے۔

۱۵۔ جو یہ گمان کرتا ہے کہ اللہ دنیا و آخرت میں رسول کی مدد نہیں کرے گا (اب رسول کی کامیابی سے تنگ ہے)تو اسے چاہیے کہ ایک رسی اوپر کی طرف باندھے پھر اپنا گلا گھونٹ لے پھر دیکھے کہ کیا اس کا یہ حربہ اس کے غصے کو دور کر دیتا ہے؟

۱۶۔ اور اسی طرح ہم نے قرآن کو واضح آیات کی صورت میں نازل کیا اور اللہ جس کے لیے ارادہ کرتا ہے اسے ہدایت دیتا ہے۔

۱۷۔ یقینا ایمان لانے والوں، یہودیوں، صابیوں، نصرانیوں، مجوسیوں اور مشرکوں کے درمیان اللہ قیامت کے دن فیصلہ کرے گا، یقینا اللہ ہر چیز پر گواہ ہے۔

۱۸۔ کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمین میں ہے نیز سورج، چاند، ستارے، پہاڑ ، درخت، جانور اور بہت سے انسان اللہ کے لیے

سجدہ کرتے ہیں اور بہت سے لوگ جن پر عذاب حتمی ہو گیاہے اور جسے اللہ خوار کرے اسے عزت دینے والا کوئی نہیں، یقینا اللہ جو چاہتا ہے کر گزرتا ہے۔

۱۹۔ ان دونوں فریقوں نے اپنے رب کے بارے میں اختلاف کیا ہے ، پس جنہوں نے کفر کیا ان کے لیے آتشیں لباس آمادہ ہے، ان کے سروں کے اوپر کھولتا ہوا پانی ڈالا جائے گا۔

۲۰۔ جس سے ان کے پیٹ میں جو کچھ ہے اور کھالیں گل جائیں گے۔

۲۱۔ اور ان(کو مارنے)کے لیے لوہے کے ہتھوڑے ہوں گے۔

۲۲۔ جب وہ رنج کی وجہ سے جہنم سے نکلنے کی کوشش کریں گے تو پھر اسی میں پلٹا دیے جائیں گے اور(کہا جائے گا)جلنے کا عذاب چکھو۔

۲۳۔ جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے ہیں اللہ یقینا انہیں ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہوں گی، سونے کے کنگنوں اور موتیوں سے ان کی آرائش کی جائے گی اور ان جنتوں میں ان کے لباس ریشم کے ہوں گے۔

۲۴۔ اور انہیں پاکیزہ گفتار کی طرف ہدایت دی گئی اور انہیں لائق ستائش (خدا)کی راہ دکھائی گئی ہے۔

۲۵۔جو لوگ کافر ہوئے اور راہ خدا میں رکاوٹ ڈال رہے ہیں اور اس مسجد الحرام کی راہ میں بھی جسے ہم نے سب لوگوں کے لیے بنایا ہے اور جس میں مقامی لوگ اور باہر سے آنے والے سب برابر ہیں اور جو اس میں زیادتی کے

ساتھ کجروی کا ارادہ کرے اسے ہم ایک دردناک عذاب چکھائیں گے۔

۲۶۔ اور(وہ وقت یاد کرو)جب ہم نے ابراہیم کے لیے خانہ کعبہ کو مستقر بنایا (اور آگاہ کیا)کہ میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بناؤ اور میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور قیام کرنے والوں اور رکوع اور سجود کرنے والوں کے لیے پاک رکھو۔

۲۷۔ اور لوگوں میں حج کے لیے اعلان کرو کہ لوگ آپ کے پاس دور دراز راستوں سے پیدل چل کر اور کمزور اونٹوں پر سوار ہو کر آئیں۔

۲۸۔ تاکہ وہ ان فوائد کا مشاہدہ کریں جو انہیں حاصل ہیں اور خاص دنوں میں اللہ کا نام لو ان جانوروں پر جو اللہ نے انہیں عنایت کیے ہیں، پس ان سے تم لوگ خود بھی کھاؤ اور مفلوک الحال ضرورتمندوں کو بھی کھلاؤ۔

۲۹۔ پھر وہ اپنا میل کچیل دور کریں اور اپنی نذریں پوری کریں اور اللہ کے قدیم گھر کا طواف کریں۔

۳۰۔بات یہ ہے کہ جو کوئی اللہ کی قائم کردہ حرمتوں کی عظمت کا پاس کرے تو اس کے رب کے نزدیک اس میں اس کی بہتری ہے اور تم لوگوں کے لیے مویشی حلال کر دیے گئے ہیں سوائے ان کے جن کے بارے میں تمہیں بتایا جائے گا، پس تم لوگ بتوں کی پلیدی سے اجتناب کرو اور جھوٹی باتوں سے پرہیز کرو۔

۳۱۔ صرف(ایک)اللہ کی طرف یکسوہو کر، کسی کو اس کا شریک بنائے بغیر اور جو اللہ کے ساتھ شریک ٹھہراتا ہے تو وہ ایسا ہے گویا آسمان سے گر گیا پھر

یا تو اسے پرندے اچک لیں یا اسے ہوا اڑا کر کسی دور جگہ پھینک دے۔
۳۲۔ بات یہ ہے کہ جو شعائر اللہ کا احترام کرتا ہے تو یہ دلوں کا تقویٰ ہے۔
۳۳۔ اس(قربانی کے جانور)سے ایک معین مدت تک فائدہ اٹھانا تمہارے لیے(جائز)ہے، پھر اس کا(ذبح ہونے کا)مقام قدیم خانہ کعبہ کے پاس ہے۔
۳۴۔ اور ہر امت کے لیے ہم نے قربانی کا ایک دستور مقرر کیا ہے تا کہ وہ ان جانوروں پر اللہ کا نام لیں جو اس نے انہیں عطا کیے ہیں، پس تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے پس اسی کے آگے سر تسلیم خم کرو اور(اے رسول) عاجزی کرنے والوں کو خوشخبری سنا دیجیے۔
۳۵۔ جن کا یہ حال ہے کہ جب اللہ کا نام لیا جاتا ہے تو ان کے دل کانپنے لگتے ہیں اور وہ مصیبت پر صبر کرنے والے ہوتے ہیں اور جو رزق ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔
۳۶۔ اور قربانی کے اونٹ جنہیں ہم نے تم لوگوں کے لیے شعائر اللہ میں سے قرار دیا ہے اس میں تمہارے لیے بھلائی ہے، پس اسے کھڑا کر کے اس پر اللہ کا نام لو پھر جب یہ پہلو پر گر پڑے تو اس میں سے خود بھی کھاؤ اور سوال کرنے والے اور سوال نہ کرنے والے فقیر کو کھلاؤ، یوں ہم نے انہیں تمہارے لیے مسخر کیا ہے تا کہ تم شکر کرو۔
۳۷۔ نہ اس کا گوشت اللہ کو پہنچتا ہے اور نہ اس کا خون بلکہ اس تک تمہارا تقویٰ پہنچتا ہے، اسی طرح اللہ نے انہیں تمہارے لیے مسخر کیا ہے تا کہ اللہ کی عطا کردہ ہدایت پر تم اس کی بڑائی کا اظہار کرو اور(اے رسول)آپ نیکی

کرنے والوں کو بشارت دیں۔

۳۸۔ اللہ ایمان والوں کا یقینا دفاع کرتا ہے اور اللہ کسی قسم کے خیانت کار ناشکرے کو یقینا پسند نہیں کرتا۔

۳۹۔ جن لوگوں پر جنگ مسلط کی جائے انہیں(جنگ کی)اجازت دی گئی ہے کیونکہ وہ مظلوم واقع ہوئے اور اللہ ان کی مدد کرنے پر یقینا قدرت رکھتا ہے۔

۴۰۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے گھروں سے ناحق نکالے گئے ہیں، محض اس جرم میں کہ وہ یہ کہتے تھے :ہمارا پروردگار اللہ ہے اور اگر اللہ لوگوں کو ایک دوسرے کے ذریعے سے روکے نہ رکھتا تو راہبوں کی کوٹھریوں اور گرجوں اور عبادت گاہوں اور مساجد کو جن میں کثرت سے اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے منہدم کر دیا جاتا اور اللہ اس کی ضرور مدد فرمائے گا جو اس کی مدد کرے گا، اللہ یقینا بڑا طاقتور اور بڑا غالب آنے والا ہے۔

۴۱۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم انہیں زمین میں اقتدار دیں تو وہ نماز قائم کریں گے اور زکوۃ ادا کریں گے اور نیکی کا حکم دیں گے اور برائی سے منع کریں گے اور تمام امور کا انجام اللہ کے ہاتھ میں ہے۔

۴۲۔ اگر لوگ آپ کی تکذیب کرتے ہیں تو ان سے پہلے بھی تکذیب کی قوم نوح نے اور قوم عاد اور ثمود نے،

۴۳۔ اور قوم ابراہیم اور قوم لوط نے،

۴۴۔اور مدین والوں نے بھی، اور موسیٰ کی بھی تکذیب کی گئی ہے پس میں نے کفار کو پہلے مہلت دی پھر میں نے انہیں گرفت میں لے لیا پھر(دیکھ لو)

میرا عذاب کیسا سخت ہے؟

۴۵۔ پھر(قابل فکر ہے)کتنی ہی بستیاں ان کے ظلم کی وجہ سے ہم نے تباہ کیں اور وہ اپنی چھتوں پر گری پڑی ہیں اور کتنے کنویں اور اونچے قصر بیکار پڑے ہیں۔

۴۶۔ کیا یہ لوگ زمین پر چلتے پھرتے نہیں ہیں کہ ان کے دل سمجھنے والے یا ان کے کان سننے والے ہو جاتے؟ حقیقتاً آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ وہ دل اندھے ہو جاتے ہیں جو سینوں میں ہوتے ہیں۔

۴۷۔ اور یہ لوگ آپ سے عذاب جلدی طلب کر رہے ہیں اور اللہ اپنے وعدے کے خلاف ہرگز نہیں کرتا اور آپ کے پروردگار کے ہاں کا ایک دن تمہارے شمار کے مطابق یقینا ہزار برس کی طرح ہے۔

۴۸۔ اور بہت سی بستیاں ایسی ہیں جنہیں مہلت دیتا رہا ہوں جب کہ وہ ظلم کرنے والی تھیں، پھر میں نے انہیں گرفت میں لیا اور میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے۔

۴۹۔ کہدیجیے :اے لوگو !میں تو تمہارے لیے صرف صریح تنبیہ کرنے والا ہوں۔۔

۵۰۔ پس جو لوگ ایمان لاتے ہیں اورنیک اعمال انجام دیتے ہیں ان کے لیے مغفرت اور عزت کی روزی ہے۔

۵۱۔ اور جو لوگ ہماری آیات کے خلاف سعی کرتے ہیں کہ(ہم کو)مغلوب کریں وہ اہل جہنم ہیں۔

۵۲۔ اور(اے رسول)آپ سے پہلے ہم نے نہ کوئی رسول بھیجا اور نہ نبی مگر جب اس نے(کامیابی کی)تمنا کی تو شیطان نے اس کی آرزو میں خلل اندازی کی لیکن اللہ شیطان کے خلل کو نابود کرتا ہے، پھر اللہ اپنی آیات کو محکم کرتا ہے اور اللہ بڑا دانا، حکمت والا ہے۔

۵۳۔ تاکہ شیطان کی خلل اندازی کو ان لوگوں کے لیے آزمائش قرار دے جن کے دلوں میں بیماری ہے اور جن کے دل جامد ہیں اور ظالم لوگ یقینا بہت گہرے عناد میں مبتلا ہیں۔

۵۴۔ اور اس لیے بھی ہے کہ جنہیں علم دیا گیا ہے وہ جان لیں کہ یہ آپ کے پروردگار کی طرف سے حق ہے، پس وہ اس پر ایمان لے آئیں اور اللہ کے سامنے ان کے دل نرم ہو جائیں اور اللہ ایمان والوں کو یقینا راہ راست کی ہدایت کرتا ہے۔

۵۵۔ اور کافر لوگ تواس کی طرف سے ہمیشہ اسی شک میں مبتلا رہیں گے یہاں تک کہ ان پر یکایک قیامت آ جائے گی یا نامراد دن کا عذاب ان پر آ جائے گا۔

۵۶۔ اس روز بادشاہی صرف اللہ ہی کی ہو گی، وہی ان کے درمیان فیصلہ کرے گا، لہذا جو لوگ ایمان لے آئے اور نیک اعمال بجالائے وہ نعمتوں والی جنتوں میں ہوں گے۔

۵۷۔ اور جو کافر ہوئے اور ہماری آیات کی تکذیب کرتے رہے پس ان کے لیے ذلت آمیز عذاب ہو گا۔

۵۸۔ اور جنہوں نے راہ خدا میں ہجرت اختیار کی پھر وہ مارے گئے یا مر گئے انہیں اللہ یقینا اچھی روزی سے ضرور نوازے گا اور رزق دینے والوں میں یقینا اللہ ہی بہترین ہے۔

۵۹۔ وہ ایسی جگہ میں انہیں ضرور داخل فرمائے گا جسے وہ پسند کریں گے اور اللہ یقینا بڑا دانا، بڑا بردبار ہے۔

٦٠۔ یہ بات اپنی جگہ درست ہے لیکن اگر کوئی شخص اتنا ہی بدلہ لے جتنا سخت برتاؤ اس کے ساتھ کیا گیا تھا پھر اس پر زیادتی بھی کی جائے تو اللہ اس کی ضرور مدد فرمائے گا، بتحقیق اللہ بڑا درگزر کرنے والا معاف کرنے والا ہے۔

٦١۔ ایسا اس لیے ہے کہ اللہ رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور یہ کہ اللہ بڑا سننے والا، دیکھنے والا ہے۔

٦٢۔ یہ اس لیے ہے کہ اللہ ہی برحق ہے اور اس کے سوا جنہیں یہ پکارتے ہیں وہ سب باطل ہیں اور یہ کہ اللہ بڑا برتر ہے۔

٦٣۔ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے آسمان سے پانی برسایا تو(اس سے)زمین سرسبز ہو جاتی ہے؟ اللہ یقینا بڑا مہربان، بڑا باخبر ہے۔

٦٤۔ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اسی کا ہے اور اللہ ہی بے نیاز اور لائق ستائش ہے۔

٦٥۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے تمہارے لیے زمین کی ہر چیز کو مسخر کر دیا ہے اور وہ کشتی بھی جو سمندر میں بحکم خدا چلتی ہے اور اسی نے آسمان کو تھام رکھا ہے کہ اس کی اجازت کے بغیر وہ زمین پر گرنے نہ پائے، یقینا اللہ

لوگوں پر بڑا مہربان، رحم کرنے والا ہے۔

۶۶۔ اور اسی نے تمہیں حیات عطا کی پھر وہی تمہیں موت دیتا ہے پھر وہی تمہیں زندہ کرے گا، انسان تو یقینا بڑا ہی ناشکرا ہے۔

۶۷۔ ہر امت کے لیے ہم نے قربانی کا ایک دستور مقرر کیا ہے جس پر وہ چلتی ہے لہذا وہ اس معاملے میں آپ سے جھگڑا نہ کریں اور آپ اپنے پروردگار کی طرف دعوت دیں، آپ یقینا راہ راست پر ہیں۔

۶۸۔ اور اگر یہ لوگ آپ سے جھگڑا کریں تو کہدیجیے: جو کچھ تم کر رہے ہو اللہ اسے خوب جانتا ہے۔

۶۹۔ اللہ بروز قیامت تمہارے درمیان ان چیزوں کا فیصلہ کرے گا جن میں تم اختلاف کرتے رہے ہو۔

۷۰۔ کیا آپ کو علم نہیں کہ جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے اللہ ان سب کو جانتا ہے؟ یہ سب یقینا ایک کتاب میں درج ہیں، یہ اللہ کے لیے یقینا نہایت آسان ہے۔

۷۱۔ اور یہ لوگ اللہ کے علاوہ ایسی چیزوں کی بندگی کرتے ہیں جن کی نہ اس نے کوئی دلیل نازل کی ہے نہ اس کے بارے میں یہ کوئی علم رکھتے ہیں اور ظالموں کا تو کوئی مددگار نہیں ہے۔

۷۲۔ اور جب انہیں ہماری صریح آیات پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو آپ کافروں کے چہروں پر انکار کے آثار دیکھتے ہیں اور جو لوگ ہماری آیات پڑھ کر انہیں سناتے ہیں یہ ان پر حملہ کرنے کے قریب ہوتے ہیں، کہدیجیے: کیا میں تمہیں

اس سے بھی بری چیز کی خبر دوں؟ وہ آگ ہے جس کا اللہ نے کفار سے وعدہ کر رکھا ہے اور وہ برا ٹھکانا ہے۔

۷۳۔ اے لوگو !ایک مثال دی جاتی ہے، اسے سنو :اللہ کے سوا جن معبودوں کو تم پکارتے ہو وہ ایک مکھی بنانے پر بھی ہرگز قادر نہیں ہیں خواہ اس کام کے لیے وہ سب جمع ہو جائیں، اور اگر مکھی ان سے کوئی چیز چھین لے تو یہ اس سے اسے چھڑا بھی نہیں سکتے، طالب اور مطلوب دونوں ناتواں ہیں۔

۷۴۔ لوگوں نے اللہ کی ویسی قدر نہیں کی جیسی قدر کرنی چاہیے تھی، اللہ یقینا بڑا طاقت رکھنے والا، غالب آنے والا ہے.

۷۵۔ اللہ فرشتوں اور انسانوں میں سے پیغام پہنچانے والے منتخب کرتا ہے اللہ یقینا خوب سننے والا، خوب دیکھنے والا ہے۔

۷۶۔ جو ان کے سامنے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے اسے سب کا علم ہے اور سب معاملات کی برگشت اللہ ہی کی طرف ہے۔

۷۷۔ اے ایمان والو !رکوع کرو اور سجدہ کرو اور اپنے پروردگار کی عبادت کرو نیز نیک عمل انجام دو، امید ہے کہ(اس طرح)تم فلاح پا جاؤ۔

۷۸۔ اور راہ خدا میں ایسے جہاد کرو جیسے جہاد کرنے کا حق ہے، اس نے تمہیں منتخب کیا ہے اور دین کے معاملے میں تمہیں کسی مشکل سے دوچار نہیں کیا، یہ تمہارے باپ ابراہیم کا دین ہے۔ اسی نے تمہارا نام مسلمان رکھا اس (قرآن)سے پہلے اور اس(قرآن)میں بھی تاکہ یہ رسول تم پر گواہ رہے اور

تم لوگوں پر گواہ رہو، لہذا نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دیا کرو اور اللہ کے ساتھ متمسک رہو، وہی تمہارا مولا ہے سو وہ بہترین مولا اور بہترین مددگار ہے.

۶۳-سورہ المنافقون ۔ مدنی ۔ آیات ۱۱

بنام خدائے رحمن و رحیم

۱۔ منافقین جب آپ کے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں: ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ یقینا اللہ کے رسول ہیں اور اللہ کو بھی علم ہے کہ آپ یقینا اس کے رسول ہیں اور اللہ گواہی دیتا ہے یہ منافقین یقینا جھوٹے ہیں۔

۲۔ انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے، پھر وہ(دوسروں کو بھی)اللہ کی راہ سے روکتے ہیں، جو کچھ یہ کرتے ہیں یقینا برا ہے۔

۳۔ یہ اس لیے ہے کہ یہ ایمان لا کر پھر کافر ہو گئے، پس ان کے دلوں پر مہر لگ گئی لہٰذا اب یہ سمجھتے نہیں ہیں۔

۴۔ اور جب آپ انہیں دیکھ لیں تو ان کے جسم آپ کو بھلے معلوم ہوں گے اور جب وہ بولیں تو آپ ان کی باتیں توجہ سے سنتے ہیں(مگر وہ ایسے بے روح ہیں)گویا وہ دیوار سے لگائی گئی لکڑیاں ہیں، ہر آواز کو اپنے خلاف تصور کرتے ہیں، یہی لوگ(بڑے)دشمن ہیں لہٰذا آپ ان سے محتاط رہیں، اللہ انہیں ہلاک کرے یہ کہاں بہکے پھرتے ہیں۔

۵۔ اور جب ان سے کہا جائے :آؤ کہ اللہ کا رسول تمہارے لیے مغفرت مانگے تو وہ سر جھٹک دیتے ہیں اور آپ دیکھیں گے کہ وہ تکبر کے سبب آنے سے رک جاتے ہیں۔

٦۔ ان کے لیے یکساں ہے خواہ آپ ان کے لیے مغفرت طلب کریں یا نہ کریں، اللہ انہیں ہرگز معاف نہیں کرے گا، اللہ فاسقین کو یقینا ہدایت نہیں کرتا۔

۷۔ یہ وہی لوگ ہیں جو کہتے ہیں :جو لوگ رسول اللہ کے پاس ہیں ان پر خرچ نہ کرنا یہاں تک کہ یہ بکھر جائیں حالانکہ آسمانوں اور زمین کے خزانوں کا مالک اللہ ہی ہے لیکن منافقین سمجھتے نہیں ہیں۔

۸۔ کہتے ہیں :اگر ہم مدینہ لوٹ کر جائیں تو عزت والا ذلت والے کو وہاں سے ضرور نکال باہر کرے گا، جب کہ عزت تو اللہ، اس کے رسول اور مومنین کے لیے ہے لیکن منافقین نہیں جانتے۔

۹۔ اے ایمان والو !تمہارے اموال اور تمہاری اولاد ذکر خدا سے تمہیں غافل نہ کر دیں اور جو ایسا کرے گا تو وہ خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہو گا۔

۱۰۔ اور جو رزق ہم نے تمہیں دے رکھا ہے اس میں سے خرچ کرو قبل اس کے کہ تم میں سے کسی کو موت آ جائے پھر وہ کہنے لگے :اے میرے پروردگار !تو نے مجھے تھوڑی سی مہلت کیوں نہ دی تاکہ میں صدقہ دیتا اور میں(بھی)صالحین میں سے ہو جاتا۔

۱۱۔ اور جب کسی کا مقررہ وقت آ جاتا ہے تو پھر اللہ اسے ہرگز مہلت نہیں دیتا اور جو کچھ تم لوگ کرتے ہو اللہ اس سے خوب باخبر ہے۔

۵۸-سورہ مجادلہ ۔ مدنی ۔ آیات ۲۲

بنام خدائے رحمن ورحیم

۱۔ بے شک اللہ نے اس عورت کی بات سن لی جو آپ سے اپنے شوہر کے بارے میں تکرار اور اللہ کے آگے شکایت کر رہی تھی اور اللہ آپ دونوں کی گفتگو سن رہا تھا، اللہ یقینا بڑا سننے والا، دیکھنے والا ہے۔

۲۔ تم میں سے جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہار کرتے ہیں(انہیں ماں کہہ بیٹھتے ہیں)وہ ان کی مائیں نہیں ہیں، ان کی مائیں تو صرف وہی ہیں جنہوں نے انہیں جنا ہے اور بلاشبہ یہ لوگ ناپسندیدہ باتیں کرتے ہیں اور جھوٹ بولتے ہیں اور اللہ یقینا بڑا درگزر کرنے والا مغفرت کرنے والا ہے۔

۳۔ اور جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہار کریں پھر اپنے قول سے پلٹ جائیں انہیں باہمی مقاربت سے پہلے ایک غلام آزاد کرنا چاہیے اس طرح تمہیں نصیحت کی جاتی ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے خوب باخبر ہے۔

۴۔ پس جسے غلام نہ ملے وہ باہمی مقاربت سے پہلے متواتر دو مہینے روزے رکھے اور جو ایسا بھی نہ کر سکے وہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے، یہ اس لیے ہے کہ

تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھو، یہ اللہ کی مقرر کردہ حدود ہیں اور کفار کے لیے دردناک عذاب ہے۔

۵۔ جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ یقینا اس طرح ذلیل کیے جائیں گے جس طرح ان سے پہلوں کو ذلیل کیا گیا ہے اور بتحقیق ہم نے واضح نشانیاں نازل کی ہیں اور کفار کے لیے ذلت و الا عذاب ہے۔

٦۔ اس دن اللہ ان سب کو اٹھائے گا پھر انہیں بتائے گا کہ وہ کیا کرتے رہے ہیں، وہ اللہ کو بھول گئے ہیں مگر اللہ نے انہیں شمار کر رکھا ہے اور اللہ ہر شے پر گواہ ہے۔

۷۔ کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ آسمانوں اور زمین کی ہر چیز کے بارے میں جانتا ہے، کبھی تین آدمیوں کی سرگوشی نہیں ہوتی مگر یہ کہ ان کا چوتھا اللہ ہوتا ہے اور نہ پانچ آدمیوں کی مگر یہ کہ چھٹا اللہ ہوتا ہے اور نہ اس سے کم اور نہ زیادہ مگر وہ جہاں کہیں ہوں اللہ ان کے ساتھ ہوتا ہے، پھر قیامت کے دن وہ انہیں ان کے اعمال سے آگاہ کرے گا، اللہ یقینا ہر چیز کا خوب علم رکھتا ہے۔

۸۔ کیا آپ نے انہیں نہیں دیکھا جنہیں سرگوشی کرنے سے منع کیا گیا تھا؟ جس کام سے انہیں منع کیا گیا تھا وہ پھر اس کا اعادہ کر رہے ہیں اور آپس میں گناہ اور ظلم اور رسول کی نافرمانی کی سرگوشیاں کرتے ہیں اور جب آپ کے پاس آتے ہیں تو وہ آپ کو اس طریقے سے سلام کرتے ہیں جس طریقے سے اللہ نے آپ پر سلام نہیں کیا ہے اور اپنے آپ سے کہتے ہیں : اللہ ہماری

باتوں پر ہمیں عذاب کیوں نہیں دیتا؟ ان کے لیے جہنم کافی ہے جس میں وہ جھلسائے جائیں گے، جو بدترین انجام ہے۔

۹۔ اے ایمان والو !جب تم آپس میں سرگوشی کرو تو گناہ اور زیادتی اور رسول کی نافرمانی کی سرگوشیاں نہ کیا کرو بلکہ نیکی اور تقویٰ کی سرگوشیاں کیا کرو اور اس اللہ سے ڈرو جس کے حضور تم جمع کیے جاؤ گے۔

۱۰۔(منافقاں)کی سرگوشیاں تو بلاشبہ صرف شیطان ہی کی طرف سے ہوتی ہیں تاکہ مومنین کو رنجیدہ خاطر کرے حالانکہ وہ اذن خدا کے بغیر انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا اور مومنین کو اللہ ہی پر توکل کرنا چاہیے۔

۱۱۔ اے ایمان والو !جب تم سے کہاجائے کہ مجلسوں میں کشادگی پیدا کرو تو کشادگی پیدا کر دیا کرو، اللہ تمہیں کشادگی دے گا اور جب تم سے کہا جائے : اٹھ جاؤ تو اٹھ جایا کرو، تم میں سے جو لوگ ایمان لے آئے اور وہ لوگ جنہیں علم دیا گیا ہے ان کے درجات کو اللہ بلند فرمائے گا اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے خوب باخبر ہے۔

۱۲۔ اے ایمان والو !جب تم رسول سے سرگوشی کرنا چاہو تو اپنی سرگوشی سے پہلے کچھ صدقہ دے دیا کرو، یہ بات تمہارے لیے بہتر اور زیادہ پاکیزہ ہے، ہاں اگر صدقہ دینے کے لیے کچھ نہ پاؤ تو اللہ یقینا بڑا بخشنے والا، مہربان ہے۔

۱۳۔ کیا تم اپنی سرگوشیوں سے پہلے صدقہ دینے سے ڈر گئے ہو؟ اب جب تم نے ایسا نہیں کیا اور اللہ نے تمہیں معاف کر دیا تو تم نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دیا کرو اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کیا کرو اور جو کچھ تم کرتے ہو

اللہ اس سے خوب آگاہ ہے۔

۱۴۔ کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو ایسے لوگوں سے دوستی کرتے ہیں جن پر اللہ غضبناک ہوا ہے؟ یہ لوگ نہ تمہارے ہیں اور نہ ان کے اور وہ جان بوجھ کر جھوٹی باتوں پر قسم کھاتے ہیں۔

۱۵۔ اللہ نے ان کے لیے سخت عذاب مہیا کر رکھا ہے، وہ جو کچھ کر رہے ہیں یقینا وہ برا ہے۔

۱۶۔ انہوں نے اپنی قسموں کو سپر بنا رکھا ہے پھر وہ راہ خدا سے روکتے ہیں، پس ان کے لیے ذلت آمیز عذاب ہے۔

۱۷۔ یقینا اللہ (کے عذاب) سے نہ ان کے اموال انہیں بچائیں گے اور نہ ان کی اولاد، یہ جہنم والے ہیں جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

۱۸۔ جس دن اللہ ان سب کو اٹھائے گا تو وہ اسی طرح اللہ کے سامنے قسمیں اٹھائیں گے جس طرح تمہارے سامنے قسمیں اٹھاتے ہیں اور وہ خیال کرتے ہیں کہ وہ کسی موقف پر ہیں آگاہ رہو! یہ لوگ یقینا جھوٹے ہیں۔

۱۹۔ شیطان نے ان پر قابو پا لیا ہے اور انہیں اللہ کا ذکر بھلا دیا ہے، یہ گروہ شیطان ہیں، آگاہ رہو! شیطان کا گروہ ہی یقینا خسارے میں ہے۔

۲۰۔ جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے دشمنی کرتے ہیں وہ یقینا ذلیل ترین لوگوں میں سے ہیں۔

۲۱۔ اللہ نے لکھ دیا ہے: میں اور میرے رسول ہی غالب آکر رہیں گے، یقینا اللہ ہی بڑی طاقت والا، غالب آنے والا ہے۔

۲۲۔ آپ کبھی ایسے افراد نہیں پائیں گے جو اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھنے والے(بھی)ہوں لیکن اللہ اور اس کے رسول کے دشمنوں سے محبت رکھتے ہوں خواہ وہ ان کے باپ یا ان کے بیٹے یا ان کے بھائی یا ان کے خاندان والے ہی کیوں نہ ہوں، یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان کو ثبت کر دیا ہے اور اس نے اپنی طرف سے ایک روح سے ان کی تائید کی ہے اور وہ انہیں ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے، اللہ ان سے راضی ہے اور یہ اللہ سے راضی ہیں، یہی لوگ اللہ کی جماعت ہیں، آگاہ رہو !اللہ کی جماعت والے ہی یقینا کامیاب ہونے والے ہیں۔

۴۹-سورہ حجرات – مدنی – آیات ۱۸

(شروع کرتا ہوں)اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

۱ ۔ اے ایمان والو !تم(کسی کام میں)خدا اور رسولﷺ سے آگے نہ بڑھو (سبقت نہ کرو)اور اللہ(کی نافرمانی)سے ڈرو۔ بےشک اللہ بڑا سننے والا، بڑا جاننے والا ہے۔

۲ ۔ اے ایمان والو !تم اپنی آوازوں کو نبیﷺ کی آواز پر بلند نہ کیا کرو جس طرح تم آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ اونچی آواز میں کرتے ہو کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارے اعمال اکارت ہو جائیں اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔

۳ ۔ جو لوگ رسولِ خداﷺ کے پاس(بات کرتے ہوئے)اپنی آوازیں پست رکھتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے پرہیز گاری کیلئے آزمایا ہے ان کے لئے مغفرت اور اجرِ عظیم ہے۔

۴۔ اے رسولﷺ جو لوگ آپ کو حجروں میں باہر سے پکارتے ہیں ان میں سے اکثر عقل سے کام نہیں لیتے۔

۵۔ اور اگر وہ اتنا صبر کرتے کہ آپ خود ان کے پاس باہر نکل کر آجائیں تو یہ ان کیلئے بہتر ہوتا اور اللہ بڑا بخشنے والا اور بڑا رحم کرنے والا ہے۔

٦ ۔ اے ایمان والو !اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو تحقیق کر لیا کرو کہیں ایسا نہ ہو کہ تم کسی قوم کو لاعلمی میں نقصان پہنچا دو اور پھر اپنے کئے پر پچھتاؤ۔

۷ ۔ اور خوب جان لو کہ تمہارے درمیان رسولِ خداﷺ موجود ہیں اگر وہ بہت سے معاملات میں تمہاری بات مان لیا کریں تو تم زحمت و مشقت میں پڑ جاؤ گے لیکن اللہ نے ایمان کو تمہارا محبوب بنایا ہے اور اسے تمہارے دلوں

میں مرغوب بنایا(آراستہ کیا)اور کفر، فسق اور نافرمانی کو تمہارے نزدیک مبغوض بنایا(اور تم کو ان سے متنفر کیا)یہی لوگ راہِ راست پر ہیں۔

۸ ۔ اللہ کے فضل و کرم اور اس کے انعام و احسان سے اور اللہ بڑا جاننے والا، بڑا حکمت والا ہے۔

۹ ۔ اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو تم ان کے درمیان صلح کراؤ پھر اگر ان میں سے ایک گروہ دوسرے پر تعدی و زیادتی کرے تو تم سب ظلم وزیادتی کرنے والے سے لڑو۔ یہاں تک کہ وہ حکمِ الٰہی کی طرف لوٹ آئے پس اگر وہ لوٹ آئے تو پھر تم ان دونوں کے درمیان عدل و انصاف کے ساتھ صلح کرا دو اور انصاف کرو۔ بے شک اللہ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

۱۰۔ بے شک اہلِ اسلام و ایمان آپس میں بھائی بھائی ہیں تو تم اپنے دو بھائیوں میں صلح کراؤ اور اللہ(کی عصیاں کاری)سے ڈرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

۱۱ ۔ اے ایمان والو !کوئی قوم کسی قوم کا مذاق نہ اڑائے ہو سکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں کا مذاق اڑائیں ہو سکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں اور نہ آپس میں ایک دوسرے کو طعنہ دو اور نہ ایک دوسرے کو برے القاب کے ساتھ پکارو۔ ایمان لانے کے بعد فاسق کہلانا کتنا برا نام ہے اور جو توبہ نہیں کریں گے(باز نہیں آئیں گے)وہی لوگ ظالم ہیں۔

۱۲۔ اے ایمان والو !بہت سے گمانوں سے پرہیز کرو(بچو)کیونکہ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں اور تجسس نہ کرو اور کوئی کسی کی غیبت نہ کرے کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرے گا کہ وہ اپنے مُردہ بھائی کا گوشت کھائے؟ اس سے تمہیں کراہت آتی ہے اور اللہ(کی نافرمانی)سے ڈرو بےشک اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا، رحم کرنے والا ہے۔

۱۳۔ اے لوگو !ہم نے تمہیں ایک مرد(آدم(ع)) اور ایک عورت (حوا(ع))سے پیدا کیا ہے اور پھر تمہیں مختلف خاندانوں اور قبیلوں میں تقسیم کر دیا ہے تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو۔ بےشک اللہ کے نزدیک تم میں سے زیادہ معزز و مکرم وہ ہے جو تم میں سے زیادہ پرہیزگار ہے یقیناً اللہ بڑا جاننے والا ہے، بڑا باخبر ہے۔

۱۴۔اعراب(صحرائی عرب)کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے ہیں ان سے کہیئے کہ تم ایمان نہیں لائے بلکہ یوں کہو کہ ہم اسلام لائے ہیں اور ایمان تو ابھی تمہارے دلوں میں داخل ہوا ہی نہیں ہے اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول(ص)کی اطاعت کرو گے تو وہ(اللہ)تمہارے اعمال سے کچھ بھی کمی نہیں کرے گا۔ بےشک اللہ بڑا بخشنے والا، بڑا رحم کرنے والا ہے۔

۱۵۔ مؤمن تو پس وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے اور پھر کبھی شک نہیں کیا اور اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد (بھی)کیا یہی لوگ سچے ہیں۔

۱۶۔ آپ(ص) کہہ دیجئے کہ کیا تم اللہ کو اپنے دین سے آگاہ کرتے ہو؟ حالانکہ اللہ وہ کچھ جانتا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اللہ ہر شے کو جانتا ہے۔

۱۷۔(اے رسول(ص)) یہ لوگ اسلام لا کر آپ(ص) پر احسان جتاتے ہیں کہئے تم اپنے اسلام کا مجھ پر احسان نہ جتاؤ بلکہ تم پر اللہ کا احسان ہے کہ اس نے تمیں ایمان لانے کی ہدایت(توفیق)دی اگر تم(اپنے دعوائے ایمان میں) سچے ہو۔

۱۸۔ بےشک اللہ آسمانوں اور زمین کے سب غیب جانتا ہے اور تم جو کچھ کر رہے ہو اللہ وہ سب کچھ خوب دیکھ رہا ہے۔

۶۶-سورہ تحریم ۔ مدنی ۔ آیات ۱۲

بنام خدائے رحمن و رحیم

۱۔ اے نبی !جو چیز اللہ نے آپ کے لیے حلال کر دی ہے اسے آپ حرام کیوں ٹھہراتے ہیں؟ آپ اپنی ازواج کی مرضی چاہتے ہیں؟ اور اللہ بڑا بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔

۲۔ اللہ نے تمہارے لیے قسموں کے کھولنے کے واسطے(حکم)مقرر کیا ہے،

اللہ ہی تمہارا مولا ہے اور وہی خوب جاننے والا، حکمت والا ہے۔

۳۔ اور(یاد کرو)جب نبی نے اپنی بعض ازواج سے راز کی بات کہی تھی پس جب اس نے اس(راز)کو فاش کیا اور اللہ نے نبی کو اس سے آگاہ کیا تو اس سے نبی نے اس کا کچھ حصہ بتا دیا اور کچھ حصہ ٹال دیا پھر جب نبی نے اپنی زوجہ کو وہ بات بتا دی تو وہ کہنے لگی :آپ کو یہ کس نے بتایا؟ فرمایا :مجھے (خدائے)علیم و خبیر نے خبر دی ہے۔

۴۔ اگر تم دونوں اللہ کے سامنے توبہ کر لو(تو بہتر ہے)کیونکہ تم دونوں کے دل ٹیڑھے ہو گئے ہیں اور اگر تم نبی کے خلاف ایک دوسرے کی پشت پناہی کرو گی تو اللہ یقینا اس(رسول)کا مولا ہے اور جبرئیل اور صالح مومنین اور فرشتے بھی اس کے بعد ان کے پشت پناہ ہیں۔

۵۔ اگر نبی تمہیں طلاق دے دیں تو بعید نہیں کہ اس کا رب تمہارے بدلے اسے تم سے بہتر بیویاں عطافرمادے جو مسلمان، ایماندار اطاعت گزار، توبہ کرنے والیاں، عبادت گزار اور روزہ رکھنے والیاں ہوں خواہ شوہر دیدہ ہو ں یا کنواری۔

۶۔ اے ایمان والو !اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے، اس پر تندخو اور سخت مزاج فرشتے مقرر ہیں جو اللہ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو حکم انہیں ملتا ہے اسے بجا لاتے ہیں۔

۷۔ اے کافرو !آج عذر پیش نہ کرو، جو عمل کرتے رہے ہو بس تمہیں اسی کی

سزا مل جائے گی۔

۸۔ اے ایمان والو! اللہ کے آگے توبہ کرو خالص توبہ، بعید نہیں کہ اللہ تم سے تمہارے گناہ دور کر دے اور تمہیں ایسی جنتوں میں داخل کر دے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، اس دن اللہ نہ اپنے نبی کو رسوا کرے گا اور نہ ہی ان لوگوں کو جو اس کے ساتھ ایمان لائے ہیں، ان کا نور ان کے آگے اور ان کی دائیں طرف دوڑ رہا ہو گا اور وہ دعا کر رہے ہوں گے: اے ہمارے پروردگار! ہمارا نور ہمارے لیے پورا کر دے اور ہم سے درگزر فرما، بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

۹۔ اے نبی! کفار اور منافقین کے خلاف جہاد کیجیے اور ان پر سختی کیجیے، ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ بد ترین ٹھکانا ہے۔

۱۰۔ اللہ نے کفار کے لیے نوح کی بیوی اور لوط کی بیوی کی مثال پیش کی ہے، یہ دونوں ہمارے بندوں میں سے دو صالح بندوں کی زوجیت میں تھیں مگر ان دونوں نے اپنے شوہروں سے خیانت کی تو وہ اللہ کے مقابلے میں ان کے کچھ بھی کام نہ آئے اور انہیں حکم دیا گیا: تم دونوں داخل ہونے والوں کے ساتھ جہنم میں داخل ہو جاؤ۔

۱۱۔ اور اللہ نے مومنین کے لیے فرعون کی بیوی کی مثال پیش کی ہے جب اس نے دعا کی: اے میرے پروردگار! جنت میں میرے لیے اپنے پاس ایک گھر بنا اور مجھے فرعون اور اس کی حرکت سے بچا اور مجھے ظالموں سے نجات عطا فرما۔

۱۲۔ اور مریم بنت عمران کو بھی(اللہ مثال کے طور پر پیش کرتا ہے)جس نے اپنی عصمت کی حفاظت کی تو ہم نے اس میں اپنی روح پھونک دی اور اس نے اپنے رب کے کلمات اور اس کی کتابوں کی تصدیق کی اور وہ فرمانبرداروں میں سے تھی۔

۶۲-سورۃ جمعہ ۔ مدنی ۔ آیات ۱۱

بنام خدائے رحمن ورحیم

۱۔ جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمین میں ہے سب اس اللہ کی تسبیح کرتے ہیں جو بادشاہ نہایت پاکیزہ، بڑا غالب آنے والا، حکمت والا ہے۔

۲۔ وہی ہے جس نے ناخواندہ لوگوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا جو انہیں اس کی آیات پڑھ کر سناتا ہے اور انہیں پاکیزہ کرتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے جب کہ اس سے پہلے یہ لوگ صریح گمراہی میں تھے۔

۳۔ اور(ان)دوسرے لوگوں کے لیے بھی(مبعوث ہوئے)جو ابھی ان سے نہیں ملے ہیں اور اللہ بڑا غالب آنے والا، حکمت والا ہے۔

۴۔ یہ اللہ کا فضل ہے، جسے وہ چاہتا ہے وہ عنایت فرماتا ہے اور اللہ بڑے فضل کا مالک ہے۔

۵۔ ان کی مثال جن پر توریت کا بوجھ ڈال دیا گیا پھر وہ اس بوجھ کو نہ اٹھا سکے، اس گدھے کی سی ہے جس پر کتابیں لدی ہوئی ہوں، بہت بری ہے ان لوگوں کی مثال جنہوں نے اللہ کی نشانیوں کو جھٹلا دیا اور اللہ ظالم قوم کی ہدایت نہیں کرتا۔

۶۔ کہدیجئے :اے یہودیت اختیار کرنے والو !اگر تمہیں یہ زعم ہے کہ تم اللہ کے چہیتے ہو دوسرے لوگ نہیں تو موت کی تمنا کرو اگر تم سچے ہو۔

۷۔ اور یہ اپنے ہاتھوں آگے بھیجے ہوئے اعمال کے سبب موت کی تمنا ہرگز نہیں کریں گے اور اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے۔

۸۔ کہدیجے :وہ موت جس سے تم یقینا گریزاں ہو اس کا تمہیں یقیناسامنا کرنا ہو گا پھر تم غیب و شہود کے جاننے والے کے سامنے پیش کیے جاؤگے پھر وہ اللہ تمہیں سب بتا دے گا جو کچھ تم کرتے رہے ہو۔

۹۔ اے ایمان والو !جب جمعہ کے دن نماز کے لیے پکارا جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑ پڑو اور خرید و فروخت ترک کر دو، یہی تمہارے حق میں بہتر ہے اگر تم جانتے ہو

۱۰۔ پھر جب نماز ختم ہو جائے تو(اپنے کاموں کی طرف)زمین میں بکھر جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور کثرت سے اللہ کو یاد کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔

۱۱۔ اور جب انہوں نے تجارت یا کھیل تماشا ہوتے دیکھ لیا تو اس کی طرف دوڑ پڑے اور آپ کو کھڑے چھوڑ دیا، کہدیجئے :جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ کھیل تماشے اور تجارت سے کہیں بہتر ہے اور اللہ بہترین رزق دینے والا ہے۔

۶۴ -سورۃ التغابن ۔ مدنی ۔ آیات ۱۸

بنام خدائے رحمن و رحیم

۱۔ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اللہ کی تسبیح کرتے ہیں بادشاہی اسی کی ہے اور ثنا بھی اسی کی ہے اور وہ ہر چیز پر خوب قادر ہے۔

۲۔ وہی ہے جس نے تمہیں خلق کیا پھر تم میں سے بعض کافر اور بعض ایمان والے ہیں، اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس پر خوب نگاہ رکھتا ہے۔

۳۔ اس نے آسمانوں اور زمین کو برحق پیدا کیا ہے اور اس نے تمہاری صورت بنائی تو بہترین صورت بنائی اور اسی کی طرف پلٹنا ہے۔

۴۔ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے وہ سب کو جانتا ہے اور جو کچھ تم چھپاتے ہو اور جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو ان سب کو بھی اللہ جانتا ہے اور جو کچھ سینوں میں ہے اسے بھی اللہ خوب جانتا ہے۔

۵۔ کیا تمہارے پاس ان لوگوں کی خبر نہیں پہنچی جو پہلے کافر ہو گئے تھے پھر انہوں نے اپنے اعمال کا وبال چکھ لیا تھا؟ اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

۶۔ یہ اس لیے ہے کہ ان کے پاس ان کے رسول واضح دلائل لے کر آتے تھے تو یہ کہتے تھے: کیا بشر ہماری ہدایت کرتے ہیں؟ لہٰذا انہوں نے کفر اختیار

کیا اور منہ پھیر لیا، پھر اللہ بھی ان سے بے پرواہ ہو گیا اور اللہ بڑا بے نیاز، قابل ستائش ہے۔

۷۔ کفار کو یہ گمان ہے کہ وہ(دوبارہ)اٹھائے نہیں جائیں گے، کہدیجئے :ہاں ! میرے پروردگار کی قسم ! تم ضرور اٹھائے جاؤ گے پھر تمہیں(اس کے بارے میں)ضرور بتایا جائے گا جو کچھ تم کرتے رہے ہو اور یہ بات اللہ کے لیے نہایت آسان ہے۔

۸۔ لہٰذا اللہ اور اس کے رسول پر اور اس نور پر جو ہم نے نازل کیا ہے ایمان لے آؤ اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے خوب آگاہ ہے۔

۹۔ جس روز اللہ اجتماع کے دن تمہیں اکٹھا کر دے گا تو وہ فائدے خسارے کا دن ہو گا اور جو شخص اللہ پر ایمان لائے اور نیک عمل انجام دے اللہ اس کے گناہوں کو اس سے دور کر دے گا اور اسے ایسی جنتوں میں داخل کر دے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، ان میں وہ ابد تک رہیں گے، یہی بڑی کامیابی ہے۔

۱۰۔ جو لوگ کافر ہو گئے اور انہوں نے ہماری آیات کی تکذیب کی وہی اہل جہنم ہیں جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور وہ بدترین ٹھکانا ہے۔

۱۱۔ مصائب میں سے کوئی مصیبت اللہ کے اذن کے بغیر نازل نہیں ہوتی اور جو اللہ پر ایمان لاتا ہے اللہ اس کے دل کو ہدایت دیتا ہے اور اللہ ہر شے کا خوب علم رکھتا ہے۔

۱۲۔ اور اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو، پس اگر تم نے منہ پھیر

لیا تو ہمارے رسول کے ذمے تو فقط صاف پیغام پہنچا دینا ہے۔

۱۳۔ اللہ(ہی معبود برحق ہے)اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور مومنین کو اللہ ہی پر توکل کرنا چاہیے۔

۱۴۔ اے ایمان والو !تمہاری ازواج اور تمہاری اولاد میں سے بعض یقینا تمہارے دشمن ہیں لہٰذا ان سے بچتے رہو اور اگر تم معاف کرو اور درگزر کرو اور بخش دو تو اللہ بڑا بخشنے والا ، رحم کرنے والا ہے۔

۱۵۔ تمہارے اموال اور تمہاری اولاد بس آزمائش ہیں اور اللہ کے ہاں ہی اجر عظیم ہے۔

۱۶۔ پس جہاں تک ہو سکے اللہ سے ڈرو اور سنو اور اطاعت کرو اور(راہ خدا میں)خرچ کرو تو(یہ تمہاری)اپنی بھلائی کے لیے ہے اور جو لوگ اپنے نفس کے بخل سے محفوظ رہ جائیں تو وہی کامیاب لوگ ہیں۔

۱۷۔ اگر تم اللہ کو قرض حسنہ دو گے تو وہ تمہارے لیے اسے کئی گنا بڑھا دے گا اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ بڑا قدر شناس، بردبار ہے۔

۱۸۔ وہ غیب و شہود کا جاننے والا، بڑا غالب آنے والا، حکمت والا ہے۔

۶۱–سورہ الصف ۔ مدنی ۔آیات ۱۴

بنام خدائے رحمن و رحیم

۱۔ جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمین میں ہے سب اللہ کی تسبیح کرتے ہیں اور وہ بڑا غالب آنے والا، حکمت والا ہے۔

۲۔ اے ایمان والو !تم وہ بات کہتے کیوں ہو جو کرتے نہیں ہو؟

۳۔اللہ کے نزدیک یہ بات سخت ناپسندیدہ ہے کہ تم وہ بات کہو جو کرتے نہیں ہو۔

۴۔ اللہ یقینا ان لوگوں سے محبت کرتا ہے جو اس کی راہ میں صف بستہ ہو کر اس طرح لڑتے ہیں گویا وہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہےں۔

۵۔ اور(وہ وقت یاد کیجیے)جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا :اے میری قوم ! تم مجھے کیوں اذیت دیتے ہو؟ حالانکہ تم جانتے ہو کہ میں تمہاری طرف اللہ کا بھیجا ہوا رسول ہوں، پس جب وہ ٹیڑھے رہے تو اللہ نے ان کے دلوں کو ٹیڑھا کر دیا اور اللہ فاسق قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔

۶۔ اور جب عیسیٰ ابن مریم نے کہا :اے بنی اسرائیل !میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں اور اپنے سے پہلے کی(کتاب)توریت کی تصدیق کرنے والا ہوں اور اپنے بعد آنے والے رسول کی بشارت دینے والا ہوں جن کا نام احمد ہو گا، پس جب وہ ان کے پاس واضح دلائل لے کر آئے تو کہنے لگے :یہ تو کھلا جادو ہے۔

۷۔ اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہو گا جو اللہ پر جھوٹ بہتان باندھے جب کہ اسے اسلام کی دعوت دی جا رہی ہو؟ اور اللہ ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔

۸۔ یہ لوگ چاہتے ہیں کہ اپنے منہ(کی پھونکوں)سے اللہ کے نور کو بجھا دیں

اور اللہ اپنے نور کو پورا کر کے رہے گا خواہ کفار برا مانیں.
۹۔ وہ وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ اسے تمام ادیان پر غالب کر دے خواہ مشرکین کو ناگوار گزرے۔
۱۰۔ اے ایمان والو !کیا میں ایسی تجارت کی طرف تمہاری رہنمائی کروں جو تمہیں دردناک عذاب سے بچائے؟
۱۱۔(وہ یہ کہ)تم اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لے آؤ اور اپنی جانوں اور اپنے اموال سے راہ خدا میں جہاد کرو، اگر تم جان لو تو تمہارے لیے یہی بہتر ہے۔
۱۲۔ اللہ تمہارے گناہ معاف فرمائے گا اور تمہیں ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور ابدی جنتوں میں پاکیزہ مکانات ہوں گے، یہی بڑی کامیابی ہے۔
۱۳۔ اور وہ دوسری(بھی)جسے تم پسند کرتے ہو(عنایت کرے گا اور وہ ہے) اللہ کی طرف سے مدد اور جلد حاصل ہونے والی فتح اور مومنین کو(اس کی) بشارت دے دیجیے۔
۱۴۔ اے ایمان والو !اللہ کے مددگار بن جاؤ جس طرح عیسیٰ ابن مریم نے حواریوں سے کہا :کون ہے جو راہ خدا میں میرا مددگار بنے؟ حواریوں نے کہا : ہم اللہ کے مددگار ہیں، پس بنی اسرائیل کی ایک جماعت تو ایمان لائی اور ایک جماعت نے انکار کیا لہٰذا ہم نے ایمان لانے والوں کی ان کے دشمنوں کے مقابلے میں مدد کی اور وہ غالب ہو گئے.

۴۸-سورہ فتح ۔ مدنی۔ آیات۲۹

بنام خدائے رحمن ورحیم

ا۔(اے رسول)ہم نے آپ کو فتح دی، ایک نمایاں فتح۔

۲۔ تا کہ اللہ آپ کی(تحریک کی)اگلی اور پچھلی خامیوں کو دور فرمائے اور آپ پر اپنی نعمت پوری کرے اور آپ کو سیدھے راستے کی رہنمائی فرمائے۔

۳۔ اور اللہ آپ کو ایسی نصرت عنایت فرمائے جو بڑی غالب آنے والی ہے۔

۴۔ وہی اللہ ہے جس نے مومنین کے دلوں پر سکون نازل کیا تا کہ ان کے ایمان کے ساتھ مزید ایمان کا اضافہ کرے اور آسمانوں اور زمین کے لشکر سب اللہ ہی کے ہیں اور اللہ خوب جاننے والا، حکمت والا ہے۔

۵۔ تا کہ اللہ مومنین اور مومنات کو ایسی جنتوں میں داخل کرے جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں اور جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور تا کہ ان کے گناہوں کو ان سے دور کر دے اور اللہ کے نزدیک یہ بڑی کامیابی ہے۔

۶۔ اور(اس لیے بھی کہ)منافق مردوں اور منافق عورتوں کو اور مشرک مردوں اور مشرکہ عورتوں کو جو اللہ کے بارے میں بدگمانی کرتے ہیں عذاب میں مبتلا کرے، یہ لوگ گردش بد کا شکار ہو گئے اور ان پر اللہ نے غضب کیا اور ان پر لعنت کی اور ان کے لیے جہنم آمادہ کر رکھی ہے جو بہت برا انجام

ہے۔

۷۔ اور آسمانوں اور زمین کے لشکر اللہ کے ہیں اور اللہ بڑا غالب آنے والا، حکمت والا ہے۔

۸۔ ہم نے آپ کو گواہی دینے والا، بشارت دینے والا اور تنبیہ کرنے والا بنا کر بھیجا ہے،

۹۔ تاکہ تم (مسلمان) اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ، اس کی مدد کرو، اس کی تعظیم کرو اور صبح و شام اس کی تسبیح کرو۔

۱۰۔ بتحقیق جو لوگ آپ کی بیعت کر رہے ہیں وہ یقینا اللہ کی بیعت کر رہے ہیں، اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھ کے اوپر ہے، پس جو عہد شکنی کرتا ہے وہ اپنے ساتھ عہد شکنی کرتا ہے اور جو اس عہد کو پورا کرے جو اس نے اللہ کے ساتھ کر رکھا ہے تو اللہ عنقریب اسے اجر عظیم دے گا۔

۱۱۔ صحرا نشین جو پیچھے رہ گئے ہیں وہ جلد ہی آپ سے کہیں گے: ہمیں ہمارے اموال اور اہل و عیال نے مشغول رکھا لہذا ہمارے لیے مغفرت طلب کیجیے، یہ اپنی زبانوں سے وہ بات کرتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں ہے، کہدیجیے: اگر اللہ تمہیں ضرر پہنچانے کا ارادہ کر لے یا فائدہ پہنچانا چاہے تو کون ہے جو اس کے سامنے تمہارے لیے کچھ اختیار رکھتا ہو؟ بلکہ اللہ تو تمہارے اعمال سے خوب باخبر ہے۔

۱۲۔ بلکہ تم یہ گمان کرتے تھے کہ پیغمبر اور مومنین اپنے اہل و عیال میں کبھی بھی لوٹ کر نہیں آئیں گے اور یہ بات تمہارے دلوں میں خوشنما بنا دی گئی

اور تم نے برا گمان کر رکھا تھا اور تم ہلاک ہونے والی قوم ہو۔

۱۳۔ اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول پر ایمان نہ لائے ہم نے (ایسے) کفار کے لیے دہکتی آگ تیار کر رکھی ہے۔

۱۴۔ آسمانوں اور زمین کی بادشاہی صرف اللہ کے لیے ہے، وہ جسے چاہے بخش دیتا ہے اور جسے چاہے عذاب دیتا ہے اور اللہ بڑا معاف کرنے والا، مہربان ہے۔

۱۵۔ جب تم غنیمتیں لینے چلو گے تو پیچھے رہ جانے والے جلد ہی کہنے لگیں گے : ہمیں بھی اجازت دیجیے کہ آپ کے ساتھ چلیں، وہ اللہ کے کلام کو بدلنا چاہتے ہیں، کہدیجیے :اللہ نے پہلے ہی فرمایا تھا کہ تم ہرگز ہمارے ساتھ نہیں جاؤ گے، پھر وہ کہیں گے : نہیں بلکہ تم ہم سے حسد کرتے ہو،(دراصل) یہ لوگ بہت ہی کم سمجھتے ہیں۔

۱۶۔ آپ پیچھے رہ جانے والے صحرانشینوں سے کہدیجیے :تم عنقریب ایک جنگجو قوم کے مقابلے کے لیے بلائے جاؤ گے، تم یا تو ان سے لڑو گے یا وہ اسلام قبول کریں گے پس اگر تم نے اطاعت کی تو اللہ تمہیں بہتر اجر دے گا اور اگر تم نے منہ پھیر لیا جیساکہ تم نے پہلے منہ پھیرا تھا تو وہ تمہیں شدید دردناک عذاب دے گا۔

۱۷۔(جہاد میں شرکت نہ کرنے میں)اندھے پر کوئی حرج نہیں اور نہ ہی لنگڑے پر کوئی مواخذہ ہے اور نہ ہی بیمار پر کوئی حرج ہے، جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتا ہے اللہ اسے ایسی ہی جنتوں میں داخل فرمائے گا جن

کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور جو منہ موڑ لے گا اللہ اسے شدید دردناک عذاب دے گا۔

۱۸۔ بتحقیق اللہ ان مومنین سے راضی ہو گیا جو درخت کے نیچے آپ کی بیعت کر رہے تھے، پس جو ان کے دلوں میں تھا وہ اللہ کو معلوم ہو گیا، لہٰذا اللہ نے ان پر سکون نازل کیا اور انہیں قریبی فتح عنایت فرمائی.

۱۹۔ اور وہ بہت سی غنیمتیں بھی حاصل کریں گے اور اللہ بڑا غالب آنے والا، حکمت والا ہے۔

۲۰۔ اللہ نے تم سے بہت سی غنیمتوں کا وعدہ فرمایا ہے جنہیں تم حاصل کرو گے پس یہ(فتح)تو اللہ نے تمہیں فوری عنایت کی ہے، اس نے لوگوں کے ہاتھ تم سے روک دیے تاکہ یہ مومنین کے لیے ایک نشانی ہو اور تمہیں راہ راست کی ہدایت دے۔

۲۱۔ اور دیگر(غنیمتیں)بھی جن پر تم قادر نہ تھے، وہ اللہ کے احاطہ قدرت میں آ گئیں اور اللہ ہر چیز پر خوب قادر ہے۔

۲۲۔ اور اگر کفار تم سے جنگ کرتے تو پیٹھ دکھا کر فرار کرتے، پھر وہ نہ کوئی کارساز پاتے اور نہ مددگار۔

۲۳۔ اللہ کے دستور کے مطابق جو پہلے سے رائج ہے اور آپ اللہ کے دستور میں کبھی کوئی تبدیلی نہیں پائیں گے۔

۲۴۔ اور وہ وہی ہے جس نے کفار پر تم کو فتحیاب کرنے کے بعد وادی مکہ میں ان کے ہاتھ تم سے اور تمہارے ہاتھ ان سے روک دیے اور اللہ تمہارے

اعمال پر خوب نظر رکھتا ہے۔

۲۵۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے کفر کیا اور تمہیں مسجد الحرام سے روکا اور قربانیوں کو بھی اپنی جگہ(قربان گاہ)تک پہنچنے سے روک دیا اور اگر(مکہ میں)ایسے مومن مرد اورمومنہ عورتیں نہ ہوتیں جنہیں تم نہیں جانتے تھے (اور یہ خطرہ نہ ہوتا)کہ کہیں تم انہیں روند ڈالو اور بے خبری میں ان کی وجہ سے تمہیں بھی ضرر پہنچ جائے(تو اذن جہاد مل جاتا)تاکہ اللہ جسے چاہے اپنی رحمت میں داخل کرے، اگر(کافر اور مسلمان)الگ الگ ہو جاتے تو ان میں سے جو لوگ کافر ہیں انہیں ہم دردناک عذاب دیتے۔

۲۶۔ جب کفار نے اپنے دلوں میں تعصب رکھا تعصب بھی جاہلیت کا تو اللہ نے اپنے رسول اور مومنین پر اپنا سکون نازل فرمایا اور انہیں تقویٰ کے اصول پر ثابت رکھا اور وہ اس کے زیادہ مستحق اور اہل تھے اور اللہ ہر چیز کا خوب علم رکھتا ہے۔

۲۷۔ بتحقیق اللہ نے اپنے رسول کے حق پر مبنی خواب کو سچا ثابت کیا کہ اللہ نے چاہا تو تم لوگ اپنے سر تراش کر اور بال کترواکر امن کے ساتھ بلا خوف مسجد الحرام میں ضرور داخل ہو گے، پس اسے وہ بات معلوم تھی جو تم نہیں جانتے تھے، پس اس نے اس کے علاوہ ہی ایک نزدیکی فتح ممکن بنا دی۔

۲۸۔ وہ وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ وہ اسے ہر دین پر غالب کر دے اور گواہی دینے کے لیے اللہ ہی کافی ہے۔

۲۹۔ محمد(صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کفار پر سخت گیر اور آپس میں مہربان ہیں، آپ انہیں رکوع، سجود میں دیکھتے ہیں، وہ اللہ کی طرف سے فضل اور خوشنودی کے طلبگار ہیں سجدوں کے اثرات سے ان کے چہروں پر نشان پڑے ہوئے ہیں، ان کے یہی اوصاف توریت میں بھی ہیں اور انجیل میں بھی ان کے یہی اوصاف ہیں، جیسے ایک کھیتی جس نے(زمین سے)اپنی سوئی نکالی پھر اسے مضبوط کیا اور وہ موٹی ہو گئی پھر اپنے تنے پر سیدھی کھڑی ہو گئی اور کسانوں کو خوش کرنے لگی تاکہ اس طرح کفار کا جی جلائے، ان میں سے جو لوگ ایمان لائے اور اعمال صالح بجا لائے ان سے اللہ نے مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ کیا ہے۔

۵-سورۂ مائدہ ۔ مدنی۔ آیات120

بنام خدائے رحمن و رحیم

۱۔ اے ایمان والو !عہد و پیمان پورا کیا کرو، تمہارے لیے چرنے والے مویشی حلال کیے گئے ہیں سوائے ان کے جو(آیندہ)تمہیں بتا دیے جائیں گے مگر حالت احرام میں شکار کو حلال تصور نہ کرو، بیشک اللہ جیسا چاہتاہے حکم دیتا ہے۔

۲۔ اے ایمان والو !تم اللہ کی نشانیوں کی بے حرمتی نہ کرو اور نہ حرمت

والے مہینے کی اور نہ قربانی کے جانور کی اور نہ ان جانوروں کی جن کے گلے میں پٹے باندھ دیے جائیں اور نہ ان لوگوں کی جو اپنے رب کے فضل اور خوشنودی کی تلاش میں بیت الحرام کی طرف جا رہے ہوں، ہاں !جب تم احرام سے باہر آجاؤ تو شکار کر سکتے ہو اور جن لوگوں نے تمھیں مسجد الحرام جانے سے روکا تھا کہیں ان کی دشمنی تمھیں اس بات پر آمادہ نہ کر دے کہ تم بھی(ان پر)زیادتیاں کرنے لگو اور(یاد رکھو)نیکی اور تقویٰ میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو اور گناہ اور زیادتی(کے کاموں)میں ایک دوسرے سے تعاون نہ کیا کرو اور اللہ سے ڈرو، اللہ کا عذاب یقینا بہت سخت ہے۔

۳۔ تم پر حرام کیا گیا ہے مردار، خون، سور کا گوشت اور(وہ جانور)جس پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام لیا گیا ہو اور وہ جو گلا گھٹ کر اور چوٹ کھا کر اور بلندی سے گر کر اور سینگ لگ کر مر گیا ہو اور جسے درندے نے کھایا ہو سوائے اس کے جسے تم(مرنے سے پہلے)ذبح کر لو اور جسے تھان پر ذبح کیا گیا ہو اور جوئے کے تیروں کے ذریعے تمھارا تقسیم کرنا(بھی حرام ہے)، یہ سب فسق ہیں، آج کافر لوگ تمھارے دین سے مایوس ہو چکے ہیں، پس تم ان (کافروں)سے نہیں مجھ سے ڈرو، آج میں نے تمھارے لیے تمھارا دین کامل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور تمھارے لیے اسلام کو بطور دین پسند کر لیا، پس جو شخص گناہ کی طرف مائل ہوئے بغیر بھوک کی وجہ سے(ان حرام چیزوں سے پرہیز نہ کرنے پر)مجبور ہو جائے تو اللہ یقینا بڑا بخشنے والا، مہربان ہے۔

۴۔لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ ان کے لیے کیا حلال کیا گیا ہے؟ کہدیجیے : تمہارے لیے پاکیزہ چیزیں حلال کی گئی ہیں اور وہ شکار بھی جو تمہارے لیے ان شکاری جانوروں نے پکڑا ہو جنہیں تم نے سدھا رکھا ہے اور انہیں تم شکار پر چھوڑتے ہو جس طریقے سے اللہ نے تمہیں سکھایا ہے اس کے مطابق تم نے انہیں سکھایا ہو تو جو شکار وہ تمہارے لیے پکڑیں اسے کھاؤ اور اس پر اللہ کا نام لے لیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو اللہ یقینا بہت جلد حساب لینے والا ہے۔

۵۔ آج تمہارے لیے تمام پاکیزہ چیزیں حلال کر دی گئی ہیں اور اہل کتاب کا کھانا تمہارے لیے حلال اور تمہارا کھانا ان کے لیے حلال ہے اور پاکدامن مومنہ عورتیں نیز جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی ہے ان کی پاکدامن عورتیں بھی(حلال کی گئی ہیں)بشرطیکہ ان کا مہر دے دو اور ان کی عفت کے محافظ بنو، چوری چھپے آشنائیاں یا بدکاری نہ کرو اور جو کوئی ایمان سے منکر ہو، یقینا اس کا عمل ضائع ہو گیا اور آخرت میں وہ نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو گا۔

۶۔ اے ایمان والو !جب تم نماز کے لیے اٹھو تو اپنے چہروں اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھو لیا کرو نیز اپنے سروں کا اور ٹخنوں تک پاؤں کا مسح کرو، اگر تم حالت جنابت میں ہو تو پاک ہوجاؤ اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی رفع حاجت کر کے آیا ہو یا تم نے عورتوں کو ہاتھ لگایا(ہمبستری کی)ہو پھر تمہیں پانی میسر نہ آئے تو پاک مٹی سے تیمم کرو پھر اس سے تم اپنے چہروں اور ہاتھوں کا مسح کرو، اللہ تمہیں مشقت میں ڈالنا نہیں چاہتا بلکہ

وہ تمہیں پاک اور تم پر اپنی نعمت مکمل کرنا چاہتا ہے شاید تم شکر کرو۔

۷۔ اور اس نعمت کو یاد کرو جو اللہ نے تمہیں عطا کی ہے اور اس عہد و پیمان کو بھی جو اللہ نے تم سے لے رکھا ہے، جب تم نے کہا تھا: ہم نے سنا اور مانا اور اللہ سے ڈرو، بے شک اللہ دلوں کا حال خوب جانتا ہے۔

۸۔ اے ایمان والو! اللہ کے لیے بھرپور قیام کرنے والے اور انصاف کے ساتھ گواہی دینے والے بن جاؤ اور کسی قوم کی دشمنی تمہاری بے انصافی کا سبب نہ بنے، (ہر حال میں) عدل کرو! یہی تقویٰ کے قریب ترین ہے اور اللہ سے ڈرو، بے شک اللہ تمہارے اعمال سے خوب باخبر ہے۔

۹۔ اللہ نے ایمان والوں اور نیک اعمال بجا لانے والوں سے ان کے لیے مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ کر رکھا ہے۔

۱۰۔ اور جنہوں نے کفر اختیار کیا اور ہماری آیات کو جھٹلایا وہ جہنمی ہیں۔

۱۱۔ اے ایمان والو! اللہ کا یہ احسان یاد رکھو کہ جب ایک گروہ نے تم پر دست درازی کا ارادہ کیا تو اللہ نے تمہاری طرف (بڑھنے والے) ان کے ہاتھ روک دیے اور اللہ سے ڈرتے رہو اور مومنوں کو تو اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے۔

۱۲۔ اور اللہ نے بنی اسرائیل سے عہد لیا اور ہم نے ان میں سے بارہ نقیبوں کا تقرر کیا اور اللہ نے (ان سے) کہا: میں تمہارے ساتھ ہوں، اگر تم نے نماز قائم کی اور زکوٰۃ ادا کی اور اگر تم میرے رسولوں پر ایمان لاؤ اور ان کی مدد کرو اور اللہ کو قرض حسن دیتے رہو تو میں تمہارے گناہوں کو تم سے ضرور

دور کر دوں گا اور تمہیں ایسے باغات میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، پھر اس کے بعد تم میں سے جس کسی نے بھی کفر اختیار کیا بتحقیق وہ راہ راست سے بھٹک گیا۔

۱۳۔ پس ان کے عہد توڑنے پر ہم نے ان پر لعنت بھیجی اور ان کے دلوں کو سخت کر دیا، یہ لوگ (کتاب اللہ کے) کلمات کو اپنی جگہ سے الٹ پھیر کر دیتے ہیں اور انہیں جو نصیحت کی گئی تھی وہ اس کا ایک حصہ بھول گئے اور آئے دن ان کی کسی خیانت پر آپ آگاہ ہو رہے ہیں البتہ ان میں سے تھوڑے لوگ ایسے نہیں ہیں، لہٰذا ان سے درگزر کیجیے اور معاف کر دیجیے، بے شک اللہ احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

۱۴۔ اور ہم نے ان لوگوں سے (بھی) عہد لیا تھا جو کہتے ہیں : ہم نصاریٰ ہیں پس انہوں نے (بھی) اس نصیحت کا ایک حصہ فراموش کر دیا جو انہیں کی گئی تھی، تو ہم نے قیامت تک کے لیے انکے درمیان بغض و عداوت ڈال دی اور جو کچھ وہ کرتے رہے ہیں اللہ عنقریب انہیں جتا دے گا.

۱۵۔ اے اہل کتاب ہمارے رسول تمہارے پاس کتاب (خدا) کی وہ بہت سی باتیں تمہارے لیے کھول کر بیان کرنے کے لیے آئے ہیں جن پر تم پردہ ڈالتے رہے ہو اور بہت سی باتوں سے درگزر بھی کرتے ہیں، بتحقیق تمہارے پاس اللہ کی جانب سے نور اور روشن کتاب آ چکی ہے۔

۱۶۔ جس کے ذریعے اللہ ان لوگوں کو امن و سلامتی کی راہیں دکھاتا ہے جو اس کی رضا کے طالب ہیں اور وہ اپنے اذن سے انہیں ظلمتوں سے نکال کر

روشنی کی طرف لاتا ہے اور انہیں راہ راست کی رہنمائی فرماتا ہے۔
۱۷۔ بتحقیق وہ لوگ کافر ہو گئے جو کہتے ہیں : عیسیٰ بن مریم ہی خدا ہے، ان سے کہدیجیے : اللہ اگر مسیح بن مریم ، ان کی ماں اور تمام اہل زمین کو ہلاک کر دینا چاہے تو اس کے آگے کس کا بس چل سکتا ہے؟ اور اللہ تو آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کا مالک ہے، وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتاہے اور اللہ ہر شے پر قادر ہے۔
۱۸۔ اور یہود و نصاریٰ کہتے ہیں : ہم اللہ کے بیٹے اور اس کے پیارے ہیں، کہدیجیے : پھر وہ تمہارے گناہوں پر تمہیں عذاب کیوں دیتا ہے؟ بلکہ تم بھی اس کی مخلوقات میں سے بشر ہو، وہ جسے چاہے بخش دے اور جسے چاہے عذاب دے اور آسمانوں، زمین اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان موجود ہے سب پر اللہ کی حکومت ہے اور(سب کو)اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے.
۱۹۔ اے اہل کتاب !ہمارے رسول بیان(احکام)کے لیے رسولوں کی آمد کا سلسلہ ایک مدت تک بند رہنے کے بعد تمہارے پاس آئے ہیں تاکہ تم یہ نہ کہو کہ ہمارے پاس کوئی بشارت دینے والا اور تنبیہ کرنے والا نہیں آیا،پس اب تمہارے پاس وہ بشارت دینے والا اور تنبیہ کرنے والا آگیا ہے اور اللہ ہر شے پر قادر ہے۔
۲۰۔ اور(وہ وقت یاد کرو)جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا : اے میری قوم ! تم اللہ کی اس نعمت کو یاد رکھو جو اس نے تمہیں عنایت کی ہے، اس نے تم میں انبیاء پیدا کیے، تمہیں بادشاہ بنا دیا اور تمہیں وہ کچھ دیا جو اس نے عالمین

میں کسی کو نہیں دیا۔

۲۱۔اے میری قوم !اس مقدس سرزمین میں داخل ہو جاؤ جو اللہ نے تمہارے لیے مقرر فرمائی ہے اور پیچھے نہ ہٹنا ورنہ خسارے میں رہو گے۔

۲۲۔ وہ کہنے لگے:اے موسیٰ ! وہاں تو ایک طاقتور قوم آباد ہے اور وہ جب تک اس(زمین)سے نکل نہ جائے ہم تو اس میں ہرگز داخل نہیں ہوں گے، ہاں اگر وہ وہاں سے نکل جائیں تو ہم داخل ہو جائیں گے.

۲۳۔خوف(خدا)رکھنے والوں میں سے دو اشخاص جنہیں اللہ نے اپنی نعمت سے نوازا تھا کہنے لگے :دروازے کی طرف ان پر حملہ کر دو پس جب تم اس میں داخل ہو جاؤ گے تو فتح یقینا تمہاری ہو گی اور اگر تم مومن ہو تو اللہ پر بھروسہ کرو۔

۲۴۔ وہ کہنے لگے :اے موسیٰ !جب تک وہ وہاں موجود ہے ہم ہرگز اس میں داخل نہ ہوں گے آپ اور آپ کا پروردگار جاکر جنگ کریں ہم یہیں بیٹھے رہیں گے۔

۲۵۔ موسیٰ نے کہا :پروردگارا !میرے اختیار میں میری اپنی ذات اور میرے بھائی کے سوا کچھ نہیں ہے، لہذا تو ہم میں اور اس فاسق قوم میں جدائی ڈال دے۔

۲۶۔(اللہ نے)فرمایا:وہ ملک ان پر چالیس سال تک حرام رہے گا، وہ زمین میں سرگرداں پھریں گے، لہذا آپ اس فاسق قوم کے بارے میں افسوس نہ کیجیے۔

۲۷۔ اور آپ انہیں آدم کے دونوں بیٹوں کا حقیقی قصہ سنائیں جب ان دونوں نے قربانی پیش کی تو ان میں سے ایک کی قربانی قبول ہوئی اور دوسرے کی قبول نہ ہوئی تو اس نے کہا: میں تجھے ضرور قتل کروں گا،(پہلے نے) کہا: اللہ تو صرف تقویٰ رکھنے والوں سے قبول کرتا ہے۔

۲۸۔ اگر تو مجھے قتل کرنے کے لیے اپنا ہاتھ میری طرف بڑھائے گا تو میں تجھے قتل کرنے کے لیے اپنا ہاتھ تیری طرف بڑھانے والا نہیں ہوں، میں تو عالمین کے پروردگار اللہ سے ڈرتا ہوں۔

۲۹۔ میں چاہتا ہوں کہ میرے اور اپنے گناہ میں تم ہی پکڑے جاؤ اور دوزخی بن کر رہ جاؤ اور ظالموں کی یہی سزا ہے۔

۳۰۔ چنانچہ اس کے نفس نے اس کے بھائی کے قتل کی ترغیب دی تو اسے قتل کر ہی دیا، پس وہ خسارہ اٹھانے والوں میں (شامل)ہو گیا۔

۳۱۔ پھر اللہ نے ایک کوے کو بھیجا جو زمین کھودنے لگا تاکہ اسے دکھا دے کہ وہ اپنے بھائی کی لاش کیسے چھپائے، کہنے لگا: افسوس مجھ پر کہ میں اس کوے کے برابر بھی نہ ہو سکا کہ اپنے بھائی کی لاش چھپا دیتا، پس اس کے بعد اسے بڑی ندامت ہوئی۔

۳۲۔ اسی وجہ سے ہم نے بنی اسرائیل پر یہ (حکم)مقرر کر دیا کہ جس نے کسی ایک کو قتل کیا جب کہ یہ قتل خون کے بدلے میں یا زمین میں فساد پھیلانے کے جرم میں نہ ہو تو گویا اس نے تمام انسانوں کو قتل کیا اور جس نے کسی ایک کی جان بچائی تو گویا اس نے تمام انسانوں کی جان بچائی اور بتحقیق

ہمارے رسول واضح دلائل لے کر ان کے پاس آئے پھر اس کے بعد بھی ان میں سے اکثر لوگ ملک میں زیادتیاں کرنے والے ہی رہے۔

۳۳۔ جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے لڑائی کرتے ہیں اور روئے زمین میں فساد پھیلاتے ہیں ان کی سزا بس یہ ہے کہ وہ قتل کیے جائیں یا سولی چڑھا دیے جائیں یا ان کے ہاتھ پاؤں مخالف سمتوں سے کاٹ دیے جائیں یا ملک بدر کیے جائیں، یہ تو دنیا میں ان کی رسوائی ہے اور آخرت میں ان کے لیے عذاب عظیم ہے۔

۳۴۔ سوائے ان لوگوں کے جو تمہارے قابو آنے سے پہلے توبہ کر لیں اور یہ بات ذہنوں میں رہے کہ اللہ بڑا بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔

۳۵۔ اے ایمان والو !اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف(قربت کا)ذریعہ تلاش کرو اور اس کی راہ میں جہاد کرو شاید تمہیں کامیابی نصیب ہو۔

۳۶۔ جو لوگ کافر ہو گئے ہیں اگر ان کے پاس زمین کے تمام خزانے ہوں اور اسی کے برابر مزید بھی ہوں اور وہ یہ سب کچھ روز قیامت کے عذاب کے بدلے میں فدیہ میں دینا چاہیں تو بھی ان سے قبول نہیں کیا جائے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہو گا۔

۳۷۔وہ آتش جہنم سے نکلنا چاہیں گے لیکن وہ اس سے نکل نہ سکیں گے اور ان کے لیے ہمیشہ کا عذاب ہے ۔

۳۸۔ اور چوری کرنے والا مرد اور چوری کرنے والی عورت دونوں کے ہاتھ کاٹ دو، ان کی کرتوت کے بدلے اللہ کی طرف سے سزا کے طور پر اور اللہ

بڑا غالب آنے والا، حکمت والا ہے۔

۳۹۔ پس جو شخص اپنی زیادتی کے بعد توبہ کر لے اور اصلاح کر لے تو اللہ یقینا اس کی توبہ قبول کرے گا، بے شک اللہ بڑا بخشنے والا، مہربان ہے۔

۴۰۔ کیا تجھے علم نہیں کہ آسمانوں اور زمین میں سلطنت اللہ کے لیے ہے؟ وہ جسے چاہے عذاب دیتا ہے اور جسے چاہے بخش دیتا ہے اور اللہ ہر شے پر قادر ہے۔

۴۱۔ اے رسول! اس بات سے آپ رنجیدہ خاطر نہ ہوں کہ کچھ لوگ کفر اختیار کرنے میں بڑی تیزی دکھاتے ہیں وہ خواہ ان لوگوں میں سے ہوں جو منہ سے کہتے ہیں کہ ہم ایمان لا چکے ہیں جب کہ ان کے دل ایمان نہیں لائے اور خواہ ان لوگوں میں سے ہوں جو یہودی بن گئے ہیں، یہ لوگ جھوٹ (کی نسبت آپ کی طرف دینے) کے لیے جاسوسی کرتے ہیں اور ایسے لوگوں (کو گمراہ کرنے) کے لیے جاسوسی کرتے ہیں جو ابھی آپ کے دیدار کے لیے نہیں آئے، وہ کلام کو صحیح معنوں سے پھیرتے ہیں اور کہتے ہیں: اگر تمہیں یہ حکم ملا تو مانو، نہیں ملا تو بچے رہو، جسے اللہ گمراہ کرنا چاہے تو اسے بچانے کے لیے اللہ نے آپ کو کوئی اختیار نہیں دیا، یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے پاک کرنا ہی نہیں چاہا، ان کے لیے دنیا میں رسوائی ہے اور آخرت میں عذاب عظیم ہے۔

۴۲۔ یہ لوگ جھوٹ (کی نسبت آپ کی طرف دینے) کے لیے جاسوسی کرنے والے، حرام مال خوب کھانے والے ہیں، اگر یہ لوگ آپ کے پاس (کوئی

مقدمہ لے کر)آئیں تو ان میں فیصلہ کریں یا ٹال دیں(آپ کی مرضی)اور اگر آپ نے انہیں ٹال دیا تو یہ لوگ آپ کا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے اور اگر آپ فیصلہ کرنا چاہیں تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیں، بے شک اللہ انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے ۔

۴۳۔ اور یہ لوگ آپ کو منصف کیسے بنائیں گے جب کہ ان کے پاس توریت موجود ہے جس میں اللہ کا حکم موجود ہونے کے باوجود یہ لوگ منہ پھیر لیتے ہیں، حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ ایمان ہی نہیں رکھتے.

۴۴۔ ہم نے توریت نازل کی جس میں ہدایت اور نور تھا، اطاعت گزار انبیاء اس کے مطابق یہودیوں کے فیصلے کرتے تھے اور علماء اور فقہاء بھی فیصلے کرتے تھے جنہیں اللہ نے کتاب کی حفاظت کا ذمہ دار بنایا تھا اور وہ اس پر گواہ تھے، لہٰذا تم لوگوں سے خوفزدہ نہ ہونا بلکہ مجھ سے خوف رکھنا اور میری آیات کو تھوڑی سی قیمت پر نہ بیچنا اور جو لوگ اللہ کے نازل کردہ قوانین کے مطابق فیصلے نہ کریں پس وہ کافر ہیں۔

۴۵۔ اور ہم نے توریت میں ان پر(یہ قانون)لکھ دیا تھا کہ جان کے بدلے جان، آنکھ کے بدلے آنکھ، ناک کے بدلے ناک، کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت ہیں اور زخموں کا بدلہ(ان کے برابر)لیا جائے، پھر جو قصاص کو معاف کر دے تو یہ اس کے لیے(گناہوں کا) کفارہ شمار ہو گا اور جو اللہ کے نازل کردہ حکم کے مطابق فیصلے نہ کریں پس وہ ظالم ہیں۔

۴۶۔ اور ان کے بعد ہم نے عیسیٰ بن مریم کو بھیجا جو اپنے سے پہلے کی کتاب

توریت کی تصدیق کرتے ہیں اور ہم نے انہیں انجیل عطا کی جس میں ہدایت اور نور تھا اور جو اپنے سے پہلے والی کتاب توریت کی تصدیق کرتی تھی اور اہل تقویٰ کے لیے ہدایت اور نصیحت تھی۔

۴۷۔اور اہل انجیل کو چاہیے کہ وہ ان احکام کے مطابق فیصلے کریں جو اللہ نے انجیل میں نازل کیے ہیں اور جو لوگ اللہ کے نازل کردہ احکام کے مطابق فیصلے نہ کریں وہ فاسق ہیں۔

۴۸۔ اور(اے رسولؐ)ہم نے آپ پر ایک ایسی کتاب نازل کی ہے جو حق پر مبنی ہے اور اپنے سے پہلے والی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے اور ان پر نگران و حاکم ہے، لہٰذا آپ اللہ کے نازل کردہ حکم کے مطابق ان کے درمیان فیصلہ کریں اور جو حق آپ کے پاس آیا ہے اسے چھوڑ کر آپ ان کی خواہشات کی پیروی نہ کریں، ہم نے تم میں سے ہر ایک(امت)کے لیے ایک دستور اور طرز عمل اختیار کیا ہے اور اگر اللہ چاہتا تو تم سب کو ایک امت بنا دیتا لیکن اللہ نے تمہیں جو حکم دیا ہے اس میں تمہیں آزمانا چاہتا ہے، لہٰذا نیک کاموں میں سبقت لے جانے کی کوشش کرو، تم سب کو اللہ کی طرف لوٹ کر جانا ہے پھر وہ تمہیں ان حقائق کی خبر دے گا جن میں تم اختلاف کرتے تھے۔

۴۹۔اور جو حکم اللہ نے نازل فرمایا ہے اس کے مطابق ان میں فیصلے کریں اور آپ ان کی خواہشات کی پیروی نہ کریں اور ان سے ہوشیار رہیں، کہیں یہ لوگ اللہ کی طرف سے نازل شدہ کسی دستور کے بارے میں آپ کو فتنے میں

نہ ڈالیں، اگر یہ منہ پھیر لیں تو جان لیجیے کہ اللہ نے ان کے بعض گناہوں کے سبب انہیں مصیبت میں مبتلا کرنے کا ارادہ کر رکھا ہے اور لوگوں میں سے اکثر یقینا فاسق ہیں۔

۵۰۔کیا یہ لوگ جاہلیت کے دستور کے خواہاں ہیں؟ اہل یقین کے لیے اللہ سے بہتر فیصلہ کرنے والا کون ہے؟

۵۱۔ اے ایمان والو !یہود و نصاریٰ کو اپنا حامی نہ بناؤ، یہ لوگ آپس میں حامی ضرور ہیں اور تم میں سے جو انہیں حامی بناتا ہے وہ یقینا انہی میں(شمار)ہو گا، بے شک اللہ ظالموں کی راہنمائی نہیں کرتا۔

۵۲۔ پس آپ دیکھتے ہیں کہ جن کے دلوں میں بیماری ہے وہ ان میں دوڑ دھوپ کرتے ہیں اور کہتے ہیں :ہمیں اس بات کا خوف ہے کہ کہیں ہم پر کوئی گردش نہ آ پڑے، پس قریب ہے کہ اللہ فتح دے یا اپنی طرف سے کوئی اور بات ظاہر کرے پھر یہ لوگ اپنے اندر چھپائے ہوئے نفاق پر نادم ہوں گے۔

۵۳۔ اور اہل ایمان کہیں گے :کیا یہ وہی لوگ ہیں جو اللہ کے نام کی انتہائی کڑی قسمیں کھاتے تھے کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں؟ ان کے اعمال ضائع ہو گئے پس وہ نامراد ہو کر رہ گئے۔

۵۴۔ اے ایمان والو ! تم میں سے جو بھی اپنے دین سے پھر جائے تو اللہ بہت جلد ایسے لوگوں کو پیدا کرے گا جن سے اللہ محبت کرتا ہو گا اور وہ اللہ سے محبت کرتے ہوں گے، مومنین کے ساتھ نرمی سے اور کافروں کے ساتھ سختی

سے پیش آنے والے ہوں گے راہ خدا میں جہاد کریں گے اور کسی ملامت کر نے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے، یہ اللہ کا فضل ہے وہ جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور اللہ بڑی وسعت والا، بڑا علم والا ہے۔

۵۵۔ تمہارا ولی تو صرف اللہ اور اس کا رسول اور وہ اہل ایمان ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں اور حالت رکوع میں زکوٰۃ دیتے ہیں۔

۵۶۔ اور جو اللہ اور اس کے رسول اور ایمان والوں کو اپنا ولی بنائے گا تو(وہ اللہ کی جماعت میں شامل ہو جائے گا اور)اللہ کی جماعت ہی غالب آنے والی ہے۔

۵۷۔ اے ایمان والو !ان لوگوں کو جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی جنہوں نے تمہارے دین کو مذاق اور کھیل بنایا ہے اور کفار کو اپنا حامی نہ بناؤ اور اللہ کا خوف کرو اگر تم اہل ایمان ہو۔

۵۸۔ اور جب تم نماز کے لیے اذان دیتے ہو تو یہ لوگ اسے مذاق اور تماشا بنا لیتے ہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ لوگ عقل نہیں رکھتے۔

۵۹۔ کہدیجیے :اے اہل کتاب !آیا تم صرف اس بات پر ہم سے نفرت کرتے ہو کہ ہم اللہ پر اور اس کی کتاب پر جو ہماری طرف نازل ہوئی اور جو پہلے نازل ہوئی، ایمان لائے ہیں(یہ کوئی وجہ نفرت نہیں ہے بلکہ)وجہ یہ ہے کہ تم میں سے اکثر لوگ فاسق ہیں۔

۶۰۔ کہدیجیے : کیا میں تمہیں بتاؤں کہ اللہ کے ہاں پاداش کے اعتبار سے اس سے بھی بدتر لوگ کون ہیں؟ وہ(لوگ ہیں)جن پر اللہ نے لعنت کی اور جن

پر وہ غضبناک ہوا اور جن میں سے کچھ کو اس نے بندر اور سور بنا دیا اور جو شیطان کے پجاری ہیں، ایسے لوگوں کا ٹھکانا بھی بدترین ہے اور یہ سیدھے راستے سے بھٹکے ہوئے ہیں۔

۶۱۔ اور جب یہ لوگ تمہارے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں: ہم ایمان لے آئے تھے حالانکہ وہ کفر لے کر آئے تھے اور کفر ہی کو لے کر چلے گئے اور جو کچھ یہ(دلوں میں)چھپائے ہوئے ہیں اللہ اسے خوب جانتا ہے۔

۶۲۔اور ان میں سے اکثر کو آپ گناہ، زیادتی اور حرام کھانے کے لیے دوڑتے ہوئے دیکھتے ہیں، کتنا برا کام ہے جو یہ لوگ کر رہے ہیں۔

۶۳۔ ان کے علماء اور فقہاء انہیں گناہ کی باتوں اور حرام کھانے سے منع کیوں نہیں کرتے؟ ان کا یہ عمل کتنا برا ہے؟

۶۴۔ اور یہود کہتے ہیں: اللہ کے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں، خود ان کے ہاتھ باندھے جائیں اور ان پر لعنت ہو اس(گستاخانہ)بات پر بلکہ اللہ کے تو دونوں ہاتھ کھلے ہوئے ہیں وہ جس طرح چاہتا ہے عطا فرماتا ہے اور(اے رسول) آپ کے رب کی طرف سے جو کتاب آپ پر نازل ہوئی ہے وہ ان میں سے اکثر لوگوں کی سرکشی اور کفر میں مزید اضافہ کرے گی اور ہم نے قیامت تک کے لیے ان کے درمیان عداوت اور بغض ڈال دیا ہے، یہ جب جنگ کی آگ بھڑکاتے ہیں تو اللہ اسے بجھا دیتا ہے اور یہ لوگ زمین میں فساد برپا کرنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں اور اللہ فسادیوں کو دوست نہیں رکھتا۔

۶۵۔ اور اگر اہل کتاب ایمان لاتے اور تقویٰ اختیار کرتے تو ہم ان کے گناہ

معاف کر دیتے اور انہیں نعمتوں والی جنتوں میں داخل کر دیتے۔

۶۶۔ اور اگر یہ اہل کتاب توریت و انجیل اور ان کے رب کی طرف سے ان پر نازل شدہ دیگر تعلیمات کو قائم رکھتے تو وہ اپنے اوپر کی(آسمانی برکات)اور نیچے کی(زمینی برکات)سے مالا مال ہوتے، ان میں سے کچھ میانہ رو بھی ہیں، لیکن ان میں اکثریت بدکردار لوگوں کی ہے۔

۶۷۔ اے رسول ! جو کچھ آپ کے پروردگار کی طرف سے آپ پر نازل کیا گیا ہے اسے پہنچا دیجیے اور اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو گویا آپ نے اللہ کا پیغام نہیں پہنچایا اور اللہ آپ کو لوگوں(کے شر)سے محفوظ رکھے گا، بے شک اللہ کافروں کی رہنمائی نہیں کرتا۔

۶۸۔(اے رسول) کہدیجیے :اے اہل کتاب !جب تک تم توریت اور انجیل اور جو کچھ تمہارے رب کی طرف سے تمہاری طرف نازل کیا گیا ہے، کو قائم نہ کرو تم کسی قابل اعتناء مذہب پر نہیں ہو اور(اے رسول)آپ کے رب کی طرف سے جو کتاب آپ پر نازل ہوئی ہے وہ ان میں سے اکثر لوگوں کی سرکشی اور کفر میں مزید اضافہ کرے گی مگر آپ ان کافروں کے حال پر افسوس نہ کریں۔

۶۹۔ جو لوگ اللہ اور روز آخرت پر ایمان لاتے ہیں اور نیک عمل انجام دیتے ہیں وہ خواہ مسلمان ہوں یا یہودی یا صابی ہوں یا عیسائی انہیں(روز قیامت)نہ کوئی خوف ہو گا اور نہ ہی وہ محزون ہوں گے۔

۷۰۔بتحقیق ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا اور ان کی طرف رسول بھیجے لیکن

جب بھی کوئی رسول ان کی طرف ان کی خواہشات کے خلاف کچھ لے کر آیا تو انہوں نے بعض کو تو جھٹلا دیا اور بعض کو قتل کر دیا۔

۷۱۔ اور ان کا خیال یہ تھا کہ ایسا کرنے سے کوئی فتنہ نہیں ہو گا اس لیے وہ اندھے اور بہرے ہو گئے پھر اللہ نے ان کی توبہ قبول کی پھر ان میں اکثر اندھے اور بہرے ہو گئے اور اللہ ان کے اعمال کو خوب دیکھ رہا ہے۔

۷۲۔وہ لوگ یقینا کافر ہو گئے جو کہتے ہیں: مسیح بن مریم ہی خدا ہیں جبکہ خود مسیح کہا کرتے تھے: اے بنی اسرائیل تم اللہ ہی کی پرستش کرو جو میرا اور تمہارا رب ہے، بے شک جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا، بتحقیق اللہ نے اس پر جنت کو حرام کر دیا اور اس کا ٹھکانا جہنم ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ہے۔

۷۳۔بتحقیق وہ لوگ کافرہو گئے جو کہتے ہیں: اللہ تین میں کا تیسرا ہے جبکہ خدائے واحد کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور اگر یہ لوگ اپنی ان باتوں سے باز نہیں آتے تو ان میں سے کفر کرنے والوں پر دردناک عذاب ضرور واقع ہو گا۔

۷۴۔ آخر یہ لوگ اللہ کے آگے توبہ کیوں نہیں کرتے اور مغفرت کیوں نہیں مانگتے؟ اللہ بڑا بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔

۷۵۔ مسیح بن مریم تو صرف اللہ کے رسول ہیں ان سے پہلے بھی بہت سے رسول گزر چکے ہیں اور ان کی والدہ صدیقہ (راستباز خاتون) تھیں، دونوں کھانا کھایا کرتے تھے، دیکھو ہم کس طرح ان کے لیے اپنی آیات کھول کر بیان

کرتے ہیں، پھر دیکھو یہ لوگ کدھر الٹے جارہے ہیں۔

۷۶۔ کہہ دیجیے : کیا تم اللہ کے سوا ایسی چیز کی پرستش کرتے ہو جو تمہارے نقصان اور نفع پر کوئی اختیار نہیں رکھتی؟ اور اللہ ہی خوب سننے ، جاننے والا ہے۔

۷۷۔ کہہ دیجیے :اے اہل کتاب اپنے دین میں ناحق مبالغہ نہ کرو اور ان لوگوں کی خواہشات کی پیروی نہ کرو جو پہلے ہی گمراہی میں مبتلا ہیں اور دوسرے بہت سے لوگوں کو بھی گمراہی میں ڈال چکے ہیں اورسیدھے راستے سے بھٹک گئے ہیں.

۷۸۔ بنی اسرائیل میں سے جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ، داؤد اور عیسیٰ بن مریم کی زبان سے ان پر لعنت کی گئی، کیونکہ وہ سرکش ہو گئے تھے اور حد سے تجاوز کرتے تھے۔

۷۹۔ جن برے کاموں کے وہ مرتکب ہوتے تھے ان سے وہ باز نہیں آتے تھے، ان کا یہ عمل کتنا برا ہے۔

۸۰۔آپ ان میں سے بیشتر لوگوں کو دیکھتے ہیں کہ وہ(مسلمانوں کے مقابلے میں)کافروں سے دوستی کرتے ہیں، انہوں نے جو کچھ اپنے لیے آگے بھیجا ہے وہ نہایت برا ہے جس سے اللہ ان پر ناراض ہوا اور وہ ہمیشہ ہمیشہ عذاب میں رہیں گے۔

۸۱۔ اور اگر وہ اللہ اور نبی اور ان کی طرف نازل کردہ کتاب پر ایمان رکھتے تو ایسے لوگوں سے دوستی نہ کرتے مگر ان میں سے اکثر لوگ فاسق ہیں۔

۸۲۔(اے رسول)اہل ایمان کے ساتھ عداوت میں یہود اور مشرکین کو آپ پیش پیش پائیں گے اور ایمان والوں کے ساتھ دوستی میں انہیں قریب تر پائیں گے، جو اپنے آپ کو نصاریٰ کہتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ ان میں عالم اور درویش صفت لوگ ہیں اور وہ تکبر نہیں کرتے ۔

۸۳۔ اور جب وہ رسول کی طرف نازل ہونے والے کلام کو سنتے ہیں، آپ دیکھتے ہیں کہ معرفت حق کی بدولت ان کی آنکھیں اشکبار ہو جاتی ہیں، وہ کہتے ہیں :ہمارے پروردگار !ہم ایمان لے آئے ہیں پس ہمیں گواہی دینے والوں میں شامل فرما

۸۴۔ اور ہم اللہ پر اور اس حق پر کیوں نہ ایمان لائیں جو ہمارے پاس آیا ہے؟ اور ہم امید رکھتے ہیں کہ ہمارارب ہمیں نیک بندوں کی صف میں شامل کر لے گا۔

۸۵۔اللہ نے اس قول کے عوض انہیں ایسی جنتوں سے نوازا ہے جن کے نیچے نہریں جاری ہیں ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور نیکو کاروں کا یہی صلہ ہے۔

۸۶۔اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور ہماری آیات کو جھٹلایا وہ جہنمی ہیں۔

۸۷۔اے ایمان والو !جو پاکیزہ چیزیں اللہ نے تمہارے لیے حلال کر دی ہیں انہیں حرام نہ کرو اور حد سے تجاوز بھی نہ کرو، اللہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو یقینا دوست نہیں رکھتا۔

۸۸۔ اور جو حلال اور پاکیزہ چیزیں اللہ نے تمہیں عنایت کر رکھی ہیں ان میں سے کھاؤ اور اس اللہ کا خوف کرو جس پر تمہارا ایمان ہے۔

۸۹۔ اللہ تمہاری بے مقصد قسموں پر تمہارا مواخذہ نہیں کرے گا لیکن جو سنجیدہ قسمیں تم کھاتے ہو ان کا مواخذہ ہو گا، پس اس(قسم توڑنے)کا کفارہ دس محتاجوں کو اوسط درجے کا کھانا کھلانا ہے جو تم اپنے گھر والوں کو کھلاتے ہو یا انہیں کپڑا پہنانا یا غلام آزاد کرنا ہے اور جسے یہ میسر نہ ہو وہ تین دن روزے رکھے،جب تم قسم کھاؤ(اور اسے توڑ دو)تو یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے اور اپنی قسموں کی حفاظت کرو، اللہ اسی طرح اپنی آیات تمہارے لیے کھول کر بیان فرماتا ہے تاکہ تم شکر ادا کرو۔

۹۰۔اے ایمان والو!شراب اور جوا اور مقدس تھان اور پانسے سب ناپاک شیطانی عمل ہیں پس اس سے پرہیز کرو تاکہ تم نجات حاصل کر سکو۔

۹۱۔ شیطان تو بس یہ چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے تمہارے درمیان دشمنی اور بغض ڈال دے اور تمہیں یاد خدا اور نماز سے روکے تو کیا تم باز آ جاؤ گے؟

۹۲۔ اور اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنا بچاؤ کرو، پھر اگر تم نے منہ پھیر لیا تو جان لو ہمارے رسول کی ذمے داری تو بس واضح طور پر حکم پہنچا دینا ہے۔

۹۳۔ جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے ان کی ان چیزوں پر کوئی گرفت نہ ہو گی جو وہ کھا پی چکے بشرطیکہ(آئندہ)پرہیز کریں اور ایمان پر قائم رہیں اور نیک اعمال بجا لائیں پھر پرہیز کریں اور ایمان پر قائم رہیں پھر پرہیز کریں اور نیکی کریں اور اللہ نیکی کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

۹۴۔ اے ایمان والو !اللہ ان شکاروں کے ذریعے تمہیں آزمائش میں ڈالے گا جنہیں تم اپنے ہاتھوں اور اپنے نیزوں کے ذریعے پکڑتے ہو تاکہ اللہ یہ معلوم کرے کہ اس سے غائبانہ طور پر کون ڈرتا ہے، پس جو اس کے بعد(بھی)حد سے تجاوز کرے اس کے لیے دردناک عذاب ہے۔

۹۵۔ اے ایمان والو !احرام کی حالت میں شکار نہ کرو اور اگر تم میں سے کوئی جان بوجھ کر(کوئی جانور)مار دے تو جو جانور اس نے مارا ہے اس کے برابر ایک جانور مویشیوں میں سے قربان کرے جس کا فیصلہ تم میں سے دو عادل افراد کریں، یہ قربانی کعبہ پہنچائی جائے یا مسکینوں کو کھانا کھلانے کا کفارہ دے یا اس کے برابر روزے رکھے تاکہ اپنے کیے کا ذائقہ چکھے، جو ہو چکا اسے اللہ نے معاف کر دیا اور اگر کسی نے اس غلطی کا اعادہ کیا تو اللہ اس سے انتقام لے گا اور اللہ بڑا غالب آنے والا ، انتقام لینے والا ہے۔

۹۶۔ تمہارے لیے سمندری شکار اور اس کا کھانا حلال کر دیا گیا ہے، یہ تمہارے اور مسافروں کے فائدے میں ہے اور جب تک تم احرام میں ہو خشکی کا شکار تم پر حرام کر دیا گیا ہے اور جس اللہ کے سامنے جمع کیے جاؤ گے اس سے ڈرتے رہو۔

۹۷۔ اللہ نے حرمت کے گھر کعبہ کو لوگوں کے لیے(امور معاش اور معاد کی) کی استواری(کا ذریعہ)بنایا اور حرمت کے مہینوں کو بھی اور قربانی کے جانور کو بھی اور ان جانوروں کو بھی جن کے گلے میں پٹے باندھے گئے ہوں، یہ اس لیے تاکہ تم جان لو کہ اللہ وہ سب کچھ جانتا ہے جو آسمانوں میں اور زمین میں

ہے اور یہ کہ اللہ ہر چیز کا خوب علم رکھتا ہے۔

۹۸۔ جان لو کہ اللہ سخت سزا دینے والا ہے اور بڑا بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔

۹۹۔رسول کے ذمے بس حکم پہنچادینا ہے اور جو کچھ تم چھپاتے ہو اور جو کچھ ظاہر کرتے ہو اللہ سب جانتا ہے۔

۱۰۰۔(اے رسول) کہدیجیے :ناپاک اور پاک برابر نہیں ہو سکتے خواہ ناپاکی کی فراوانی تمہیں بھلی لگے، پس اے صاحبان عقل اللہ کی نافرمانی سے بچو شاید تمہیں نجات مل جائے ۔

۱۰۱۔ اے ایمان والو !ایسی چیزوں کے بارے میں سوال نہ کرو کہ اگر وہ تم پر ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں بری لگیں اور اگر ان کے بارے میں نزول قرآن کے وقت پوچھو گے تو وہ تم پر ظاہر کر دی جائیں گی(جو کچھ اب تک ہوا)اس سے اللہ نے درگزر فرمایا اور اللہ بڑا بخشنے والا، بردبار ہے۔

۱۰۲۔ایسی باتیں تم سے پہلے لوگوں نے بھی پوچھی تھیں پھر وہ لوگ انہی باتوں کی وجہ سے کافر ہو گئے۔

۱۰۳۔ اللہ نے نہ کوئی بحیرہ بنایا ہے اور نہ سائبہ اور نہ وصیلہ اور نہ حام، بلکہ کافر لوگ اللہ پر جھوٹ افترا کرتے ہیں اور ان میں اکثر تو عقل ہی نہیں رکھتے۔

۱۰۴۔اور جب ان لوگوں سے کہا جاتا ہے کہ جو دستور اللہ نے نازل کیا ہے اس کی طرف اور رسول کی طرف آؤ تو وہ کہتے ہیں :ہمارے لیے وہی

(دستور)کافی ہے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا، خواہ ان کے باپ دادا کچھ بھی نہ جانتے ہوں اور ہدایت پر بھی نہ ہوں۔

۱۰۵۔ اے ایمان والو! اپنی فکر کرو، اگر تم خود راہ راست پر ہو تو جو گمراہ ہے وہ تمہارا کچھ نہیں بگاڑے گا، تم سب کو پلٹ کر اللہ کی طرف جانا ہے پھر وہ تمہیں آگاہ کرے گا جو کچھ تم کرتے رہے ہو۔

۱۰۶۔اے ایمان والو ! جب تم میں سے کسی کی موت کا وقت آ جائے تو وصیت کرتے وقت گواہی کے لیے تم میں سے دو عادل شخص موجود ہوں یا جب تم سفر میں ہو اور موت کی مصیبت پیش آ رہی ہو تو دوسرے دو(غیر مسلموں)کو گواہ بنا لو، اگر تمہیں ان گواہوں پر شک ہو جائے تو نماز کے بعد دونوں گواہوں کو روک لو کہ وہ دونوں اللہ کی قسم کھائیں کہ ہم گواہی کا کوئی معاوضہ نہیں لیں گے اگرچہ رشتہ داری کا معاملہ ہی کیوں نہ ہو اور نہ ہم خدائی شہادت کو چھپائیں گے، اگر ایسا کریں تو ہم گنہگاروں میں سے ہو جائیں گے۔

۱۰۷۔ پھر اگر انکشاف ہو جائے کہ ان دونوں نے(جھوٹ بول کر)گناہ کا ارتکاب کیا تھا تو ان کی جگہ دو اور افراد جن کی حق تلفی ہو گئی ہو اور وہ (میت کے)قریبی ہوں کھڑے ہو جائیں اور اللہ کی قسم کھائیں کہ ہماری شہادت ان کی شہادت سے زیادہ برحق ہے اور ہم نے کوئی تجاوز نہیں کیا، اگر ایسا کریں تو ہم ظالموں میں سے ہو جائیں گے۔

۱۰۸۔ اس طرح زیادہ امید کی جا سکتی ہے کہ لوگ صحیح شہادت پیش کریں یا

اس بات کا خوف کریں کہ ان کی قسموں کے بعد ہماری قسمیں رد کر دی جائیں اور اللہ سے ڈرو اور سنو اور اللہ فاسق لوگوں کی رہنمائی نہیں کرتا۔

۱۰۹۔(اس دن کا خوف کرو)جس دن اللہ سب رسولوں کو جمع کر کے ان سے پوچھے گا(:امتوں کی طرف سے)تمہیں کیا جواب ملا؟ وہ عرض کریں گے : (تیرے علم کی نسبت)ہمیں علم ہی نہیں، غیب کی باتوں کو یقینا تو ہی خوب جانتا ہے۔

۱۱۰۔ جب عیسی بن مریم سے اللہ نے فرمایا :یاد کرو میری اس نعمت کو جو میں نے تمہیں اور تمہاری والدہ کو عطا کی ہے جب میں نے روح القدس کے ذریعے تمہاری تائید کی، تم گہوارے میں اور بڑے ہو کر لوگوں سے باتیں کرتے تھے اور جب میں نے تمہیں کتاب، حکمت، توریت اور انجیل کی تعلیم دی اور جب تم میرے حکم سے مٹی سے پرندے کا پتلا بناتے تھے پھر تم اس میں پھونک مارتے تھے تو وہ میرے حکم سے پرندہ بن جاتا تھا اور تم مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو میرے حکم سے صحت یاب کرتے تھے اور تم میرے حکم سے مردوں کو(زندہ کر کے)نکال کھڑا کرتے تھے اور جب میں نے بنی اسرائیل کو اس وقت تم سے روک رکھا جب تم ان کے پاس کھلی نشانیاں لے کر آئے تھے تو ان میں سے کفر اختیار کرنے والوں نے کہا :یہ تو ایک کھلا جادو ہے۔

۱۱۱۔ اور جب میں نے حواریوں پر الہام کیا کہ وہ مجھ پر اور میرے رسول پر ایمان لے آئیں تو وہ کہنے لگے :ہم ایمان لے آئے اور گواہ رہیے کہ ہم

مسلمان ہیں۔

۱۱۲۔(وہ وقت یاد کرو)جب حواریوں نے کہا :اے عیسیٰ بن مریم کیا آپ کا رب ہمارے لیے آسمان سے کھانے کا خوان اتار سکتا ہے؟ تو عیسیٰ نے کہا : اگر تم مومن ہو تو اللہ سے ڈرو۔

۱۱۳۔ انہوں نے کہا :ہم چاہتے ہیں کہ اس(خوان)میں سے کھائیں اور ہمارے دل مطمئن ہوں اور یہ جان لیں کہ آپ نے ہم سے سچ کہا ہے اور اس پر ہم گواہ رہیں.

۱۱۴۔ تب عیسیٰ بن مریم نے دعا کی :اے اللہ!اے ہمارے پروردگار !ہمارے لیے آسمان سے کھانے کا ایک خوان نازل فرما کہ ہمارے اگلوں اور پچھلوں کے لیے وہ دن عید اور تیری طرف سے نشانی ہو اور ہمیں رزق دے کہ تو بہترین رزق دینے والا ہے۔

۱۱۵۔ اللہ نے فرمایا :میں یہ خوان تم پر نازل کرنے والا ہوں، لیکن اگر اس کے بعد تم میں سے کوئی کفر اختیار کرے گا تو اسے میں ایسا عذاب دوں گا کہ اس جیسا عذاب عالمین میں کسی کو نہ دیا ہو گا۔

۱۱۶۔ اور(وہ وقت یاد کرو) جب اللہ نے فرمایا :اے عیسیٰ بن مریم کیا آپ نے لوگوں سے کہا تھا کہ اللہ کے سوا مجھے اور میری والدہ کو خدا بناؤ؟ عیسیٰ نے عرض کی :تو پاک ہے میں ایسی بات کیسے کہہ سکتا ہوں جس کا مجھے کوئی حق ہی نہیں؟ اگر میں نے ایسا کچھ کہا ہوتا تو تجھے اس کا علم ہوتا، کیونکہ تو میرے دل کی بات جانتا ہے لیکن میں تیرے اسرار نہیں جانتا، یقینا تو ہی

غیب کی باتیں خوب جاننے والا ہے۔

۱۱۷۔ میں نے تو ان سے صرف وہی کہا جس کا تو نے مجھے حکم دیا تھا کہ اس اللہ کی عبادت کرو جو میرا اور تمہارا پروردگار ہے، جب تک میں ان کے درمیان رہا میں ان پر گواہ رہا اور جب تو نے مجھے اٹھا لیا تو تو خود ہی ان پر نگران ہے اور تو ہی ہر چیز پر گواہ ہے۔

۱۱۸۔ اگر تو انہیں عذاب دے تو یہ تیرے ہی بندے ہیں اور اگر تو انہیں بخش دے تو تو ہی غالب آنے والا حکمت والا ہے۔

۱۱۹۔ اللہ نے فرمایا: یہ وہ دن ہے جس میں سچوں کو ان کی سچائی فائدہ دے گی، ان کے لیے ایسی جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں جن میں وہ ابد تک ہمیشہ رہیں گے، اللہ ان سے راضی ہے اور وہ اللہ سے راضی ہیں، یہی بڑی کامیابی ہے.

۱۲۰۔ آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان موجود ہے سب پر اللہ کی سلطنت ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

۹-سورۂ توبہ ۔ مدنی ۔آیات ۱۲۹

۔اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے(اعلان)بیزاری ہے ان مشرکوں کی طرف جن سے تمہارا معاہدہ تھا۔

۲۔ پس تم لوگ اس ملک میں چار مہینے چل پھر لو اور جان رکھو کہ تم اللہ کو عاجز نہیں کرسکتے اور یہ کہ اللہ کافروں کو رسوا کرنے والا ہے۔

۳۔اور اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے حج اکبر کے دن لوگوں کے لیے اعلان ہے کہ اللہ اور اس کا رسول بھی مشرکین سے بیزار ہے اور پس اگر تم توبہ کر لو تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے اور اگر منہ پھیر لو گے توجان رکھو کہ تم اللہ کو عاجز نہیں کر سکتے اور کافروں کو دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دو۔

۴۔ البتہ جن مشرکین سے تمہارا معاہدہ تھا پھر انہوں نے تمہارے ساتھ کوئی قصور نہیں کیا اور نہ ہی تمہارے خلاف کسی کی مدد کی تو ایسے لوگوں کے ساتھ جس مدت کے لیے معاہدہ ہوا ہے اسے پورا کرو، بتحقیق اللہ اہل تقویٰ کو دوست رکھتا ہے۔

۵۔ پس جب حرمت کے مہینے گزر جائیں تو مشرکین کو تم جہاں پاؤ قتل کرو اور انہیں پکڑو اور گھیرو اور ہر گھات پر ان کی تاک میں بیٹھو، پھر اگر وہ توبہ کر لیں اور نماز قائم کریں اور اور زکوٰۃ ادا کریں تو ان کا راستہ چھوڑ دو، بیشک اللہ بڑا درگزر کرنے والا، رحم کرنے والا ہے۔

۶۔اور اگر مشرکین میں سے کوئی شخص آپ سے پناہ مانگے تو اسے پناہ دے دیں تاکہ وہ کلام اللہ کو سن لے پھر اسے اس کی امن کی جگہ پہنچا دیں، ایسا اس لیے ہے کہ یہ لوگ جانتے نہیں ہیں۔

۷۔ اللہ اور اس کے رسول کے نزدیک کوئی عہد مشرکین کے لیے کیسے ہو سکتا ہے بجز ان لوگوں کے جن سے تم نے مسجد الحرام کے پاس معاہدہ کیا ہے؟

پس جب تک وہ تمہارے ساتھ (اس عہد پر) قائم رہیں تو تم بھی ان کے ساتھ قائم رہو،یقینا اللہ اہل تقویٰ کو دوست رکھتا ہے۔

۸۔(ان سے عہد)کیسے ہو سکتا ہے جب کہ اگر وہ تم پر غلبہ حاصل کر لیں تو وہ نہ تو تمہاری قرابتداری کا لحاظ کریں گے اور نہ عہد کا؟ وہ زبان سے تو تمہیں خوش کر دیتے ہیں مگر ان کے دل انکار پر تلے ہوئے ہیں اور ان میں اکثر لوگ فاسق ہیں۔

۹۔ انہوں نے اللہ کی آیات کے عوض تھوڑی سی قیمت وصول کر لی ہے پس وہ اللہ کے راستے سے ہٹ گئے ہیں یہ لوگ جو کچھ کر رہے ہیں یقینا وہ بہت برا ہے۔

۱۰۔نہ تو یہ کسی مومن کے حق میں قرابتداری کا لحاظ کرتے ہیں اور نہ عہد کا اور یہی لوگ زیادتی کا ارتکاب کرنے والے ہیں۔

۱۱۔ پس اگر یہ لوگ توبہ کر لیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں تو وہ تمہارے دینی بھائی ہیں اورعلم رکھنے والوں کے لیے ہم آیات کو واضح کر کے بیان کرتے ہیں۔

۱۲۔ اور اگر عہد کرنے کے بعد یہ لوگ اپنی قسمیں توڑ دیں اور تمہارے دین کی عیب جوئی کرنے لگ جائیں تو کفر کے اماموں سے جنگ کرو، کیونکہ ان کی قسموں کا کوئی اعتبار نہیں شاید وہ باز آجائیں۔

۱۳۔ کیا تم ایسے لوگوں سے نہیں لڑو گے جو اپنی قسمیں توڑ دیتے ہیں اور جنہوں نے رسول کو نکالنے کا ارادہ کیا تھا ؟ پہلی بار تم سے زیادتی میں پہل بھی

انہوں نے کی تھی کیا تم ان سے ڈرتے ہو؟ اگر تم مومن ہو تو اللہ اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ تم اس سے ڈرو۔

۱۴۔ ان سے لڑو تاکہ تمہارے ہاتھوں اللہ انہیں عذاب دے اور انہیں رسوا کرے اور ان پر تمہیں فتح دے اور مومنین کے دلوں کو ٹھنڈا کرے۔

۱۵۔ اور ان کے دلوں کا غصہ نکالے اور اللہ جس کی چاہتا ہے توبہ قبول کرتا ہے اور اللہ خوب جاننے والا، حکمت والا ہے۔

۱۶۔ کیا تم لوگوں نے یہ خیال کر رکھا ہے کہ یونہی چھوڑ دیے جاؤ گے؟ حالانکہ اللہ نے ابھی یہ بھی نہیں دیکھا ہے کہ تم میں سے کس نے جہاد کیا اور کس نے اللہ ، اس کے رسول اور مومنین کے سوا کسی اور کو اپنا بھیدی نہیں بنایا اور اللہ تمہارے اعمال سے خوب باخبر ہے۔

۱۷۔ مشرکین کو یہ حق حاصل نہیں کہ اللہ کی مساجد کو آباد کریں درحالیکہ وہ خود اپنے کفر کی شہادت دے رہے ہیں، ان لوگوں کے اعمال برباد ہوگئے اور وہ آتش میں ہمیشہ رہیں گے۔

۱۸۔ اللہ کی مسجدوں کو صرف وہی لوگ آباد کر سکتے ہیں جو اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہوں اور نماز قائم کرتے ہوں نیز زکوٰۃ ادا کرتے ہوں اور اللہ کے سوا کسی سے خوف نہ کھاتے ہوں، پس امید ہے کہ یہ لوگ ہدایت پانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔

۱۹۔ کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلانے اور مسجد الحرام کی آبادکاری کو اس شخص کے برابر قرار دیا ہے جس نے اللہ اور روز آخرت پر ایمان لایا اور راہ خدا

میں جہاد کیا؟ اللہ کے نزدیک یہ دونوں برابر نہیں ہو سکتے اور اللہ ظالم قوم کی ہدایت نہیں کرتا

۲۰۔ جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور اپنے اموال سے اور اپنی جانوں سے راہ خدا میں جہاد کیا وہ اللہ کے نزدیک نہایت عظیم درجہ رکھتے ہیں اور وہی لوگ کامیاب ہیں ۔

۲۱۔ ان کا رب انہیں اپنی رحمت اور خوشنودی کی اور ان جنتوں کی خوشخبری دیتا ہے جن میں ان کے لیے دائمی نعمتیں ہیں۔

۲۲۔ ان میں وہ ابد تک رہیں گے، بے شک اللہ کے پاس عظیم ثواب ہے۔

۲۳۔ اے ایمان والو !تمہارے آبا اور تمہارے بھائی اگر ایمان کے مقابلے میں کفر کو پسند کریں تو انہیں اپنا ولی نہ بناؤ اور یاد رکھو کہ تم میں سے جو لوگ انہیں ولی بنائیں گے پس ایسے ہی لوگ تو ظالم ہیں۔

۲۴۔ کہدیجیے: تمہارے آبا اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہاری برادری اور تمہارے وہ اموال جو تم کماتے ہو اور تمہاری وہ تجارت جس کے بند ہونے کا تمہیں خوف ہے اور تمہاری پسند کے مکانات اگر تمہیں اللہ اور اس کے رسول اور راہ خدا میں جہاد سے زیادہ عزیز ہیں تو ٹھہرو !یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لے آئے اور اللہ فاسقوں کی رہنمائی نہیں کیا کرتا۔

۲۵۔ بتحقیق بہت سے مقامات پر اللہ تمہاری مدد کر چکا ہے اور حنین کے دن بھی، جب تمہاری کثرت نے تمہیں غرور میں مبتلا کر دیا تھا مگر وہ تمہارے کچھ بھی کام نہ آئی اور زمین اپنی وسعتوں کے باوجود تم پر تنگ ہو گئی پھر تم پیٹھ

پھیر کر بھاگ کھڑے ہوئے ۔

۲۶۔ پھر اللہ نے اپنے رسول پر اور مومنین پر اپنی تسکین نازل فرمائی اور تمہیں نظر نہ آنے والے لشکر اتارے اور کفار کو عذاب میں مبتلا کر دیا اور کفر اختیار کرنے والوں کی یہی سزا ہے۔

۲۷۔ پھر اس کے بعد اللہ جس کی چاہتا ہے توبہ قبول فرماتا ہے اور اللہ بڑا بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔

۲۸۔ اے ایمان والو !مشرکین تو بلاشبہ ناپاک ہیں لہٰذا اس سال کے بعد وہ مسجد الحرام کے قریب نہ آنے پائیں اور اگر(مشرکین کا داخلہ بند ہونے سے)تمہیں غربت کا خوف ہے تو(اس کی پرواہ نہ کرو)اگر اللہ چاہے تو جلد ہی تمہیں اپنے فضل سے بے نیاز کر دے گا یقینا اللہ بڑا جاننے والا، حکمت والا ہے ۔

۲۹۔ اہل کتاب میں سے جو اللہ اور روز آخرت پر ایمان نہیں لاتے اور اللہ اور اس کے رسول نے جو کچھ حرام کیا ہے اسے حرام نہیں ٹھہراتے اور دین حق بھی قبول نہیں کرتے، ان لوگوں کے خلاف جنگ کرو یہاں‌تک کہ وہ ذلیل ہو کر اپنے ہاتھ سے جزیہ ادا کریں۔

۳۰۔ اور یہود کہتے ہیں کہ عزیر اللہ کا بیٹا ہے اور نصاریٰ کہتے ہیں کہ مسیح اللہ کا بیٹا ہے، یہ ان کے منہ کی باتیں ہیں ان لوگوں کی باتوں کے مشابہ ہیں جو ان سے پہلے کافر ہو چکے ہیں، اللہ انہیں ہلاک کرے، یہ کدھر بہکتے پھرتے ہیں؟

۳۱۔ انہوں نے اللہ کے علاوہ اپنے علماء اور راہبوں کو اپنا رب بنا لیا ہے اور مسیح بن مریم کو بھی، حالانکہ انہیں یہ حکم دیا گیا تھا کہ خدائے واحد کے سوا کسی کی بندگی نہ کریں، جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ ذات ان کے شرک سے پاک ہے۔

۳۲۔ یہ لوگ اپنی پھونکوں سے نور خدا کو بجھانا چاہتے ہیں مگر اللہ اپنے نور کو مکمل کرنے کے علاوہ کوئی بات نہیں مانتا اگرچہ کفار کو ناگوار گزرے۔

۳۳۔ اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ اسی نے بھیجا ہے تاکہ اسے ہر دین پر غالب کر دے اگرچہ مشرکین کو برا ہی لگے۔

۳۴۔ اے ایمان والو!(اہل کتاب کے)بہت سے علماء اور راہب ناحق لوگوں کا مال کھاتے ہیں اور انہیں راہ خدا سے روکتے ہیں اور جو لوگ سونا اور چاندی ذخیرہ کرتے ہیں اور اسے راہ خدا میں خرچ نہیں کرتے انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیجیے۔

۳۵۔ جس روز وہ مال آتش جہنم میں تپایا جائے گا اور اسی سے ان کی پیشانیاں اور پہلو اور پشتیں داغی جائیں گی(اور ان سے کہا جائے گا)یہ ہے وہ مال جو تم نے اپنے لیے ذخیرہ کر رکھا تھا، لہٰذا اب اسے چکھو جسے تم جمع کیا کرتے تھے۔

۳۶۔ کتاب خدا میں مہینوں کی تعداد االلہ کے نزدیک یقینا بارہ مہینے ہے جب سے اللہ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے ان میں سے چار مہینے حرمت کے ہیں، یہی مستحکم دین ہے، لہٰذا ان چار مہینوں میں تم اپنے آپ پر ظلم نہ کرو اور تم، سب مشرکین سے لڑو جیساکہ وہ تم سب سے لڑتے ہیں اور جان لو کہ

اللہ تقویٰ والوں کے ساتھ ہے۔

۳۷۔(حرمت کے مہینوں میں)تقدیم و تاخیر بے شک کفر میں اضافہ کرتا ہے جس سے کافروں کو گمراہ کیا جاتا ہے وہ کسی سال ایک مہینے کو حلال اور کسی سال اسے حرام قرار دیتے ہیں تاکہ وہ مقدار بھی پوری کر لیں جسے اللہ نے حرام کیا ہے اور ساتھ ہی خدا کے حرام کو حلال بھی کر لیں، ان کے برے اعمال انہیں بھلے کر کے دکھائے جاتے ہیں اور اللہ کافر قوم کو ہدایت نہیں کرتا۔

۳۸۔ اے ایمان والو ! تمہیں کیا ہوا ہے کہ جب تم سے کہا جاتا ہے اللہ کی راہ میں نکلو تو تم زمین سے چمٹ جاتے ہو؟ کیا تم آخرت کی جگہ دنیاوی زندگی کو زیادہ پسند کرتے ہو؟ دنیاوی زندگی کی متاع تو آخرت کے مقابلے میں بہت کم ہے۔

۳۹۔ اگر تم نہ نکلو گے تو اللہ تمہیں دردناک عذاب دے گا اور تمہاری جگہ دوسری قوم پیدا کرے گا اور تم اللہ کو کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکوگے اور اللہ ہر چیز پر خوب قدرت رکھتا ہے۔

۴۰۔ اگر تم رسول کی مدد نہ کرو گے تو(جان لو کہ)اللہ نے اس وقت ان کی مدد کی جب کفار نے انہیں نکالا تھا جب وہ دونوں غار میں تھے وہ دو میں کا دوسرا تھا جب وہ اپنے ساتھی سے کہہ رہا تھا رنج نہ کر یقیناً اللہ ہمارے ساتھ ہے، پھر اللہ نے ان پر اپنا سکون نازل فرمایا اور ایسے لشکروں سے ان کی مدد کی جو تمہیں نظر نہ آتے تھے اور یوں اس نے کافروں کا کلمہ نیچا کر دیا اور

اللہ کا کلمہ تو سب سے بالاتر ہے اور اللہ بڑا غالب آنے والا، حکمت والا ہے۔

۴۱۔(مسلمانو)تم ہلکے ہو یا بوجھل(ہر حالت میں)نکل پڑو اور اپنے اموال اور اپنی جانوں کے ساتھ راہ خدا میں جہاد کرو، اگر تم سمجھو تو یہی تمہارے حق میں بہتر ہے۔

۴۲۔ اگر آسانی سے حاصل ہونے والا کوئی فائدہ ہوتا اور سفر ہلکا ہوتا تو وہ ضرور آپ کے پیچھے چل پڑتے لیکن یہ مسافت انہیں دور نظر آئی اور اب وہ اللہ کی قسم کھا کر کہیں گے :اگرہمارے لیے ممکن ہوتا تو یقینا ہم آپ کے ساتھ چل دیتے(ایسے بہانوں سے)وہ اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال رہے ہیں اوراللہ کو علم ہے کہ یہ لوگ یقینا جھوٹ بول رہے ہیں۔

۴۳۔(اے رسول)اللہ آپ کو معاف کرے آپ نے انہیں کیوں اجازت دے دی قبل اس کے کہ آپ پر واضح ہو جاتا کہ سچے کون ہیں اور آپ جھوٹوں کو جان لیتے؟

۴۴۔ جو لوگ اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہیں وہ اپنے اموال اور اپنی جانوں کے ساتھ جہاد کرنے کے لیے ہرگز آپ سے اجازت نہیں مانگیں گے اور اللہ تقویٰ اختیار کرنے والوں کو خوب جانتا ہے ۔

۴۵۔ایسی اجازت یقینا وہی لوگ مانگیں گے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اور ان کے دل شک میں مبتلا ہیں پس اس طرح وہ اپنے شک میں بھٹک رہے ہیں۔

۴۶۔اور اگر وہ نکلنے کا ارادہ رکھتے تو اس کے لیے سامان کی کچھ تیاری کرتے

لیکن اللہ کو ان کا اٹھنا ناپسند تھا اس لیے اس نے(ان سے توفیق سلب کر کے)انہیں ہلنے نہ دیا اور کہہ دیا گیا :تم بیٹھنے والوں کے ساتھ بیٹھے رہو۔

۴۷۔اگروہ تمہارے ساتھ نکلتے بھی تو تمہارے لیے صرف خرابی میں اضافہ کرتے اور تمہارے درمیان فتنہ کھڑا کرنے کے لیے دوڑ دھوپ کرتے اور تمہارے درمیان ان کے جاسوس(اب بھی)موجود ہیں اور اللہ ظالموں کا حال خوب جانتا ہے ۔

۴۸۔ یہ لوگ پہلے بھی فتنہ انگیزی کی کوشش کرتے رہے ہیں اور آپ کے لیے بہت سی باتوں میں الٹ پھیر بھی کرتے رہے ہیں یہاں تک کہ حق آ پہنچا اور اللہ کا فیصلہ غالب ہوا اور وہ برا مانتے رہ گئے ۔

۴۹۔ان میں کوئی ایسا بھی ہے جو کہتا ہے :مجھے اجازت دیجیے اور مجھے فتنے میں نہ ڈالیے، دیکھو یہ فتنے میں پڑ چکے ہیں اور جہنم نے ان کافروں کو یقینا گھیر رکھا ہے۔

۵۰۔ اگر آپ کا بھلا ہوتا ہے توانہیں دکھ ہوتا ہے اور اگر آپ پر کوئی مصیبت آئے تو کہتے ہیں :ہم نے پہلے ہی سے اپنا معاملہ درست کر رکھا ہے اور خوشیاں مناتے ہوئے لوٹ جاتے ہیں۔

۵۱۔ کہدیجیے :اللہ نے جو ہمارے لیے مقدر فرمایا ہے اس کے سوا ہمیں کوئی حادثہ ہرگز پیش نہیں آتا وہی ہمارا کارساز ہے اور مومنین کو چاہیے کہ اللہ پر بھروسہ کریں.

۵۲۔ کہدیجیے :کیا تم ہمارے بارے میں دو بھلائیوں(فتح یا شہادت)میں سے

ایک ہی کے منتظر ہو اور ہم تمہارے بارے میں اس بات کے منتظر ہیں کہ اللہ خود اپنے پاس سے تمہیں عذاب دے یا ہمارے ہاتھوں عذاب دلوائے، پس اب تم بھی انتظار کرو ہم بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتے ہیں۔

۵۳۔ کہہ دیجیے: تم اپنا مال بخوشی خرچ کرو یا بادل نخواستہ، تم سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا، کیونکہ تم فاسق قوم ہو۔

۵۴۔ اور ان کے خرچ کیے ہوئے مال کی قبولیت کی راہ میں بس یہی رکاوٹ ہے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کا انکار کیا ہے اور نماز کے لیے آتے ہیں تو کاہلی کے ساتھ اور راہ خدا میں تو بادل نخواستہ ہی خرچ کرتے ہیں۔

۵۵۔ لہٰذا ان کے اموال اور اولاد کہیں آپ کو فریفتہ نہ کر دیں، اللہ تو بس یہ چاہتا ہے کہ ان چیزوں سے انہیں دنیاوی زندگی میں بھی عذاب دے اور کفر کی حالت میں ہی ان کی جان کنی ہو۔

۵۶۔ وہ اللہ کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ وہ تمہاری جماعت میں شامل ہیں حالانکہ وہ تمہاری جماعت میں شامل نہیں ہیں۔ دراصل وہ بزدل لوگ ہیں۔

۵۷۔ اگر انہیں کوئی پناہ گاہ یا غار یا سر چھپانے کی جگہ میسر آجائے تو وہ اس کی طرف لپکتے ہوئے جائیں گے۔

۵۸۔ اور ان میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو صدقات (کی تقسیم) میں آپ کو طعنہ دیتے ہیں پھر اگر اس میں سے انہیں کچھ دے دیا جائے تو خوش ہو جاتے ہیں اور اگر اس میں سے کچھ نہ دیا جائے تو بگڑ جاتے ہیں۔

۵۹۔ اور کیا ہی اچھا ہوتا کہ اللہ اور اس کے رسول نے جو کچھ انہیں دیا ہے

وہ اس پر راضی ہو جاتے اور کہتے :ہمارے لیے اللہ کافی ہے، عنقریب اللہ اپنے فضل سے ہمیں بہت کچھ دے گا اور اس کا رسول بھی، ہم اللہ سے لو لگائے بیٹھے ہیں۔

۶۰۔یہ صدقات تو صرف فقیروں، مساکین اور صدقات کے کام کرنے والوں کے لیے ہیں اور ان کے لیے جن کی تالیف قلب مقصود ہو اور غلاموں کی آزادی اور قرضداروں اور اللہ کی راہ میں اور مسافروں کے لیے ہیں، یہ اللہ کی طرف سے ایک مقرر حکم ہے اور اللہ خوب جاننے والا، حکمت والا ہے۔

۶۱۔ اور ان میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو نبی کو اذیت دیتے ہیں اور کہتے ہیں :یہ کانوں کے کچے ہیں، کہدیجیے:وہ تمہاری بہتری کے لیے کان دے کر سنتا ہے اللہ پر ایمان رکھتا ہے اور مومنوں کے لیے تصدیق کرتا ہے اور تم میں سے جو ایمان لائے ہیں ان کے لیے رحمت ہیں اور جو لوگ اللہ کے رسول کو اذیت دیتے ہیں ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

۶۲۔ یہ لوگ تمہیں راضی کرنے کے لیے اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں حالانکہ اللہ اور اس کا رسول زیادہ حقدار ہیں کہ انہیں راضی کیا جائے اگر یہ مومن ہیں۔

۶۳۔ کیا انہیں معلوم نہیں کہ جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کا مقابلہ کرتا ہے اس کے لیے جہنم کی آگ ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا، یہ بہت بڑی رسوائی ہے۔

۶۴۔ منافقوں کو یہ خوف لاحق رہتا ہے کہ کہیں ان کے خلاف(مسلمانوں پر) کوئی ایسی سورت نازل نہ ہو جائے جو ان کے دلوں کے راز کو فاش کر دے،

ان سے کہدیجیے :تم استہزاء کیے جاؤ، اللہ یقینا وہ(راز)فاش کرنے والا ہے جس کا تمہیں ڈر ہے۔

۶۵۔ اور اگر آپ ان سے دریافت کریں تو وہ ضرور کہیں گے : ہم تو صرف مشغلہ اور دل لگی کر رہے تھے، کہدیجیے :کیا تم اللہ اور اس کی آیات اور اس کے رسول کا مذاق اڑارہے تھے۔

۶۶۔ عذر تراشی مت کرو تم ایمان لانے کے بعد کافر ہو چکے ہو، اگر ہم نے تم میں سے ایک جماعت کو معاف کر بھی دیا تو دوسری جماعت کو ضرور عذاب دیں گے کیونکہ وہ مجرم ہے۔

۶۷۔ منافق مرد اور عورتیں آپس میں ایک ہی ہیں، وہ برے کاموں کی ترغیب دیتے ہیں اور نیکی سے منع کرتے ہیں اور اپنے ہاتھ روکے رکھتے ہیں، انہوں نے اللہ کو بھلا دیا تو اللہ نے بھی انہیں بھلا دیا ہے، بے شک منافقین ہی فاسق ہیں۔

۶۸۔ اللہ نے منافق مردوں اور عورتوں اور کافروں سے آتش جہنم کا وعدہ کر رکھا ہے جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے، یہی ان کے لیے کافی ہے اور اللہ نے ان پر لعنت کر دی ہے اور ان کے لیے قائم رہنے والا عذاب ہے۔

۶۹۔(تم منافقین بھی)ان لوگوں کی طرح(ہو)جو تم سے پہلے تھے وہ تم سے زیادہ طاقتور اور اموال اور اولاد میں تم سے بڑھ کر تھے، انہوں نے اپنے حصے کے خوب مزے لوٹے پس تم بھی اپنے حصے کے مزے اسی طرح لوٹ رہے ہو جس طرح تم سے پہلوں نے اپنے حصے کے خوب مزے لوٹے اور جس

طرح وہ باطل بحثیں کرتے تھے تم بھی کرتے رہو، یہ وہ لوگ ہیں جن کے اعمال دنیا و آخرت میں برباد ہو گئے اور یہی نقصان اٹھانے والے ہیں۔

۷۰۔ کیا ان کے پاس ان سے پہلے لوگوں (مثلاً) قوم نوح اور عاد و ثمود اور قوم ابراہیم اور اہل مدین اور الٹی ہوئی بستیوں والوں کی خبر نہیں پہنچی؟ جن کے پاس ان کے رسول نشانیاں لے کر آئے، پھر اللہ تو ایسا نہ تھا کہ ان پر ظلم کرتا بلکہ یہ خود اپنے آپ پر ظلم کرتے رہے۔

۷۱۔ اور مومن مرد اور مومنہ عورتیں ایک دوسرے کے بہی خواہ ہیں، وہ نیک کاموں کی ترغیب دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ رحم فرمائے گا، بے شک اللہ بڑا غالب آنے والا، حکمت والا ہے۔

۷۲۔ اللہ نے ان مومن مردوں اور مومنہ عورتوں سے ایسی بہشتوں کا وعدہ کر رکھا ہے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور ان دائمی جنتوں میں پاکیزہ قیام گاہیں ہیں اور اللہ کی طرف سے خوشنودی تو ان سب سے بڑھ کر ہے، یہی تو بڑی کامیابی ہے۔

۷۳۔ اے نبی! کفار اور منافقین سے لڑو اور ان پر سختی کرو اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے جو بہت برا ٹھکانا ہے۔

۷۴۔ یہ لوگ اللہ کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ انہوں نے کچھ نہیں کہا حالانکہ انہوں نے کفر کی بات کہہ دی ہے اور وہ اسلام لانے کے بعد کافر ہو گئے ہیں

اور انہوں نے وہ کچھ کرنے کی ٹھان لی تھی جو وہ نہ کر پائے اور انہیں اس بات پر غصہ ہے کہ اللہ اور اس کے رسول نے اپنے فضل سے ان (مسلمانوں) کو دولت سے مالا مال کر دیا ہے، پس اگر یہ لوگ توبہ کر لیں تو ان کے حق میں بہتر ہو گا اور اگر وہ منہ پھیر لیں تو اللہ انہیں دنیا و آخرت میں دردناک عذاب دے گا اور روئے زمین پر ان کا نہ کوئی کارساز ہو گا اور نہ مددگار۔

۷۵۔اور ان میں کچھ ایسے بھی ہیں جنہوں نے اللہ سے عہد کر رکھا تھا کہ اگر اللہ نے ہمیں اپنے فضل سے نوازا تو ہم ضرور خیرات کیا کریں گے اور ضرور نیک لوگوں میں سے ہو جائیں گے۔

۷۶۔لیکن جب اللہ نے انہیں اپنے فضل سے نوازا تو وہ اس میں بخل کرنے لگے اور (عہد سے) روگردانی کرتے ہوئے پھر گئے۔

۷۷۔پس اللہ نے ان کے دلوں میں اپنے حضور پیشی کے دن تک نفاق کو باقی رکھا کیونکہ انہوں نے اللہ کے ساتھ بدعہدی کی اور وہ جھوٹ بولتے رہے۔

۷۸۔ کیا انہیں معلوم نہیں کہ اللہ ان کے پوشیدہ رازوں اور سرگوشیوں سے بھی واقف ہے اور یہ کہ اللہ غیب کی باتوں سے بھی خوب آگاہ ہے؟

۷۹۔ جو لوگ ان مومنوں کا مذاق اڑاتے ہیں جو برضا و رغبت خیرات کرتے ہیں اور جنہیں اپنی محنت و مشقت کے سوا کچھ بھی میسر نہیں ان پر ہنستے بھی ہیں، اللہ ان کا مذاق اڑاتا ہے اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

۸۰۔(اے رسول) آپ ایسے لوگوں کے لیے مغفرت کی دعا کریں یا دعا نہ

کریں(مساوی ہے)اگر ستر بار بھی آپ ان کے لیے مغفرت طلب کریں تو بھی اللہ انہیں ہرگز معاف نہیں کرے گا، یہ اس لیے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کیا ہے اور اللہ فاسقین کو ہدایت نہیں دیتا۔

۸۱۔(غزوۂ تبوک میں)پیچھے رہ جانے والے رسول اللہ کا ساتھ دیے بغیر بیٹھے رہنے پر خوش ہیں انہوں نے اپنے اموال اور اپنی جانوں کے ساتھ راہ خدا میں جہاد کرنے کو ناپسند کیا اور کہنے لگے :اس گرمی میں مت نکلو، کہدیجیے : جہنم کی آتش کہیں زیادہ گرم ہے، کاش وہ سمجھ پاتے۔

۸۲۔ پس انہیں چاہیے کہ کم ہنسا کریں اور زیادہ رویا کریں، یہ ان کے اعمال کا بدلہ ہے جو وہ کرتے رہے ہیں۔

۸۳۔ پھر اگر اللہ آپ کو ان میں سے کسی گروہ کے پاس واپس لے جائے اور وہ آپ سے(ساتھ)نکلنے کی اجازت مانگیں تو آپ کہدیں(:اب)تم میرے ساتھ ہرگز نہیں نکلو گے اور نہ ہی میرے ساتھ کسی دشمن سے لڑائی کرو گے، پہلی مرتبہ تم نے بیٹھے رہنے کو پسند کیا لہٰذا اب پیچھے رہنے والوں کے ساتھ بیٹھے رہو۔

۸۴۔ اور ان میں سے جو کوئی مر جائے اس پر آپ کبھی بھی نماز نہ پڑھیں اور نہ ہی اس کی قبر پر کھڑے ہوں، انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کیا ہے اور وہ نافرمانی کی حالت میں مرے ہیں۔

۸۵۔ اور ان کی دولت اور اولاد کہیں آپ کو فریفتہ نہ کریں، اللہ تو بس ان چیزوں کے ذریعے انہیں دنیا میں عذاب دینا چاہتا ہے اور چاہتا ہے کہ ان کی

جان کنی کفر کی حالت میں ہو۔

۸۶۔ اور جب کوئی ایسی سورت نازل ہوتی ہے(جس میں کہا جاتا ہے) کہ تم اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے رسول کی معیت میں جہاد کرو تو ان(منافقین) میں سے دولتمند افراد آپ سے اجازت طلب کرتے ہیں اور کہتے ہیں :ہمیں چھوڑ جائیں کہ ہم بیٹھنے والوں کے ساتھ(بیٹھے)رہیں .

۸۷۔ انہوں نے گھر بیٹھنے والی عورتوں میں شامل رہنا پسند کیا اور ان کے دلوں پر مہر لگا دی گئی پس وہ کچھ سمجھتے ہی نہیں ۔

۸۸۔ جب کہ رسول اور ان کے ساتھ ایمان لانے والوں نے اپنے اموال اور اپنی جانوں کے ساتھ جہاد کیا اور(اب)ساری خوبیاں انہی کے لیے ہیں اور وہی کامیابی حاصل کرنے والے ہیں۔

۸۹۔ان کے لیے اللہ نے ایسی جنتیں تیار کی ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور یہی عظیم کامیابی ہے ۔

۹۰۔اور کچھ عذر تراشنے والے صحرا نشین بھی(آپکے پاس)آئے کہ انہیں بھی (پیچھے رہ جانے کی)اجازت دی جائے اور جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ جھوٹ بولا وہ(گھروں میں)بیٹھے رہے، ان میں سے جو کافر ہو گئے ہیں انہیں عنقریب دردناک عذاب پہنچے گا۔

۹۱۔ ضعیفوں اور مریضوں اور ان لوگوں پر جن کے پاس خرچ کرنے کے لیے کچھ نہیں ہے کوئی گناہ نہیں، بشرطیکہ وہ اللہ اور اس کے رسول کے خیر خواہ ہوں، نیک لوگوں پر الزام کی کوئی راہ نہیں ہوتی اور اللہ بڑا معاف کرنے والا،

رحم کرنے والا ہے۔

۹۲۔اور نہ ہی ان لوگوں پر(کوئی الزام ہے)جنہوں نے آپ سے درخواست کی تھی کہ آپ ان کے لیے سواری فراہم کریں آپ نے کہا :میرے پاس کوئی سواری موجود نہیں کہ تمہیں اس پر سوار کروں(یہ سن کر)وہ واپس گئے جب کہ ان کی آنکھیں اس غم میں آنسو بہا رہی تھیں کہ ان کے پاس خرچ کرنے کے لیے کچھ نہ تھا۔

۹۳۔الزام توبس ان لوگوں پرہے جو دولت مند ہونے کے باوجود آپ سے درخواست کرتے ہیں(کہ جہاد سے معاف کیے جائیں)، انہوں نے گھر بیٹھنے والی عورتوں میں شامل رہنا پسند کیا اور اللہ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی لہٰذا وہ نہیں جانتے۔

۹۴۔ جب تم ان کے پاس واپس پہنچ جاؤ گے تو وہ تمہارے سامنے عذر پیش کریں گے، کہدیجیے:عذر مت تراشو !ہم تمہاری بات ہرگز نہیں مانیں گے اللہ نے ہمیں تمہارے حالات بتا دیے ہیں اور عنقریب اللہ تمہارے اعمال دیکھے گا اور اس کا رسول بھی پھر تم لوگ غیب و شہود کے جاننے والے کی طرف پلٹائے جاؤ گے پھر وہ تمہیں بتائے گا کہ تم کیا کرتے رہے ہو۔

۹۵۔جب تم ان کی طرف لوٹ کر جاؤ گے تو وہ تمہارے سامنے اللہ کی قسمیں کھائیں گے تاکہ تم ان سے درگزر کرو پس تم ان سے درگزر کردینا، یہ لوگ ناپاک ہیں اور ان سے سرزد ہونے والے اعمال کی سزا میں ان کا ٹھکانا جہنم ہے۔

۹۶۔یہ تمہارے سامنے قسم کھائیں گے تاکہ تم ان سے راضی ہو جاؤ، پس اگر تم ان سے راضی ہو بھی جاؤ تو اللہ یقینا فاسق قوم سے راضی نہ ہو گا۔

۹۷۔ یہ بادیہ نشین بدو کفر و نفاق میں انتہائی سخت ہیں اور اس قابل ہی نہیں کہ اللہ نے اپنے رسول پر جو کچھ نازل کیا ہے ان کی حدود کو سمجھ سکیں اور اللہ بڑا دانا، حکمت والا ہے ۔

۹۸۔اور ان بدوؤں میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں کہ جو کچھ راہ خدا میں خرچ کرتے ہیں اسے تاوان سمجھتے ہیں اور اس انتظار میں رہتے ہیں کہ تم پر گردش ایام آئے، بری گردش خود ان پر آئے اور اللہ خوب سننے والا، جاننے والا ہے۔

۹۹۔ اور انہی بدوؤں میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہیں اور جو کچھ (راہ خدا میں)خرچ کرتے ہیں اسے اللہ کے تقرب اور رسول سے دعائیں لینے کا ذریعہ سمجھتے ہیں، ہاں یہ ان کے لیے تقرب کا ذریعہ ہے اللہ انہیں عنقریب اپنی رحمت میں داخل کرے گا، بیشک اللہ بڑا بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔

۱۰۰۔ اور مہاجرین و انصار میں سے جن لوگوں نے سب سے پہلے سبقت کی اور جو نیک چال چلن میں ان کے پیرو ہوئے اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے اور اللہ نے ان کے لیے ایسی جنتیں تیار کی ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی ان میں وہ ابد تک ہمیشہ رہیں گے یہی عظیم کامیابی ہے۔

۱۰۱۔ اور تمہارے گرد و پیش کے بدوؤں میں اور خود اہل مدینہ میں بھی ایسے منافقین ہیں جو منافقت پر اڑے ہوئے ہیں، آپ انہیں نہیں جانتے(لیکن)

ہم انہیں جانتے ہیں، عنقریب ہم انہیں دوہرا عذاب دیں گے پھر وہ بڑے عذاب کی طرف لوٹائے جائیں گے۔

۱۰۲۔ اور کچھ دوسرے لوگ جنہوں نے اپنے گناہوں کا اعتراف کیا انہوں نے نیک عمل کے ساتھ دوسرے برے عمل کو مخلوط کیا، بعید نہیں کہ اللہ انہیں معاف کر دے، بے شک اللہ بڑا معاف کرنے والا، رحم کرنے والا ہے۔

۱۰۳۔(اے رسول)آپ ان کے اموال میں سے صدقہ لیجیے، اس کے ذریعے آپ انہیں پاکیزہ اور بابرکت بنائیں اور ان کے حق میں دعا بھی کریں، یقینا آپ کی دعا ان کے لیے موجب تسکین ہے اور اللہ خوب سننے والا، جاننے والا ہے۔

۱۰۴۔ کیا انہیں علم نہیں کہ اللہ ہی اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور صدقات بھی وصول کرتا ہے اور یہ کہ اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا، رحم کرنے والا ہے۔

۱۰۵۔ اور کہدیجیے :لوگو !عمل کرو کہ تمہارے عمل کو عنقریب اللہ اور اس کا رسول اور مومنین دیکھیں گے اور پھر جلد ہی تمہیں غیب و شہود کے جاننے والے کی طرف پلٹا دیا جائے گا پھر وہ تمہیں بتا دے گا کہ تم کیا کرتے رہے ہو۔

۱۰۶۔ اور کچھ اور لوگ ہیں جن کا معاملہ اللہ کا حکم آنے تک ملتوی ہے، وہ چاہے انہیں عذاب دے اور چاہے توان کی توبہ قبول کرے اور اللہ بڑا دانا، حکیم ہے۔

۱۰۷۔ اور کچھ لوگ ایسے ہیں جنہوں نے ایک مسجد بنائی ضرر رسانی اور کفر اور مومنین میں پھوٹ ڈالنے کے لیے نیز ان لوگوں کی کمین گاہ کے طور پر جو پہلے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ لڑ چکے ہیں اور وہ ضرور قسمیں کھائیں گے کہ ہمارے ارادے فقط نیک تھے، لیکن اللہ گواہی دیتا ہے کہ یہ لوگ جھوٹے ہیں۔

۱۰۸۔ آپ ہر گز اس مسجد میں کھڑے نہ ہوں، البتہ جو مسجد پہلے ہی دن سے تقویٰ کی بنیاد پر قائم کی گئی ہے وہ زیادہ حقدار ہے کہ آپ اس میں کھڑے ہوں، اس میں ایسے لوگ ہیں جو صاف اور پاکیزہ رہنا پسند کرتے ہیں اور اللہ پاکیزہ رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

۱۰۹۔ بھلا جس شخص نے اپنی عمارت کی بنیاد خوف خدا اور اس کی رضا طلبی پر رکھی ہو وہ بہتر ہے یا وہ جس نے اپنی عمارت کی بنیاد گرنے والی کھائی کے کنارے پر رکھی ہو، چنانچہ وہ(عمارت)اسے لے کر آتش جہنم میں جا گرے؟ اور اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں کرتا۔

۱۱۰۔ ان لوگوں کی بنائی ہوئی یہ عمارت ہمیشہ ان کے دلوں میں کھٹکتی رہے گی مگر یہ کہ ان کے دل پاش پاش ہو جائیں اور اللہ بڑا دانا، حکمت والا ہے۔

۱۱۱۔ یقینا اللہ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور ان کے اموال جنت کے عوض خرید لیے ہیں، وہ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں پھر مارتے ہیں اور مارے جاتے ہیں، یہ توریت و انجیل اور قرآن میں اللہ کے ذمے پکا وعدہ ہے اور اللہ سے بڑھ کر اپنا عہد پورا کرنے والا کون ہو سکتا ہے؟ پس تم نے اللہ کے ساتھ

جو سودا کیا ہے اس پر خوشی مناؤ اور یہ تو بہت بڑی کامیابی ہے۔

۱۱۲۔(یہ لوگ)توبہ کرنے والے، عبادت گزار، ثنا کرنے والے،(راہ خدا میں)سفر کرنے والے، رکوع کرنے والے، سجدہ کرنے والے، نیکی کی دعوت دینے والے اور برائی سے روکنے والے اور حدود اللہ کی حفاظت کرنے والے ہیں اور(اے رسول)مومنین کو خوشخبری سنا دیجیے۔

۱۱۳۔نبی اور ایمان والوں کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ مشرکوں کے لیے مغفرت طلب کریں خواہ وہ ان کے قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں جبکہ یہ بات ان پر عیاں ہو چکی ہے کہ وہ جہنم والے ہیں۔

۱۱۴۔ اور(وہاں)ابراہیم کا اپنے باپ(چچا)کے لیے مغفرت طلب کرنا اس وعدے کی وجہ سے تھا جو انہوں نے اس کے ساتھ کر رکھا تھا لیکن جب ان پر یہ بات کھل گئی کہ وہ دشمن خدا ہے تووہ اس سے بیزار ہو گئے، ابراہیم یقینا نرم دل اور بردبار تھے۔

۱۱۵۔ اور اللہ کسی قوم کو ہدایت دینے کے بعد گمراہ نہیں کرتا یہاں تک کہ ان پر یہ واضح کر دے کہ انہیں کن چیزوں سے بچنا ہے، بتحقیق اللہ ہر چیز کا خوب علم رکھتا ہے۔

۱۱۶۔ آسمانوں اور زمین کی سلطنت یقینا اللہ ہی کے لیے ہے، زندگی بھی وہی دیتا ہے اور موت بھی اور اللہ کے سوا تمہارا نہ کوئی کارساز ہے اور نہ مددگار۔

۱۱۷۔ بتحقیق اللہ نے نبی پر اور ان مہاجرین و انصار پر مہربانی فرمائی جنہوں نے مشکل گھڑی میں نبی کاساتھ دیا تھا بعد اس کے کہ ان میں سے بعض کے

دلوں میں کجی آنے ہی والی تھی پھر اللہ نے انہیں معاف کر دیا، بے شک وہ ان پر بڑا شفقت کرنے والا، رحم کرنے والا ہے۔

۱۱۸۔ اور ان تینوں کو بھی (معاف کر دیا) جو (تبوک میں) پیچھے رہ گئے تھے، جب اپنی وسعت کے باوجود زمین ان پر تنگ ہو گئی تھی اور اپنی جانیں خود ان پر دوبھر ہو گئی تھیں اور انہوں نے دیکھ لیا کہ اللہ کی گرفت سے بچنے کے لیے خود اللہ کے سوا کوئی جائے پناہ نہیں تو اللہ نے ان پر مہربانی کی تاکہ وہ توبہ کریں، بے شک اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا، رحم کرنے والا ہے.

۱۱۹۔ اے ایمان والو ! اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ۔

۱۲۰۔ اہل مدینہ اور گرد و پیش کے بدوؤں کو یہ حق حاصل ہی نہ تھا کہ وہ رسول خدا سے پیچھے رہ جائیں اور اپنی جانوں کو رسول کی جان سے زیادہ عزیز سمجھیں، یہ اس لیے کہ انہیں نہ پیاس کی تکلیف ہو گی اور نہ مشقت کی اور نہ راہ خدا میں بھوک کی اور نہ وہ کوئی ایسا قدم اٹھائیں گے جو کافروں کو ناگوار گزرے اور نہ انہیں دشمن سے کوئی گزند پہنچے گا مگر یہ کہ ان کے لیے نیک عمل لکھا جاتا ہے، بے شک اللہ نیکی کرنے والوں کا ثواب ضائع نہیں کرتا.

۱۲۱۔ اور (اسی طرح) وہ جو کچھ خرچ کرتے ہیں خواہ چھوٹا ہو یا بڑا اور جب کوئی وادی (بغرض جہاد) پار کرتے ہیں تو یہ سب ان کے حق میں لکھ دیا جاتا ہے تاکہ اللہ انہیں ان کے اچھے اعمال کا صلہ دے۔

۱۲۲۔ اور یہ تو ہو نہیں سکتا کہ سب کے سب مومنین نکل کھڑے ہوں، پھر کیوں نہ ہر گروہ میں سے ایک جماعت نکلے تاکہ وہ دین کی سمجھ پیدا کریں اور

جب اپنی قوم کی طرف واپس آئیں تو انہیں تنبیہ کریں تاکہ وہ(ہلاکت خیز باتوں سے)بچے رہیں۔

۱۲۳۔ اے ایمان والو !ان کافروں سے جنگ کرو جو تمہارے نزدیک ہیں اور چاہیے کہ وہ تمہارے اندر ٹھوس شدت کا احساس کریں اور جان رکھو اللہ متقین کے ساتھ ہے۔

۱۲۴۔اور جب کوئی سورت نازل ہوتی ہے تو ان میں سے کچھ لوگ(از راہ تمسخر)کہتے ہیں :اس سورت نے تم میں سے کس کے ایمان میں اضافہ کیا ہے؟ پس ایمان والوں کے ایمان میں تو اس نے اضافہ ہی کیا ہے اور وہ خوشحال ہیں۔

۱۲۵۔ اور البتہ جن کے دلوں میں بیماری ہے ان کی نجاست پر اس نے مزید نجاست کا اضافہ کیا ہے اور وہ مرتے دم تک کفر پر ڈٹے رہے۔

۱۲۶۔ کیا یہ لوگ نہیں دیکھتے کہ انہیں ہر سال ایک یا دو مرتبہ آزمائش میں ڈالا جاتا ہے؟ پھر نہ تو وہ توبہ کرتے ہیں اور نہ ہی عبرت حاصل کرتے ہیں۔

۱۲۷۔اور جب کوئی سورت نازل ہوتی ہے تو وہ ایک دوسرے کی طرف دیکھتے ہیں کہ کوئی تمہیں دیکھ تو نہیں رہا؟ پھر نکل کر بھاگتے ہیں، اللہ نے ان کے دلوں کو پھیر رکھا ہے کیونکہ یہ ناسمجھ لوگ ہیں۔

۱۲۸۔ بتحقیق تمہارے پاس خود تم ہی میں سے ایک رسول آیا ہے تمہیں تکلیف میں دیکھنا ان پر شاق گزرتا ہے، وہ تمہاری بھلائی کا نہایت خواہاں ہے اور مومنین کے لیے نہایت شفیق، مہربان ہے۔

۱۲۹۔ پھر اگر یہ روگردانی کریں تو آپ کہ دیجیے: میرے لیے اللہ ہی کافی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اسی پر میرا بھروسہ ہے اور وہی عرش عظیم کا مالک ہے۔

دعائے ختم قرآن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

اے خدا میری قبر میں میری پریشانی کو دور کرنا اور قرآن عظیم کے وسیلہ سے مجھ پر رحم فرما اور قرآن کو میرے لئے پیشوا اور باعث نور اور سبب ہدایت فرما اور قرآن میں سے جو کچھ بھول گیا ہوں یاد دلا اور جو کچھ قرآن میں سے میں نہیں جانتا وہ سکھا دے اور مجھے اس کی صبح و شام تلاوت نصیب فرما اور قیامت کے دن اس کو میرے لئے دلیل بنا، اے عالم کے پرورش کرنے والے۔

آمین یارب العالمین

سید سرکار حیدر عابدی ابن سید صغیر حسین عابدی

شہید سید عنایت رضا رضوی ابن سید عنایت حسین رضوی

شہید سید عمران علی رضوی ابن سید ہادی علی رضوی

آیت اللہ العظمٰی سید ابن حسن نجفی ابن سید مہدی حسن

آیت اللہ العظمٰی شیخ ھادی معرفت

سید صغیر حسین عابدی ابن میر مخدوم علی

سیدہ اقبال بیگم بنت میر مطلوب حسین

سید صغیر حسین عابدی ابن میر مخدوم علی

سید عنایت حسین رضوی ابن سید ثروت حسین رضوی

سیدہ اقبال جہاں بنت سید فدا حسین رضوی

سیدہ افسر جہاں بنتِ سید جواد حسین

سید تنویر السلام زیدی ابن سید اقبال حسین زیدی

سید ھادی علی رضوی ابن سید صادق علی رضوی

سیدہ عشرت جہاں عابدی بنت سید صغیر حسین عابدی

سید امین الحسن عابدی ابن سید علی حسین عابدی

سیدہ سکندر جہاں عابدی بنت سید صغیر حسین عابدی

سید کاظم علی زیدی ابن سید عابد علی زیدی

سید مظہر حسین عابدی ابن سید صغیر حسین عابدی

مرزا وصی حیدر ابن مرزا محمد حیدر

سیدہ صالحہ رضوی بنت سید سرفراز حسین رضوی

سید جلال حیدر جعفری ابن سید علی صغیر جعفری

سیدہ کنیز فاطمہ عابدی بنت سید ارتضاء جعفری

سید سعید حیدر رضوی ابن سید رئیس حیدر رضوی

سید علی کاظم جعفری ابن سید آل رضا جعفری

سید ہاشم جعفری ابن سید آل رضا جعفری

زینب صغریٰ بنت حسین احمد

سید حامد علی نقوی ابن سید ولی حیدر نقوی

سید شرافت علی نقوی ابن سید شجاعت علی نقوی

سیدہ شفیق زہرا بنتِ سید ممتاز حسین

سید قاسم رضا رضوی ابن سید علی مہدی

سیدہ جمال فاطمہ بنتِ سید شاہد حسین زیدی

سید فدا حسین رضوی ابن سید واجد حسین رضوی

سید فدا عباس رضوی ابن سید فدا حسین رضوی

سید فدا اصغر رضوی ابن سید فدا حسین رضوی

سید فدا اکبر رضوی ابن سید فدا حسین رضوی

محمد افضل حیدر ابن عبد الرشید

رئیس حیدر ابن محمد حیدر

محمد اجمل ابن محمد حیدر

محترمہ احسن جہاں بنتِ علی سجاد

سکندر عالم ابن جعفر حسین

علی حسنین ابن عارف حسین

سید شاہ حسین رضوی ولد حمایت حسین رضوی

سیدہ امیر بانو بنت سر دار حسین نقوی

انور جہاں بنت لاڈلے حسین

سید ظفر مہدی رضوی ولد حمایت حسین

عصمت جہاں بنت ظفر مہدی رضوی

سید اصغر مہدی رضوی ولد حمایت حسین رضوی

سیدہ مصطفیٰ بیگم بنت آیت اللہ سبط حسین نقوی

سیدہ بیگم بنت سر دار حسین نقوی

سید محمد قائم ولد سر دار حسین نقوی

آیت اللہ سبط حسین نقوی نجفی لکھن

دانشمند و مفکر مرحوم سید حسین انجم کاظمی

سید مسعود الحسن رضوی

مولانا عون محمد نقوی

مولانا وزیر عباس حیدری

سیدہ ثریا اعجاز نقوی

آسیہ بیگم بنت سید کفایت علی نقوی

سید حسن امام عابدی ابن سید امین الحسن عابدی

محمد حسن ولد کلب حسن

رشیدہ بانو بنت قاسم علی وکیل

راضیہ بیگم بنت صادق عباس

سید علی سبطین رضوی ابن سید علی نصر رضوی

سید حسین عاصم جعفری ولد سید آل رضا جعفری

سید آفاق حسین ابن سید اسحاق حسین

کنیز فاطمہ بنت سید اختر حسین

مرزا محمد ولد مرزا محمد اصغر

کشور جہاں بنت مرزا احمد حسین

رضوانہ شمیم بنت شاہ ھادی عطا

حاجی بشیر احمد شیخ ولد عبد الستار شیخ

سیدہ نسیم بانو زوجہ سید محمد سلیم رضوی

سید محمد سلیم رضوی ولد سید محمد صفدر رضوی

سید مظہر حسین جعفری ولد ظہیر الحسن جعفری

صدیقہ خاتون بنت خلیل حسن

شہناز فاطمہ بنت سید مظہر حسین جعفری

سید نہال حسین جعفری ولد سید مظہر حسین جعفری

سیدہ نسیم فاطمہ بنت سید انتظار حسین

ال حسن ولد علی محمد

افسر جہاں بنت مولوی منہال حسین

سید نصیر حسین رضوی

سیدہ مشتاق فاطمہ

سید حسین امام رضوی ولد سید نصیر حسین رضوی

محترمہ زہرا ندیم

محمد صغیر ملک ولد محمد سبحان ملک

شہناز بانو ولد محمد موسیٰ ملک

سیدہ امیر فاطمہ بنت سید نقی رضا جعفری

سید محمد جمیل رضوی ابن سید موسیٰ رضا رضوی

سید محمد علی شاہ

سید گلاب علی شاہ

مولانا سید شیر علی شاہ نقوی

سید زمرد حسین زیدی ولد سید طفیل حسین زیدی

سیدہ نرجس فاطمہ بنت اختر حسین زیدی

رفعت فاطمہ بنت نواز حیدر

غلام علی ولد طفیل حسین زیدی

اختر حسین ولد ضمیر حسین

طفیل حسین ابن سجاد حسین

رقیہ بیگم بنت فضل حسین

سید علی متقی زیدی

سیدہ منور زیدی

سید علی محمد زیدی

سید علی حُسین رضوی ولد سید احباب حسین رضوی

سیدہ گلشن آراء نقوی بنت سید اکرام حُسین نقوی

سیدہ طلعت ناہید رضوی بنت سید علی حُسین رضوی

علی اطہر ولد علی اظہر

بشریٰ زہرا بنت علی اطہر

عصمت جہاں بنت سید اکرام حُسین

حَسین فاطمہ بنت سید احباب حُسین

حمیدہ خاتون بنت رفعت حُسین

سیدہ عسکری بیگم بنت سید علی میر

سید علی طاہر رضوی ولد سید علی سرور رضوی

سیدہ انعام فاطمہ بنت سید شاھد حسین

سید اسرار حسین عابدی ولد سید انور حسین عابدی

علی شرف رضوی

علی اسد رضوی

علی ھاشم رضوی ولد علی ظفر رضوی

عالم آراء بیگم بنت علی ظفر رضوی

رومی نگار بنت علی شرف رضوی

گل مھوش بنت میر حسن رضا

سید محمد انور رضوی ابن سید علی اختر رضوی

محمودہ بیگم بنت سید ذوالفقار علی شاہ

محمد رضا ابن محمد گلزار

سید باقر رضا نقوی ابن سید محمد سعید نقوی

فاطمہ بنت عبداللہ

شمیم النبی صدیقی ابن شفاعت النبی

سید علی نصر رضوی

سیدہ تنویر زہرا عابدی بنت سید مظہر حسین عابدی

اشفاق حیدر ولد مصطفےٰ حسین

رئیس بیگم بنت کفایت علی

سلیم اختر

شہنشاہ حسین ابن سبط حسن

ان مرحومین کو بھی یاد رکھیں جن کا کوئی فاتحہ کرنے والا نہیں ہے نیز تمام با حیات انسانوں کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیے

امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کی جلد واپسی آپ عج کی سلامتی کیلئے بھی دعا و درود کا کثرت سے ورد رکھیں۔

Efforts by: S. Jahanzaib Abidi
(email: zaib.abidi.pk@gmail.com)
17-03-1441 A.H.
16-11-2019 A.D.

مکہ میں مسلمانوں کا ایک لائحہ عمل تھا اور مدینہ میں دوسرا۔ مکہ کا تیرا سالہ قیام مسلمانوں کے انسان سازی کا دور تھا۔ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شب و روز مسلسل کوشش کی کہ انہیں بت پرستی اور زمانہ جاہلیت کے بیہودہ عناصر سے نجات دلا کر اس قسم کا انسان بنائیں جو زندگی کے بڑے بڑے واقعات کا مقابلہ کرتے ہوئے استقامت و پامردی اور ایثار کا مظاہرہ کریں۔ اگر مکہ کے قیام کے زمانے میں یہ چیز موجود نہ ہوتی تو مدینہ کے مسلمانوں کو اتنی حیران کن اور پے در پے کامیابیاں نصیب نہ ہوتیں۔ مکہ کے قیام کا دور مسلمانوں کی تعلیم و تربیت اور شعور کو مستحکم کرنے کا دور تھا۔ اس بنیاد پر قرآن کی ایک سوچودہ سورتوں میں سے تقریباً نوئے سورتیں مکہ میں نازل ہوئیں۔ ان میں زیادہ تر عقیدہ، مکتب اور نظریات کا منبع تھیں لیکن مدینہ کا زمانہ تشکیل حکومت اور نظام سازی اور نظریاتی بنیادوں پر معاشرے کی عمارت کھڑی کرنے کا تھا۔ اس لئے نہ تو مکہ میں جہاد واجب تھا اور نہ زکوۃ۔ کیونکہ جہاد اسلامی حکومت کے فرائض میں سے جیسا کہ بیت المال کی تشکیل بھی حکومت کی ذمہ داری ہے۔